

خیال و سانس

مصنف و مولف : خالد خان خلیجی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى

اور انسان کو اتنا ہی ملے گا جتنی کہ اس نے کوشش کی "القرآن"

مرچو خیال و سانس

مصنف و مولف: خالد خان خلجی

قیمت: 100 روپے

انتساب

اپنی والدہ ماجدہ کے نام
جن کی ہمتا سے ہمیشہ
سکون و تربیت میں غرق
رہتا ہوں۔

خالد خان خلجی

”ہمدرد حقوق حق مصنف محفوظ ہیں“

نام کتاب: خیال و سانس

مصنف: خالد خان خلجی

تعداد: 1000

اشاعت: باراول

قیمت:

سرورق: عہد الحمید

کمپیوٹر کمپوزنگ: المنصور کمپیوٹر گرافکس کونسل

اوارہ روحانی سائنس

بیر محمد خان خلجی روڈ کونسل پاکستان فون: 840565

حرف اول

عزیز بزاروں دعائیں!

آپ لائق مبارک باد ہیں، خداوند کریم آپ کے ذہن رسا کو اور عروج اور بلندی عطا کرے، میری دہم دم کی دعا ہے، خداوند کریم علم کا سمندر بنا دے، اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا کہ میرا بیٹا میرا صحیح دانشمند بن جائے گا، باقی پر دم دعا ہے۔

والسلام

شاد گیلانی

فہرست مضامین

فہرست مضامین

۴۷ معمول کو کبھی اور کرنا

۴۹ سونے ہونے کو چھٹا کرنا

۵۰ راولو پہلے انسان کو چھٹا کرنا

۵۱ چروں کو چھٹا کرنا

۵۱ معمول سے کام لینا

۵۲ بری عادات سے چھٹکارا

۵۲ امراض کا علاج

۵۲ دردوں کا علاج

۵۳ قحط کا علاج

۵۴ خوف و ہم احساس کسری کا علاج

۵۷ تعویذ دئے سوال جواب

۵۷ یکسوئی کے مختلف اثرات

۶۲ اداے ملی بخشی

۶۲ خوددلی

۶۳ طریق خوددلی

۶۵ تجربہ نمبر ۱ خوددلی

۶۷ تجربہ نمبر ۲ خوددلی

۶۷ تجربہ نمبر ۳ خوددلی

۶۷ تجربہ جست و خالی بات

۶۹ شمع بینی

۶۹ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس

۷۸ سانس کی اقسام اور نواقات

۸۳ نکات و عجائبات نفس

۷ فرض مصطفیٰ

۸ چھٹا نمہ ملی بخشی کا تعارف

۱۱ چھٹا نمہ

۱۲ ملی بخشی

۱۳ مشاہدات اور حقائق یکسوئی

۱۹ افادیت

۲۰ پہچانست اور ملی بخشی کو ان بن سکتا ہے؟

۲۱ چھٹا نمہ اور ملی بخشی کی وجہ اثرات

۲۵ قوت ارادی

۳۰ قوت ارادی بے احاطہ کی مشق

۳۲ تصور کی پہلی مشق نمبر ۱

۳۲ دلیوری بینی مشق نمبر ۲

۳۵ طلوع قلب مشق نمبر ۳

۳۶ شمس بینی

۳۷ باقوں کی عطائیت

۳۸ باقوں میں عطائیت پیدا کرنے کی مشق

۴۰ عملی تجربہ کوشش

۴۱ لوگوں کو چھٹا کرنا

۴۱ معمول کو چھٹا کرنا

۴۴ فید کا احسان

۴۷ کامیاب کسم

سائنس سے صحابیوں کا علاج۔۔۔۔۔ ۸۸

سرور و طب، لرزہ و دروغ و حقیقت۔۔۔۔۔ ۸۹

معدے کی خرابی۔۔۔۔۔ ۸۹

مصلیٰ خوں۔۔۔۔۔ ۹۰

بڑی عادت سے خواہشات سے چھٹکارا۔۔۔۔۔ ۹۰

قوت باور جو اپنی ہر قرار رکھتا۔۔۔۔۔ ۹۱

بیش حسرت و تندہی۔۔۔۔۔ ۹۲

دیکھ تجربات سائنس۔۔۔۔۔ ۹۲

صدی سے شفا کس ہوگی۔۔۔۔۔ ۹۳

ہر مرض اور صدی کا حیرت انگیز۔۔۔۔۔ ۹۴

ورود کا علاج۔۔۔۔۔ ۹۵

سوال کا جواب بذریعہ علم انفس۔۔۔۔۔ ۹۵

محبت و تحیر کا نفس عمل۔۔۔۔۔ ۹۶

چند طبیبوں کا دور و درنگار عمل۔۔۔۔۔ ۹۷

امیر قری مصدقیت۔۔۔۔۔ ۱۰۰

اندو حاصل کرنے کا طریقہ۔۔۔۔۔ ۱۰۱

کمال جس دم۔۔۔۔۔ ۱۰۲

مراقبہ و سطر۔۔۔۔۔ ۱۰۵

غرض مصنف

پچھانوںم و ملی ہستی پر سکون کی باتوں میں ہمارے جس میں اکثر کاروبار کے لیے لکھی گئی ہیں۔
خادم کی پہلی کتاب "فانوس افکار" کو ہم میں مقبولیت ہوئی دوبارہ ایڈیشن شائع ہوا کتاب میں جو موع
لوریشن کو نیاں کی گئیں ان کے درست ہونے کا ثبوت مقبولیت اور دوبارہ اشاعت ہے "فانوس افکار" کے
بعد ہر چیز کو بھی سمجھ گیا کہ ہر کے بعد علم بنسویٰ یعنی پچھانوںم اور ملی ہستی ایسا موضوع ہے جس پر آج سے
عمل باتوں میں کوئی معیاری و حقیقی کتاب موجود نہیں تھی۔ تمام انگریزی کتابوں کے تراجم اور انگریزوں سے
متاثر حضرات کی تصانیف ہیں۔ جس میں کوئی راہ، ترتیب اور سمجھ نہیں۔ لیکن ہم نے کتاب "خیال و
سائنس" میں ایماندارانہ غلو صول کے ساتھ پچھانوںم ملی ہستی اور علم انفس یعنی سائنس کے علم پر بھی وہ
راہ راہ، ترتیب دار، ذاتی تجربات، مشاہدات اور کوششوں کا عظیم علم و تجربہ پیش کیا ہے کہ علم دوست اور
ماہرین علمی علوم بھر جانتے ہیں کہ اس کتاب کا ہر عمل، مشق اور ریاضت کس پائے و درجے کا ہے۔

کتاب میں راہ نمائیاں، اصول، خیال، سائنس اور قوت راوی کا جدید صحن حاضر خدمت ہے
صرف ان سے پاکستان بھر کے بے شمار ساتھیوں کی زندگی میں خفا و کھٹک اور روحانی برآمد کے ذریعے معیار
و انتخاب پر پاؤں چکائے اب شاہنشاہین عام راہ قاصد اصول اور باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے کتاب کی ریاضتوں،
مشقوں اور چیلنجوں کا اندازہ کریں لوگ مختلف موعے کرتے ہیں اس خاکپائے درویشان کا دعویٰ ہے کہ
کتاب "خیال و سائنس" کا ہر گھر میں ہر فرد کے ساتھ ہو بہت ضروری ہے۔ کتاب میں ہر انسان کے
پاس موجود اچھے خالق کا ذکر ہے کہ آپ اسے کوئی حیران انگیز یا پراسرار کہانی محسوس کریں گے لیکن جب
آپ ہماری ذاتی تجربات کا خود تجربہ کریں گے اور حاصل کریں گے تو اپنے علم و تجربے پر دلو اور عشق مش
دار اور فخر کریں گے جب آپ کا فرض بتائے کہ آپ "خیال و سائنس" ہر بات تک پہنچائے گا سیدہ میں اور
اپنے علم و تجربے سے دیکھی ایسا نیت میں خوشیاں بانٹ کر مجھے احقر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خادم

خالد خان ظلمی

ہیٹائزم و ٹیلی پتھی کا تعارف

تعلیم یافتہ طبقہ اور شاہنشین مغلّی علوم کی اکثریت اس علم کے نام سے آشنا ہیں اس کے اثرات اور وجود کے قائل بھی ہیں۔ مشرق ان علوم میں کافی پست ہے۔ اس کی اہم وجہ جب تک مغرب کسی علم و فن کے کرشمے مشرق پر عیاں نہیں کرتے جب تک مشرق اس علم و فن کے نام سے بھی بدواً قنفذ رہتا ہے۔ حالانکہ علوم و فنون مسلمانوں کی میراث ہے ہم نے اس میراث سے چشم پوشی کر کے دوسروں کے حوالے کیا اور فیروں نے ان علوم سے وہ فوائد اور سوسلیات زندگی حاصل کئے جن کی ہم صرف مثالیں دیتے ہیں۔ ہماری تحقیق و جستجو اور تلاش یہاں تک ہے کہ جب تک کسی امر میں مغرب کا مرہیت نہ ہو ہم ان چیزوں کے منکر ہوتے ہیں۔

جب علوم روحانی، جفر، رمل، عملیات، تعویذات جنات کا ذکر آتا ہے تو ہر کوئی بول اٹھتا ہے کہ یہ تو ہاتھ بے اثر اور بے ضرر چیزیں ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ عمل کرنے یا تعویذ سے کام بن جاتے ہیں یا انجام پاتے ہیں؟

اور جب ذکر ہیٹائزم و ٹیلی پتھی، روحانی سائنس، یوگا وغیرہ کا آتا ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ ہمارے اس کاروبار میں یہ ان کے لیے جو سیاروں پر قدم رکھتے ہیں۔ اب مغرب نے حالیہ دور میں مخفی اور روحانی علوم قال کا نانا، روح سے باتیں کرنا وغیرہ پر یقین ظاہر کر دیا ہے اور ہمارے عوام اور روکنا، امر اور ذرا افسران خاص نے بھی مغرب کی تقلید میں سر تسلیم خم کیا۔

ان علوم پر بھروسہ اور اعتقاد علیحدہ حد تک لیکن یہ حیات ہے کہ علوم مغلّی اور روحانی نبیاء صوفیا کرام کے تعلیم کردہ ہیں ہم آج تک منکرین علوم میں سے تھے جب

مغرب نے تعویذ سے لے کر بد روح اور جلاوت تک تمام حقیقتوں پر اپنا مرہیت کر دیا تو ہم نے توہمات اور تصورات کو حقیقت اور عمل کننا شروع کر دیا۔

بعض فیروں سے سنا حضرت انگریزی اور دیگر زبانوں کی کتب کے تراجم کر کے اس علم کی کوئی کورسروں کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔ مختلف انگریز ماہرین نفسیات و ڈاکٹروں کے نام دے کر کتابوں کو عرب و ایران کے نام کاوش کر رہے ہیں۔

حضرت عمر فاروق کے دور خلافت میں کپ جمعہ کے دن خطبہ فرما ہوتے ہیں اور مسلمانوں کا لشکر سینکڑوں میل دور کفار کے خلاف صف کرا ہے کپ منبر سے ہی سپہ سالار مسلمان لشکر کو حکم و پیغام بھیجتے ہیں کہ پہاڑ کے پیچھے سے ایک لشکر کفار چھپ کر حملہ کرنے والا ہے آپ کا یہ پیغام سپہ سالار اس فاصلہ پر بھی وصول کر لیتا ہے اور بعد میں واپسی پر سپہ سالار اس امر کی تائید کرتا ہے کہ ہمیں ایسے لگا جیسے امیر المومنین ہمارے سروں پر ہو اور کوڑے رہا ہو۔ یہ روحانی اور ایمانی رولہ ہیں۔ آج یہ گمان عروج پر ہے کہ واقعی غیروں نے ترقی اور پیش رفت کی ہے نہ صرف دیگر علوم و فن میں بلکہ ہیٹائزم و ٹیلی پتھی میں بھی وہ ہمیں بہت پیچھے دکھائی دیتے ہیں۔

اس پستی اور زوال کی وجہ ہمارے معاشرے کا ایک ان پڑھ فرد بھی بہت خوب بناتا ہے کہ سنی اور محنت کا فقدان ہے دنیا کے مختلف ممالک میں عجیب و غریب انسان پائے جاتے ہیں۔ کوئی انکھوں سے کیا کرشمے دکھاتا ہے تو کوئی ہند انکھوں میں کیا دیکھتا ہے۔ کوئی سانس روک کر پریشان و حیران کر دیتا ہے۔ طرم کو ہیٹائزم کے قید میں لا کر راز اگوائے جاتے ہیں چوں کی ذہنیت کو پرکھ کر تعلیم دی جاتی ہے عام ہزاریوں، امراض اور عداوت کا ہیٹائزم سے علاج کراتے ہیں۔ پاگل کو پتھر نہیں مارتے وجہ پاگل پن تلاش کرتے ہیں دوسروں کے سکون

کے لیے مختلف الحکمت طریقے وضع کرتے ہیں اور نہ جانے دیگر کتنی خفیہ امور میں اس علم کو استعمال کیا گیا ہوگا۔۔۔۔۔؟

ہمارے چنانٹ و ٹیلی پیٹھ حضرات اپنے علم کو سچے میں چھپائے رکھتے ہیں چنانٹ

کھانا ان کی نظر و عزت میں عیب ہے۔ چروہ شدہ چنانٹہ کرتے ہیں حالانکہ اکثر ان کے عجب کرشمے علم یکسوئی سے ہی انجام پاتے ہیں یہی علم تعلیم کرتے وقت کچھ اور نام دیتے ہیں کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا اصل مقصد یہی ہے کہ علم یکسوئی کے حقائق اور ان کی ریاضت حقیقی سے عوام کو آگاہ کیا جائے۔ مستند مشقیں اور ریاضتیں پیش کی جائیں عملیات و غلاف میں رجعت کا خوف رہتا ہے یکسوئی کی مشقوں میں یہ خوف و ڈر نہیں ہوتا لیکن بے ترتیب اور غلط مشق کرنے سے انسانی صحت خاص کر آنکھوں اور دماغ کا ضائع ہو جانا ممکن ہے

کتاب ہذا میں مشقیں اور ریاضتیں اس ترتیب اور ربط کے ساتھ بیان کی جائیں گی جس طرح یہ مشقیں میں ناچیز خود کر چکا ہوں بلکہ کتاب میں تجربات و مشاہدات اور ترکیب و استعمال کو اس طرح پیش کیا جائے گا کہ کسی مرسلے پر انھیں سوال و آہن میں نہ کھٹھے مجھ خطا کار پر اس علم کا انکشاف بھی روحانی استاد محترم قبلہ علامت الحدیث مرحوم حضرت غلام عباس شاہ گیلانی صاحب آف شور کوٹ نے کیا۔ قطع نظر روحانی باپ کے یہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں اس علم کی جتنی خدمت کپ نے کی شاید کسی نے کی ہو۔ مختلف روحانی رسائل اور کتب کے علاوہ بے شمار صحت یاب ہونے والے مریض اور مسائل مستتر کو لوہیں جو اپنی مرادوں کو پا چکے ہیں۔ کپ نے جتنی تحقیق و جستجو اور تجربات کئے ان کے لیے الگ دفتر درکار ہے۔ کپ نے ہر علم کی الگ الگ پہچان کرا کے عوام پر احسان عظیم

فرمایا۔

پاکستان کے بڑے شہروں میں چند ایک چنانٹوم کے کلینک بننے نظر آ رہے ہیں یہ ایک مثبت و جرات مند کام ہے اس سے عام بے اثر اور معزادویات کے کاروباری طبقے کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ جو حضرات گوشہ نشین ہیں ہماری گزارش ہے کہ ڈٹ کر میدان عمل میں آئیں اور خلق خدا کے کام آئیں۔

ہیپناٹوم :-

کتاب کے مطالعے سے قدامت دار نین جان جائیں گے کہ ہیپناٹوم کیا ہے کیوں کر اثر اور وجود رکھتا ہے تاہم اس کے معنی و مطلب سمجھنے کے لیے یہ ہے کہ ہیپناٹوم انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ”غشوگی“ ”خیند جیسی حالت“ یا ”نیم خوابیدہ“ کے ہیں لفظ ہیپناٹوم انگریزی کی مقرر کردہ ہے جبکہ اسلامی روحانی تعلیمات مراقبہ میں سے اخذ شدہ اونی سے ادنیٰ درجہ حیثیت کو ہیپناٹوم اور ٹیلی پیتھی کہہ سکتے ہیں۔

ہیپناٹوم کی قوت سے کسی بھی انسان کو نیم خوابیدہ کیا جاتا ہے اس عالم توہم میں (ہیپناٹ ”عالم“) (ہیپناٹوز شدہ ”معمول“) کو حکم یا پیغام دیتا ہے اور پھر عامل معمول کو واپس عام حالت میں لے آتا ہے۔ اب معمول نے جو پیغام حکم پیاٹ دوران غشوگی وصول کیا اس پر دل و جان سے عمل کے لیے کوشش کرے گا۔ یہ پیغام یا حکم بھی کسی نوعیت کا ہوگا تو معمول عامل کے حکم کا تابع ہوگا۔ معمول کو بالکل خیال و احساس نہ ہوگا کہ وہ کیوں کر یہ کام کر رہا ہے

ہیپناٹوم کو جاننا تو ناجائز ہر دو کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً کسی کو ”عمل توہم“

میں حکم دیا جائے کہ چوری کر، فلاں سے لڑائی کر، ڈاکہ ڈال مطلب ہر وہ کام جس سے شیطان راضی ہو اس کے برعکس ہر وہ کام بھی ہو سکتا ہے جس میں رضا رب ہو، فخر وہ جتنا انسانیت ہو مدد او دکھ لو رزق ہنی و قلبی سکون ہو۔

ٹیلی پیٹھی :-

یہ بھی انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ”رابطہ کا عمل“ رابطہ کا طریق اور ترسیل خیالات وغیرہ کے ہیں۔ ہینڈ ٹرم اور ٹیلی پیٹھی کا چوٹی دامن کا ساتھ ہے جب انسان یکسوئی اور تکرار توجہ کر لیتا ہے تو دونوں شعبوں میں عبور پا لیتا ہے ہر دو کا تعلق یکسوئی اور قوت ارادی سے ہے۔ جب یہ قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں تو ان میں ملکہ حاصل کرنا برابر ہو جاتا ہے۔ ٹیلی پیٹھی میں مزید ارادے کی مضبوطی اور یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہینڈ ٹرم کے عمل میں معمول کی موجودگی ضروری ہے جبکہ ٹیلی پیٹھی ہزاروں میل دور آپ کا پیغام کسی کے دماغ پر چڑھا سکتا ہے۔

دور دراز مقامات اور خطوں کے افراد خیالات کو قبول کرنے پر مجبور ہوں گے کسی کی کیفیت، حالت، معلوم کر سکتے ہیں یکسوئی کا کامل چنگی تو کامل کر دیتا ہے آپ دنیا کے کسی بھی خطے کے کسی بھی شخص، مقام، شہر کی تصویر ٹیلی ویژن کے اسکرین کی طرح اپنے خیالات و دماغ میں ابھار سکتے ہیں یہ نقشہ بالکل خیالی و فرضی نہ ہو گا بلکہ من و عن بین حال کے مطابق ہو گا۔ ٹیلی پیٹھی میں کامیابی پر انسان غرور ہے جو پیغام تصور، حکم، بات، خیالات کے لہر پر چھکے گا اسی پر ملاحظہ عمل ضرور ہو گا کوئی ٹیس و ٹریس نہ ہو گا۔

لوگ آئے دن اپنے خیالات میلوں دور لوگوں پر بھیجتے ہیں۔ مضبوط قوت ارادی و پختہ خیالات رک نہیں سکتے اس کے سامنے کوئی چیز مثل ڈھال نہیں ہو سکتا اور خیال

نے سفر کیا اور برق کی طرح کام دکھایا۔ اسے ہم ہینڈ ٹرم سے قوی تر کہیں گے کیونکہ ٹیلی پیٹھی میں معمول کی موجودگی لازمی نہیں۔ جبکہ ٹیلی پیٹھی سیکنڈوں میں مشرق سے مغرب میں پہنچ چکا ہوتا ہے۔

مشاہدات اور حقائق یکسوئی :-

ارتکاز توجہ کے اثر اور وار کو آکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا بلکہ احساس یا گمان ہو جاتا ہے کہ کوئی عمل یا طریقہ کار فرما ہوا ہے بالکل جھلی کی لہر کی طرح کہ کرنٹ سے فوائد تو لیتے ہیں لیکن کرنٹ دیکھا نہیں گیا۔ اسی طرح یکسوئی کے کمالات ہیں۔ ان کی افادیت اور اثرات وجود میں آتے رہتے ہیں۔

اولیاء اللہ، صوفیائے کرام کے رابطہ بغیر قاصد اور خطوط کے قائم رہتے ہیں۔ حسب فضا و دوسروں کو خواب دکھاتے ہیں۔ فقراء اور عامل یکسوئی کے سامنے جانے سے سائل کی کیفیت اور خیالات کو سمجھنے لیتے ہیں۔ بغیر سوال کے جواب دیتے ہیں۔ حال بتاتے بغیر حاجت میں مدد تعاون فرماتے ہیں۔ بغیر فال یا قرعہ کے غائب کا حال اور سمت بتاتے ہیں۔ کسی مقام کا نقشہ یوں بیان کرتے ہیں گویا وہیں سے بتا رہے ہیں اور اسی مقام پر موجود ہیں۔

اسلامی یکسوئی، مراقبہ علمو عرفان اور ولایت کا درجہ یا مقام اس سے کئی گنا بڑا کراہی وارفیع ہے ہینڈ ٹرم اور ٹیلی پیٹھی اسلامی روحانیت کی دعوت ہے۔ ہر مذہب میں روحانیت کا عنصر غالب ہے۔ ہر مذہب کا عبادی بندہ تر ہوتا ہے۔ لیکن اسلام کی روحانیت کو وہ فضیلت و خصوصیت رب حاصل ہے کہ اختیارات روحانیت غیر مذہب البتہ ارواحانیت اسلام ہے۔ جہاں غیروں کی روحانیت کے پر جل جاتے ہیں وہاں اسلامی روحانیت لطیف کو ذکر

اللہ واحد کے وہ پر لگ جاتے ہیں جس کی منزل خالق برحق کی دوستی ہے چونکہ غیر مذہب کی روحانیت جادو کی طرح صرف زمین تک محدود ہے اور ہماری منزل و اثر عرش، کرسی، لوح و قلم سے نازل ہو کر نیچے تخت اشرفی تک ہے۔ پھر موازنہ کیا مقابلہ کیا۔۔۔۔۔؟

معمولات و حوادث زندگی ہے کہ فلاں مملکت میں فلاں تبدیلی آئی۔ فلاں صدر یا وزیر اعظم نے یہ کیا، فلاں سائنسدان غدار ہو یا پگل ہو۔ فلاں جنرل نے بغاوت کی فلاں حکم جاری کیا۔ یہ مشہور مثالیں ہیں ان تمام امور میں علم یکسوئی اور خیال کا دخل ضرور اور ضرور ہوتا ہے۔ دنیا کے ہر ملک اور خطے کے کوئے میں اس علم کے ماہرین موجود ہیں۔ جن میں چند ایک اس علم میں کمال فن حاصل کر کے ملک و قوم کی عظمت کے لیے پیش بہا کام کرتے ہیں اکثر ماہرین ذاتی غرض اور امور تک محدود ہو جاتے ہیں جبکہ ملک و قوم کے لیے کام کرنے والے دوسرے ماہرین غیر ممالک کی اہم شخصیات کو ہونا ٹوم اور ٹیلی جی جی کے ذریعے زیر کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔

بڑی شخصیات صدور، وزراء، جیولر، کھانا افسان نہیں کیونکہ جب ان کی طرف پیغام بھیجا جاتا تو یہ عوام اور مشیروں میں گھیرے ہوئے ہوتے ہیں اور اعتراضات اور مشاورت کے مفید ہوتے ہیں اور بار بار سوچنا ہر پہلو کو سوچنے کے علاوہ اعتراضات اور مشاورت، ارسال شدہ پیغام کو دھندلا کر دیتا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ میناشٹ یا ٹیلی پیجیہ کے ایک ہی بار کے لہری پیغام سے کوئی معمول اثرات کے ششے میں بند نہیں ہو سکتا۔ بلکہ چند بار مضبوط قوت لاروی اور مضبوط خیال کے ساتھ پیغام کو ہوا کے دوش پر بھجوا ہوگا۔

دو تین بار سے مطلوبہ پیغام اٹل اثر نہیں دکھاسکتا جیسے کہ بعض نام نہاد قسموں،

کمانڈوں اور قلموں میں ہوتا ہے یہاں تو جتن کرنا ہے گر گر کر شہسوار بننا ہے۔ موجودہ حالات میں تمام ممالک کے جاسوس سائنسدانوں اور جرنلوں پر سخت پسرے اور پابندیاں ہیں؟ تاکہ مخالف تحریکی عمل نہ کر سکے غار مولے اور راز نہ اگلوئے مختلف ذرائع سے معلوم ہے کہ مغرب نے اس علم کو کیسے استعمال میں لایا ہے۔

گوربا چوف نے سویت یونین کو نکلروں میں تقسیم کر دیا۔ جارجش جاپان میں کرسی سے گر پڑے ہیں غنودگی کی کیفیت ہو جاتی ہیں جتنی معائنہ کرنے پر وہ معلوم نہ ہو تو یہ کیسا اثر ہے؟ ہٹلر کے بارے میں مشہور ہے کہ جمع کو ہونا نازک کر کے خطاب کرتا۔ لینن تمام روس میں واحد منفرد نظریے کا علمبردار تھا۔ اس نظریے کو مضبوط خیال سے منویا یکسوئی کی چٹنی کا کمال ہے کہ لینن کے خیال میں باکامی کا تصور لمحہ بھر کے لیے نہیں آیا تو زخم ترہ کشی نے تمام افغانستان میں انقلاب برپا کیا امام خمینی نے شہنشاہ ایران کا تختہ الٹ دیا۔ نیکسن منڈیلا نے مضبوط خیال اور اروے سے افریقہ کا نظام تبدیل کیا۔ مزید ایسے افرارو کی بے شمار مثالیں ہیں جنہوں نے قوت لاروی یکسوئی اور استقامت کے گھوڑے پر سٹھ کر کئی خطرناک اور مشکل ترین صحرائوں کو پار کیئے۔

ایسے افراد اشخاص کی گنتی کرنی مشکل ہے۔ جو کامیاب اور خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن بے پتھم اور بے جا لابی کی بناء پر مشہور نہ ہوئے یا ان کے اروے اور منزلوں کا پروف یہی ہوگا۔

پاکستان اور ہمسایہ کی مختلف ہستیوں اور معروف اشخاص کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آئے گی کہ واقعی ان کے اروے پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ثابت ہوئے ہیں دل و دماغ میں لفظ ”ناممکن یا مشکل“ کو بھی جگہ نہیں دیتے جبکہ عام لوگ عام زندگی میں معمولی پریشانی اور تکلیف سے گھبرا کر اروے اور خیال کے علاوہ اپنے گھربار کو تبدیل کر دیتے ہیں

بہو چاہے کے خوف سے جوانی کو ضائع کر دیتے ہیں۔ موت سے ڈر کر زندگی کو اجیرن کر دیتے ہیں۔

ہم زندگی میں حقیقتوں کا سامنا کرتے وقت ڈرتے ہیں حقیقت کو ماننا ہی زندگی کی کامیابی ہے۔ حقیقت سے خوف کو دل سے دور بھگایا جائے تو زندگی بہت حسین، روشن، واضح منزل اور مقصد کے ساتھ نظر آئے گی۔ فطرت کے ساتھ آج تک لڑائی یا جنگ میں کسی کو فتح ہوئی ہے نہ ہوگی۔ البتہ فطرت و قدرت نے آپ کو جو شرف اور توانائی زندگی گزارنے کے لیے بخشی ہیں انہیں استعمال کرنا ہی کامیابی اور زندگی ہے۔ اور یہی قدرت کا تقاضہ اور ضابطہ ہے اس طرح فطرت کے نظام میں کوئی ناہمواریام کیا جاسکتا ہے۔

سانپ اپنے شکار کو گھور گھور کر پہچانتا کر لیتا ہے چونکہ سانپ کی آنکھیں ہمیشہ کھلی رہتی ہیں اسی لیے پہچانتا کر کرنے کی خصوصیت آنکھوں میں ہوتی ہے۔ انسان کا سانپ سے خوف یا ڈر کی وجہ بھی سانپ کی آنکھوں کا اثر ہے کہ انسان پر غنودگی یا سکونت کی حالت طاری کر دیتا ہے بالکل اسی طرح کیو تری کو دیکھ کر آنکھیں بند کر لیتی ہیں یہ پہچانتا کر ہی تو ہے۔ مٹی چڑیا دار چوہے کو شکار کرتے وقت چند لمحوں کے لیے گھورتی ہے جب مطلوبہ شکار پر غنودگی کی کیفیت چھا جاتی ہے۔ اس طرح اپنے دار اور مقصد میں ہاکام نہیں رہتی۔ حالانکہ مٹی چوہے کے بل میں فاضیں نکلتی اور چڑیا کے ساتھ اڑ نہیں سکتی۔ بعض لوقات تو بیاں بچوں میں گیند کی طرح شکار کے ساتھ کھینچتی رہتی ہیں اور شکار غنودگی کی حالت میں رہتا ہے۔ کسی ہند کرے میں مٹی کو تنگ کرنا شروع کیا جائے تو مٹی کی تیز و خوں اور آنکھیں یقیناً پ کو لکھ چند کے لیے پہچانتا کر کرے گا۔ اس طرح کے واقعات و حالات زندگی میں رواں دواں ہیں جہاں یکسوئی اور تصور کی جگہ اپنے اثرات کے نقوش و کھاتے اور چھوڑتے ہیں۔ ایک اچھی شخصیت کو آئینہ پر تقریر دیان کے لیے مدعو کی جاتی ہے لوگ توجہ

ضمین دیتے جبکہ مالاوقات عام سا آدمی بولنے افسانے کو سنا سنا ہو جاتا ہے یہ اس شخص کے ارادے اور خیال کی طاقت ہے۔

کبھی کبھار کسی محفل میں ایک فرد دو تین باتیں کر کے محفل کو ساکن کر دیتا ہے۔ ریش بیرو میں بھی کبھی کوئی شخص آتا ہے تو ہر کوئی اس کے اثر کو قبول کر لیتا ہے اور لوگ مغلوب ہو جاتے ہیں۔

بعض دوست کسی مجمع یا محفل میں جانے میں ہتھک محسوس کرتے ہیں۔ جلد کسی کونے میں بیٹھ جاتے ہیں اور نچوڑ کھینے سے کتراتے ہیں جبکہ بعض لوگ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ پہلے ہتھک کی وجہ "اجتماع توجہ" کا مت جانا یا محفل و مجمع کے لوگوں کی نظروں سے پہچانتا کر ہو جانا ہے۔ کیونکہ کسی جماعت میں داخل ہوتے ہی تمام لوگوں کی نظر آپ پر لگ جاتی ہیں اتنی تعداد میں آنکھیں جب آپ پر متوجہ ہو جاتی ہیں تو یقیناً آپ کیونکہ وہ سب کے اگر آپ نے ان تمام آنکھوں کا مقابلہ کیا تو آپ بھی ایک کھلاڑی کی طرح ان لوگوں کو توجہ نہ دیں گے بجز اپنے غرض سے تعلق ہو گا کھیل کے میدان میں اکثر کھلاڑی لوگوں کی توجہ سے گھبرا کر ہار جاتے ہیں لیکن کامیاب لوگ کسی دفتر، میدان، اجتماع، محفل، جلسہ میں جاتے وقت یا حکام بالا، صدر وزراء، افسران بالا کے روبرو ہونے سے قبل اپنی تمام تر توجہ کو یکجا کر کے قوت یکسوئی حاصل کر کے تب غیوش و مخاطب ہوتے ہیں۔ اور بد مقابل کو کام کرنے یا مغلوب ہونے پر راضی کر لیتے ہیں۔

ارادے اور خیال کی کمزوری کو بعض لوگ شرمیلا پن کا نام دیتے ہیں۔ جو کہ درست نہیں۔ بعض امور کا نتیجہ خوف یا خوشی کی صورت میں قبل از وقت ہمیں معلوم ہو جاتا ہے اور کام کا نتیجہ بالکل اندازہ یا گمان کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ ہماری ارتکاز توجہ ہی کی پیش گوئی ہے ہندو مذہب میں دوسرے جنم کا تصور غالب ہے، ہم کبھی کبھار کسی ایسے واقعہ

، مقام، مکالمہ، نقش، خاکہ یا منظر میں سے ضرور گذرتے ہیں جہاں یہ خیال ذہن میں آجاتا ہے کہ جیسے یہ واقعہ مکالمہ یا منظر پہلے بھی کبھی میرے سامنے یا میرے ساتھ من و عن حرف بہ حرف پیش ہوا ہے۔ واقعہ یا مکالمہ کے شروع ہوتے ہی اندازہ ہونے لگتا ہے کہ اب یہ ہو گا۔ فلاں، یہ کہے گا۔ فلاں یہ بات کہے گا اب یہ پیش رفت ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ بالکل کسی دیکھی ہوئی فلم، ڈرامہ یا خواب کی طرح، ہر انسان اپنی زندگی میں ایسے واقعات محسوس کر چکا ہوتا ہے۔ اسے ہندوہب میں دوسرا جنم تصور کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے جنم کے واقعات ہیں جو اس جنم موجودہ میں پیش آ رہے ہیں مستقبل اور آئندہ کے واقعات و حالات سے آگاہ ہونا یکسوئی کا کام ہے اور انسانی دماغ میں موجود غندہ بلبلہ کا مکالمہ ہے جس کی خوبی اثر کا ذکر آئندہ کے اور اہل میں ہو گا۔

سوئے میں انسان عجیب و غریب امور عقلی سے آگاہ ہوتا ہے جو کہ جاننے میں حاصل ہے یہ کیا ہے کوئی قوت و طاقت ہے جو ہمیں لینے لینے مثال و جنوب اور کرہ عرض کا قریہ قریہ دکھاتا ہے۔ غور و فکر کی رول اختیار کی جائے تو معمولات حیات حال ماضی قریب و بعید میں ایسی، ہستیوں کا خاکہ و خیال ذہن میں ابھر آتے ہیں کہ ہم کہنے پر مجبور ہوں گے کہ حقیقت میں ان حضرات نے یکسوئی کے عجائبات دکھائے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ یکسوئی کی ریاضت و مشق انسان کو دوسروں کی نسبت علیحدہ اور منفرد بناتا ہے۔ جو مشاہدات و تجربات دیکھنے میں آتے ہیں بیان سے باہر ہیں ہر معاملہ اور مسئلہ میں باہر اور گلیڈی کر وار ہوتا ہے۔ انفرادیت ذات کو انسان محسوس کرنے لگتا ہے لوگ مغلوب ہوتے ہیں یہ علیحدہ امر ہے کہ آپ لوگوں کے دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں لیکن یہ تاثر لوگ زبان سے تسلیم نہیں کرتے کہ ہم متاثر ہیں اور یہ زبان خلق سے معلوم کرنے کی آپ کو چنداں ضرورت بھی نہیں ہوتی چاہیے۔ کیونکہ پھول جب کھلتا ہے تو ہر کوئی اسکی خوشبو سے متاثر

ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

افادیت :

ہیچانوم اور ٹیلی پتھی روحانی سائنس ہے۔ اس کے وجود سے انکار نہیں کیا جاسکتا حصول ممکن ہے اس کی قوتیں حاصل کرنے کے بعد انسان ایک نئی زندگی میں قدم رکھتا ہے۔ اور ایک ایسی قوت و طاقت کا مجموعہ بن جاتا ہے کہ ہر کام و عمل میں اپنے اثرات سے جبران رہتا ہے۔

اس علم کے ذریعے بری عداوت، نفی کی عداوت، جھوٹ کی عداوت، چغلی کی عداوت، دنیا کی عداوت اور چوری جیسی عداوت کا خاتمہ کر لیا جاسکتا ہے۔

غصہ، فکر، رنج، خوف، اور وہ ہم تک کا علاج ممکن ہے، مرگی، بہرہ پن، فالج، بومہ، اندھا پن، لکنت، سیل وق، ہسٹریا، نامردی کا علاج ہوتا ہے۔ دردوں کا علاج، عداوت کا شوق، سچائی، محبت اور غلو ص کے جذبات پیدا کرنا ان کے عکس کر دیتے ہیں۔ لوگوں سے کام نکلوانے جاسکتے ہیں۔ اپنی بات اور مقصد منوالا جاسکتا ہے۔

لفظ اور ناچار کاموں میں بھی اسکا استعمال ہو سکتا ہے جس کی وضاحت ضروری نہیں ان پر عبور کے بعد عامل ہر دور استوں کا طریقہ جان جاتا ہے۔

یہ علم عجائبات کا گنجینہ ہے جس سے انسانی عقل چکر اٹھاتی ہے اس کے اثرات جس کسی پر چھینک جائیں اسے بے دام غلام بنانا پڑے گا۔ فوائد بے شمار ہیں۔ وہ حضرات محترم جن پر پریشان و مہمال لوگوں کا تادمہ ہوتا ہے۔ جیسے مرشد، حکیم، ڈاکٹر، عامل، منصف، ناصح وغیرہ ان کے لیے ثواب عظیم ہے کہ یکسوئی کے کرشمے دکھائے۔ یہی حضرات دکھی انسانیت کے طبیب روحانی و جسمانی ہیں یکسوئی میں جس نے کامیابی

حاصل کر لی اس نے اپنے لیے گویا من پسند زندگی خرید لی۔

ہیپناٹسٹ اور ٹیلی پیتھہ کون بن سکتا ہے؟

اس بارے میں ماہرین کی مختلف رائے قائم ہیں۔ ہر ماہر شائق کو دیکھ کر یا نام معلوم کر کے یا پھر تاریخ پیدائش اور طالع وقت وغیرہ کا حساب لگا کر احکام صادر کرتے ہیں۔ جنکا ذکر دھت مہاں ہے کار ہے۔ کیونکہ مجھے فقیر کا مشاہدہ تجربہ رہا ہے کہ مختلف ماہرین کی مختلف قائم کردہ رائے اور دلائل کافی غلط ثابت ہوئے ہیں۔

ہر وہ شخص مرد و عورت لڑکا لڑکی اس کے کمالات کو پا سکتا ہے جس میں کسی کام کو انجام دینے کا شوق بدرجہ شدت پایا جاتا ہو۔ کسی چیز میں ہمہ تن متوجہ ہو جانا ہی کامیابی کی علامت ہے۔ اگر آپ ہمت و محنت کے شہسوار ہیں تو مختلف دلیلیں آپ پر صادر نہ ہو سکیں گی محنت کسی کے باپ کی میراث نہیں محنت محدود نہیں دنیا میں محنت اور ہمت ہی وہ قوتیں ہیں جو انسان کو کامیابیوں اور کامرانیوں کے مسکن پر پہنچاتا ہے۔ جس شخص میں یہ قوتیں مضبوط ہوں گی اس علم کے بچے اور حقیقی مالک بنیں گے سخی اور محنت شرط تول ہے تن آسان لوگوں کا کام نہیں ایسے لوگوں کو دعوت عمل دینا غلط ہے۔ کام وہی انجام پاتے ہیں جس میں انتہائی دلچسپی لی جائے باتوں سے کام ہوئے ہیں نہ ہوں گے کام ناکمل کرنے سے بھر ہے کہ کام کی زحمت ہی نہ لی جائے ارادہ قوی ہے لگن ہے شوق ہے استقامت سے تو راہیں آسان ہیں یہی کتاب صحیح کامل اور مستند استاد ہے۔ اصل اور درست دیکھیں خطر ہیں کوئی شخص مادرِ زاد عالم نہیں ہو تا ریاضت و خاکف اور محنت ہی انسان کو اس مقام پر پہنچاتا ہے جہاں دوسرے ان کی خدمت میں زندگی گزارنے پر فدا ہوتے ہیں۔

ریاض کا مزاج ہے کہ محنت میں وقفہ نہ ہو مشق میں ناخن نہ ہو جس طرح کھانے

پینے سوئے کا وقت مقرر ہے اسی طرح ان ریاضتوں کو وقت دیا جائے۔ نماز کی طرح یہ ریاضتیں بھی آپ کی روحانی غذا بن جائیں۔ تب ان کے اثرات سے آپ لوگوں کے اذہان پر عجیب و غریب انسان کے طور پر منتقل ہوں گے۔

ہیپناٹزم اور ٹیلی پیتھہ کی وجہ اثرات :

اس سے قبل یہ بات گوش گزار کر چکا ہوں کہ اس علم کو یا اس کے اثرات کو دیکھا نہیں جاسکتا۔ یہ خفیہ طریقہ قوت سے کام کر جاتا ہے۔ علم سائنس کی رو سے اس کی وجہ اثرات دراصل انسانی دماغ کے لاشعوری حصے میں موجود دو غدود ہیں جسے انگریزی میں (ہیپٹیل گیٹنڈ) یعنی غده ضویری اور (ہیپوٹھری گیٹنڈ) یعنی غده بطنیہ کہتے ہیں۔

یہ غدود سوئے رہتے ہیں۔ انہیں ریاضت اور مختلف مشقوں سے بیدار کئے جاسکتے ہیں۔ جب یہ غدود بیدار ہو جاتے ہیں تو ہیپناٹزم، ٹیلی پیتھہ، مسمریزم، اور مراقبہ جیسے نیوکونی سے تعلق رکھنے والے امور پر گرفت حاصل کر جاسکتا ہوتا ہے۔ ہر شے کے دو رخ ہوتے ہیں جو کہ مسلمہ اصول ہے۔ انسان ظاہری طور پر دو آنکھیں رکھتا ہے۔ جس سے وہ ظاہر کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ غائب اور مجمل اور مخفی حواس اشیاء کا ویکین ان کے لیے محال ہے مخفی چیزوں کا دید و نظارہ کرنا تیسری آنکھ کا کمال ہے۔

تیسری آنکھ ہماری ناک کی جڑ سے اوپر ایک انچ کے فاصلے پر عین پیشانی کے وسط میں ہے۔ اسے آنکھ کو ہی غده ضویری کہتے ہیں۔ جبکہ غده بطنیہ اس کی معاون ہے جسے ہیپوٹھری گیٹنڈ کہتے ہیں ان غدود کو بیدار کرنے کے دو طریقے ہیں۔ نوری یا ناری۔

نوری طریقہ اسلامی ہے جسے علماء و فقہائے اسلام نماز، روزہ، ذکر، تقویٰ تصور اسم اللہ جل

جلالہ سے منسوب کرتے ہیں۔

جبکہ شیخ بیہنی، آئینہ بیہنی، آفتاب بیہنی، بلور بیہنی، آنکھ بیہنی، نقطہ بیہنی وغیرہ ناری طریقے ہیں۔ ان ہر دو کا مقصد تیسری آنکھ کا بیدار کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ہر مذہب میں اس آنکھ کو بیدار کرنے کے لیے مختلف ریاضتیں قائم ہیں جبکہ مقصد یکسوئی اور استغراق حاصل کرنا ہے۔ مسلمان اس علم سے شروع سے ہی واقف ہیں جبکہ دیگر مذاہب نے حالی ہی میں اسے مختلف ذرائع اور تحقیق سے حاصل کیا یہ اور بات ہے کہ انہوں نے اپنے خیالات اور تجربات کو بظاہر عقل سمجھوں کی نظر کیے۔ دوسروں سے خیالات منوانا، خیالات وصول کرنا یا خیالات اور افراد کا بھانپ لینا ندرہ ضروری کی خاصیت ہے ندرہ ضروری کے ذریعے لہری پیغامات سمجھے جاتے ہیں جو کوسوں میلوں دور خیالات و پیغامات کو روک ٹوک کے بغیر بھیج سکتے ہیں ان خیالات کا قطع نہیں ہو سکتا مطلوبہ اشخاص پر متعلقہ مقامات میں خیالات کا ضرب اور وار یعنی ہو جاتا ہے۔ اور ان افراد کے لاشعور ان پیغامات کو وصول کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ دوسرے ندرہ یعنی ندرہ بلیغیہ کا کامیا تعلق کشف وجدان القائے نبی اور عقلی امور کی آگاہی سے ہے مستقبل اور آنے والے حالات و واقعات کا اندازہ یا گمان ہو جانا یا خبر ہو جانا قتل ازکلام کے کسی بات کا جان جانا جسے دوسرے جنم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ یہ تمام کمالات ندرہ بلیغیہ کے ہیں کسی بھی فرد یا ماسک کے خیالات کے متعلق صحیح آگاہی درکار ہو تو تیسری آنکھ کی قوت سے ممکن ہے۔

انسانی خیال آوارہ گروہ ہے یکسوئی کی مشقوں کا غرض مقصد یہی ہے کہ خیال کو آوارہ گردی سے روکا جائے اور خیال کو ایک ہی نقطہ و مرکز پر لایا جائے جب انسانی دماغ اور آنکھ کو کسی ایک مقام پر مقید کیا جاتا ہے تو یہ ندرہ ویدار ہونے لگ جاتے ہیں مسلسل مشق اور ریاض سے خیال ایک نقطہ پر قائم ہو جاتا ہے اس طرح خیال ایک تیز بہتہ بن جاتا

ہے اسی خیال کی قوت سے کام ہو سکتے ہیں اس پختہ خیال اور استغراق کی حالت میں جب پیغام دماغ سے نکلتا ہے تو ہوا پر لازم ہو جاتا ہے کہ آپ کے اس پیغام کو کہہ راض میں پھینکا دے۔

ہم اپنے ذہنوں میں لوگوں کے لیے جو خفیہ رائے، منصوبے اور گمان رکھتے ہیں یہ محفوظ اور پوشیدہ نہیں رہتے اس کا اثر خیالی لہری صورت میں لوگوں کے شعور کو جا ٹکراتے ہیں یعنی ہمارے دماغ سے لہری صورت میں خیالات نکل کر متعلقہ لوگوں کے ذہن و شعور کو ٹکراتے رہتے ہیں ان ہی خیالات و جذبات اور احساسات کے مطابق لوگ ایک دوسرے سے رویہ روار کھتے ہیں جس انسان کے نیک خیالات اور خواہشات ہوتے ہیں حلقہ احباب اور عزیز و اقارب کے لیے جو ثبوت سوچ رکھتا ہے ہر آشنایہ آشنا فرما دے دل و دماغ میں بہر دوست اور اچھا انسان تصور کرتا ہے اور جس کسی کا ذہن فسق و فجور کا ہو گا کسی کو حد و حد دینے بغیر اس کے دماغ کا فطوری لہری صورت میں نکل کر دوسروں کو خبردار کر دیتا ہے غیر واقف افراد بھی اسے مکار اور دوغاب تصور کریں گے یہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے جب کوئی دعوہ کہ باز کسی شخص کو اپنے جال میں پھنساتا ہے تو یہ شخص اس جال اور خطرے کو محسوس کر لیتا ہے لیکن حرص اور لالچ مہربان کے آسرے میں اگر یہ مکمل توکل کر کے خود کو فریب کے زنجیر میں جکڑ لیتا ہے۔

دوست ہو یا دشمن جو پر غلوں یا مسلک جذبات سوچتے ہیں یہ جذبہ بھی خیالی کی لہر سے آزاد نہیں ہوتے جو ہوا کے دوش پہ اگر ہمارے شعور کو گمان اور خطرے کی صورت میں اکھڑ کر پڑے ہیں اسی بنا پر ایک انسان دو ستوں اور عزیزوں میں بھی فرق کرتا ہے کوئی اچھا دوست تو کوئی گمراہ دوست کوئی عزیز تو کوئی جان سے عزیز یہ تمام سوچ اور جذبے کا ایک دوسرے پر پوشیدہ خیالات رکھنے کے اثرات ہیں۔

خیال کی قوت ہر ذی روح میں پائی جاتی ہے ضعیف النظر لوگ قریب کمرے
 شخص کو دیکھ نہیں پاتے بعض نظریں صحرا اور میدانوں میں کوسوں دور شخص پہچان لیتے
 ہیں خیال کی قوت کی مثال بھی ایسی ہی ہے اگر خیال دماغ سے کمزور لہری صورت میں نکلے
 گا تو جلد ہی ہوا میں منتشر ہو گا اور کم اثر کے ساتھ محلہ یا قریبی شخص تک اثر ہو گا۔ لیکن اگر
 خیال دماغ سے مضبوط ناقابل شکست اور اثوث صورت میں نکلے گا تو یہ خیال کائنات کے
 گوشے گوشے میں پھیل جائے گا کوئی شے اس خیال کے سامنے بند نہ باندھ سکے گا اور خیال
 کا یہ سیلاب اپنی مرضی کے مطابق مطلوبہ مقام پر ٹھیک ٹھیک جا پہنچے گا۔ کیا آپ نے کبھی
 غور کیا ہے کہ جب کبھی کسی بڑے عالم، مفکر، دانشور یا عظیم شخصیت کو حکومت یا نظام
 کے لیے خطرہ سمجھا جاتا ہے تو حکومت یا نظام اسے قید و بند کی صعوبتیں دیتا ہے اس قید و بند
 نظر بند ی اور پابندی کے باوجود نظام وقت اور حکومت و آخریت بڑی طاقت و فوج کے ہوتے
 ہوئے بھی اس ہستی سے لرزتی ہے کہاں ایک نظام اور کہاں ایک شخص؟

یہ سب اس ہستی کے ارادے، نظریے، یعنی خیال کی قوت ہوتی ہے جسم کو تو
 قید و بند کیا گیا لیکن خیال اور ارادے کا کیا جائے؟

خیال ہی تو زندگی ہے اسے مختلف علوم میں مختلف نام دیئے گئے انسان کی تخلیق
 کے ساتھ ہی خیال ہی کو جھپٹا کر اوشمہ کا ارشاد اخلد قوت کا درجہ عطا کیا گیا ہی کائنات
 کی قوت و طاقت کا سرچشمہ ہے خیال ہی کے ذریعے خیالی دنیا کو عملی دنیا کہا جاسکتا ہے خیال
 سے بڑھ کر دنیا میں کوئی طاقت نہیں اس کا کوئی نعم البدل نہیں یہی طاقت، یہی قوت، یہی
 مرکز، یہی عمل، یہی سرکار، یہی حاکم، یہی تقویٰ، یہی عبادات خاص ہی تو ہے۔ اسی لیے
 فرمان مصطفیٰ ہے ”علموں کا دار و مدار نیتوں پر ہے“ نیت بھی تو خیال ہی ہے عمل خیال کا
 نتائج ہے خیال ہی سزاوار ہے۔ انسان تک نہیں مرتاج تک اس کا ذہن خیال زندہ

ہے یہ قطعی کامل حقیق ہے۔

قوت ارادی :-

قوت ارادی سے مراد انسان اپنے اعصاب دل و دماغ اور توجہ کو کسی کام مقصد
 کے لیے اس طرح تیار کرے کہ اس کام و مقصد کی راہ میں جتنی مشکلات و مصائب حاکم
 آئیں اسے آسان سمجھے اور اپنے مقصد کے لیے کمر بستہ رہے اطمینان مبر و عقل استقامت
 اور مسلسل ہمت سے کامیابی کا انتظار کرے۔ بہت سے انسان یکسوئی اور استغراق حاصل
 کر لیتے ہیں لیکن اپنے خیال اور اثر کو دوسروں پر منوانے میں ناکام رہتے ہیں اپنے خیال کو
 دوسروں پر پھینک نہیں پاتے اس بستی اور ناکامی کی وجہ کمزور اور متزلزل قوت ارادی ہے
 کمزور قوت ارادی والا انسان اپنے خیالات کو عملی شکل میں کبھی نہیں دیکھ سکتا اس
 صورتحال میں انسان یقیناً دوسروں کے خیال اور اثر کے شکنجے میں رہے گا۔

کامل یقین، مستقل مزاجی، استقلال و تدبیر آپ کے اثر و خیال کو لازماً ناقابل
 شکست مقام پر لائے گا اور لوگ آپ کی مضبوط شخصیت کا اثر ضرور قبول کریں گے۔

مضبوط پروہ قہر شخصیت یہ نہیں کہ آدمی بڑے عمدے پر فائز ہو، زمیندار ہو،
 سردار ہو، خوبصورت ہو یا دولت مند ہو یہ تو نعمت و قسمت کا طالعہ و ثمر ہے مضبوط قوت
 ارادی والا انسان وہ ہے جو ان چیزوں کے بغیر بھی اپنا اثر بہتر طور پر کراسکے کسی بھی ہستی یا
 شخصیت کے ساتھ گفتگو کرے تو مخالف دل ہی دل میں پر اعتماد و خود اعتمادی کی دوا دے
 باتوں میں لرزش نہ ہو حرکات و سکنات میں بے ڈھنگی نہ ہو اعتماد، یقین اور توجہ سے اپنی
 بات کہے آنکھوں میں ضبط ہو غلوں میں حیا ہو وقت سیرا مجبوری ان آنکھوں میں جلال ہو

ایثار و اثر ہو کہ مخالف اپنے غلط رویے پر پشیمان ہو۔
دنیا میں کسی بھی چیز کا حصول دو طریقوں سے ہوتا ہے۔

عرض یا مطالبہ

عرض گدگری ہے اس میں پشیمانی محرومی اور پریشانی ہے اس میں جو کچھ ملے وہ بچہ ہے حاجت پوری نہ ہو نا بھڑ ہے اس سے نہ کہ ایک ماٹل سے درخواست کی جائے۔
مطالبہ زور بازو ہے اور زور بازو قوت ارادی ہے اس میں ایک عام چیز بھی ملے وہ بچہ ہے اسی میں قوت و بناء ہے یہی دورستہ ہیں کہ انسان عرض کرے یا مطالبہ کرے کمزور سے یا طاقتور سے۔

لیکن اس طاقت و قوت ارادی کا مقصد ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ انسان مغرور، ضدی، ہذاخلاق اور اپنی ہی بات منوانے پر چڑچاڑن جائے ایسی خامیاں تو مزید انسان کا درجہ گرا دیتی ہیں روحانی اقدار میں آگے جانے کے لئے پاکیزہ اور واضح عزائم سے سروکار رکھنا ہی کامیابی ہے ورنہ ذوق روحانیت کوئی بات نہیں آگاہی اوصاف پاکیزہ سے انسان کی اندرونی قوت بیدار ہو جاتی ہے جسے صرف تیسری آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ان اوصاف سے معنططسی شخصیت نکھر جاتی ہے اس سے لوگوں کے دلوں کو تحیر کیا جاتا ہے دوسروں کے خیالات کو تابع کئے جاسکتے ہیں یہ صحیح طور پر تب ممکن ہے جب آپ تیز فہم رکھتے ہوں مواقع کی مناسبت سے اس طرح دوسروں پر اثر اور دبڈالا جائے کہ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو کہ آپ انہیں نشانہ بنائے ہوئے ہیں آپ کا رویہ اور صبر و تحمل ہی وہ نشانہ لیکر جہاں ہندوق کی گولی مات کھا جاتی ہے۔

جو شخص باتونی ہو اس کی گمری اور منتقلی بات بھی وزن کھو دیتی ہے

جو لوگ صبر ہوتے ہیں لوگ ان کی طرف بے صبر ہوتے ہیں جو انسان اپنے دل کو قابو کرے دنیا اس کے قابو میں آتی ہے جو دنیاوی نمود و نمائش کا شوق نہ کرے تو دنیا کی چیزیں اس کی طرف لپکتی ہیں قش انسان کی جسمانی کشش ختم ہو جاتی ہے جو شخص اپنے جسم کے اعضاء کو بے جا استعمال کرتا ہے اس کی معنططیسیت جاتی رہتی ہے۔

معنططسی شخصیت کو بیدار کرنے کا اصل ذریعہ اور جیاد مضبوط قوت ارادی ہے قوت ارادی مضبوط نہیں تو انسان غلام ہے اگر طبیعت کا ضدی تندر مزاج گستاخ ہے ادب اور بات پر ہٹ دھرمی سے کام لینے والا ہے اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میری قوت ارادی مضبوط ہے تو ہم اس دعویٰ اور ارادہ کو رد کرتے ہیں کیونکہ ارادہ کی مضبوطی اس کے برعکس ہے ایسی فراست و ادراک ہونی چاہیے کہ زحمت کشن مراحل میں کام لیا جائے معاملات کو عبور کیا جائے اسے قوت ارادی کہتے ہیں خوبصورت ذہنی تقریریں اور لمبے و در باتوں سے اس قدر اثر و دہلو نہیں ہوتا جس قدر مضبوط چلتے قوت ارادی سے ممکن ہے قوت ارادی ہی وہ جذبہ ہے جو دل و دماغ کے خیال کو روحانی لہروں کی صورت میں کائنات میں پھیلا دیتے ہیں تب استفراف میں کامیابی حاصل کر کے انسان دم خود رہ جاتا ہے قوت خیال کے کمالات اجاگر کرنے میں قوت ارادی کا کردار لازم ہے۔ قوت خیال اور قوت ارادی عمل پیدا کرتا ہے۔ کمزور قوت ارادی کے خیالات بھی کمزور ہوتے ہیں جو جلد ہوا میں کھو جاتے ہیں زبردست قوت ارادی کے حامل کا خیال ہر جگہ رو کی طرح لمحوں میں مطلوبہ مقام پر پہنچ جاتا ہے۔

قوت ارادی کا ہونا ہر انسان میں پلایا جاتا ہے اسے کسی خوراک کی ضرورت نہیں ہوتی بعض لوگ دنیاوی معاملات و دوستی تعلقات و دلہ و خیرہ کو سمجھ گئی کے ساتھ جان لیتے

ہیں تو از خود مستقل مزاج ہو جاتے ہیں اس عمل سے ان کی قوت اروادی بڑھ جاتی ہے اور عام انسانوں سے جو کبھی تعلق اور چیزوں کا سنجیدگی سے مطالعہ و مشاہدہ نہیں کرتے کی نسبت ان کا ارادہ بہت مضبوط اور مستقل ہو جاتا ہے۔

اس علم روحانی سائنس میں جس درجے کی قوت اروادی کی ضرورت ہے ہر کسی میں نہیں ہوتی بلکہ اسے مشق و عمل کے ذریعے حاصل کرنا ہے جس طرح کسی فن کو حاصل کرنے کے لئے ریاض و سعی کی ضرورت ہوتی ہے بالکل قوت اروادی بڑھانے کے لئے مشقیں و طریقے مقرر ہیں قوت اروادی کو بڑھانا ضروری ہے ایسے حضرات شاذ و نادر ملنا کرتے ہیں جو قوت اروادی بڑھاتے ہیں یا بڑھانے کا طریقہ تعلیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اپنی قوت اروادی بڑھائیں ایسا ارادہ بنائیں جس میں جھکاؤ نہ ہو لرزش نہ ہو شش و پنج اور تذبذب نہ ہو ارواے کے قوی افراد عجیب و غریب صفت و خوبی کے مالک بن جاتے ہیں اگر آپ نے قوت اروادی بڑھانے کا مصمم و پختہ ارادہ کر لیا تو دوسری تمام قوتیں قوت اروادی کے تابع آجائیں گی قوت اروادی مضبوط کرنے اور بڑھانے کے مختلف طریقے ہیں یہاں وہ طریقہ پیش کیا جائے گا جو بہترین اور نتیجہ خیز ہے جس پر عمل کرنے سے ہر شائق اپنی ذات کو قوت اروادی کا پہاڑی سلسلہ تصور کرے گا ذوق اور لگن کے ساتھ ایک بے لچک قوت اروادی کی حصول کے لئے ارادہ باندھ لیں اور اپنی ذات کا لوہا دنیا پر منوالیں قوت اروادی کی مشق پیش کرنے سے قبل شائقین و قارئین کے لئے ایک ایسے عمل سے پردہ اٹھانا چاہتا ہوں جو قوت اروادی کے لئے مضبوط پیادہ فراہم کرنے کے علاوہ قوت اروادی کو جلا وطنی اور لفظاً ممکن یا مشکل دل و دماغ سے مٹ جاتا ہے اگر آپ خدا خواست کسی بھی نئے شے کے عادی ہیں سرگرمی و خوشی کی عادت ہے یا جھوٹ بولتے ہیں۔ مکاری کرتے ہیں مرد مراد آ رہیں کام چور ہیں غیبت کرتے ہیں ایسی ہی کسی اور برائی بات

میں گرفتار ہیں تو ان کے جھوٹے پر آپ کی قوت اروادی کی دیوی ایک دم حاضر ہوگی۔ ان تمام عادات کو ایک دم برباد کرنا مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے فراست و عقلمندی یہی ہے کہ ایک خاص برائی کو نظر میں رکھیں جس سے دوسروں کے علاوہ آپ کو بھی نفرت ہو چٹکارے کی حسرت بھی ہو۔ اس خافی اور عادت کو اپنے ضمیر کی عدالت میں اقامتی اور قصور داری کے ساتھ پیش کریں کہ طبیعت میں اس برائی کے لئے نفرت جنم لے۔ اب ارادہ باندھ لیں اصل اور قطعی آخری فیصلہ کریں کہ اسے فلاں برائی میں نے تجھے چھوڑ دیا ہے آئندہ راز و نیاز نہیں ہو گا تجھ سے ملنا ملاقات ناممکن ہے۔

اب اس حمد قول اور فیصلے پر قائم رہنا ہی کامیابی ہے اس برائی کو ترک کر دیا تو کامیابیوں کا سلسلہ شروع ہو گا۔ ضروری نہیں کہ پہلا نشانہ ایسی خام عادت اور برائی کو بنائیں جو چند دن کے لئے چھوڑ سکیں ارادہ متزلزل اور چھٹل ہو جائے دوبارہ تاریک زندگی میں داخلہ ہو جائے پہلے پل چھوٹی خافی اور عادت کو ارواے کی قدموں سے روند ڈالیں پھر بدستور دوسری برائیوں کا قلع قمع کرتے جائیں اس طرح آئندہ کسی بھی کام کا ارادہ کرنے سے مطلوبہ کام آپ کے ارواے کے ہاتھوں مجبور ہو گا کہ انجام پائے اور صرف ارواے کی نظر سے انجام ہو گا۔

اگر کسی شخص میں کوئی برائی یا خافی نہیں تو مزید کسی اچھی عادت کو اپنانے کا ارادہ باندھ لیں جس سے آپ کی قوت اروادی قوی تر ہو جائے گی مثلاً آئندہ کوئی نماز قضا نہیں کروں گا قرآن پاک کی روزانہ سوائے کبھی مجبوری و ضرورت کے تلاوت کروں گا آئندہ صبح سویرے جاگا کروں گا۔ مطالعہ جاری رکھوں گا روزانہ کوئی نیک کام کروں گا یا کام وقت پر کیا کروں گا وغیرہ وغیرہ، یقین چاہئے کہ اس طریقے سے کسی برائی کو مستقل طور پر ترک

کردینا یا اچھائی اور نیکی کو اپنا زندگی میں بے شمار خفیہ و ظاہری کامیابیاں لاتا ہے۔ میرے وہ دوست احباب اس امر کے گواہ ہیں جو خفیہ و ظاہری کامیابیوں کو صرف قوتِ ارادی کے مشق سے ہی محسوس کر چکے ہیں۔

اگر کوئی مضبوط انسان ہڈی سے ہڈی نیکی کو اپنانے میں اور برائی کو یک دم چھوڑنے میں کامیاب ہوا تو یقیناً گے چل کر قوتِ ارادی کا شیشہ ٹامٹ ہو گا۔ اگر آپ کسی کام کے سامنے عاجز ہیں تو آپ سے مشرف وہ کام ہے جس پر آپ کو قدرت نہیں لپ کی نظر میں دنیا کا ہر کام ہو سکنے کے قابل اور آپ کے ارادے کے ہاتھوں ہو جانے پر مجبور ہونا چاہیئے۔

مشق قوتِ ارادی :-

رات کو سوئے سے قبل جملہ امور سے فارغ ہو کر جس وقت صرف سونا ہو اور کوئی کام کاج نہ ہو تو ستر میں لیٹے لیٹے درج ذیل فقرے دہراتے رہیں اول ان فقروں کو لہر کر لیں اور دن میں بھی کئی مرتبہ دہراتے رہیں فقرے بلند گوازے اور اگر نا لازی نہیں پس اپنے آپ سے دہراتے رہیں۔

پہلے چل تین چار لمبی سانسیں کھینچ کر طبیعت کو سکون و گرام دلائیں کہتے کہتے سانس اندر کو کھینچیں اور ساتھ ساتھ فقرہ کہتے جائیں ایک سانس میں ایک فقرہ اس طرح پانچ فقرے پانچ سانسوں میں ادا کریں کوئی دیر نہیں جلدی نہیں گرام اور تسلی کے ساتھ ان جملوں کو دہراتے رہیں ۵ منٹ تک اس مشق کو جاری رکھیں اور سوتے وقت آخری خیال بھی یکساں رہے حتیٰ کے نیند کے عالم میں بھی دل و دماغ پر یہ فقرے سوار رہیں۔

جملے :-

میں ارادے کا پکا ہوں۔

میں ناکام ہونا جانتا ہی نہیں۔

میں ہر کام میں کامیاب ہوتا ہوں۔

میں لوگوں کے دلوں پر حکومت کر سکتا ہوں۔

میں ارادے کا پہاڑ ہوں۔

ان چاروں فقرات کے مشق کو کم از کم ۳ ہفتے مسلسل جاری رکھیں زیادہ عرصہ قائم رکھیں گے تو نور علی نور۔

۳ ہفتے بعد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی شخصیت کے اندر کیا انقلاب برپا ہوا کر دھوا فکار میں کیا تبدیلی آئی ہے قوتِ ارادی کے تحصیل سے ہی وہ امور انجام پاتے ہیں جہاں تھواری و حار کا گزرا ناممکن ہوتا ہے۔

ایک مزدور کے لیے پہاڑ جتنا کام بھی معمول ہوتا ہے کسان کے لیے تمام دنیا کھیت بن جائے بھی تو بلی چلائے گا دوڑ میں حصہ لینے والے سانس کو پھینک کر بیٹھتے ہیں تو دور کا قاصد بھی ان کے لیے سٹ جاتا ہے بالکل اسی قانون کے تحت قوتِ ارادی کے آگے تمام مشکل اور بڑے امور عاجز و تابع ہو جاتے ہیں۔

قوتِ ارادی ہی یقین پیدا کرتا ہے۔ اگر قوتِ ارادی کمزور پڑ جائے تو شک ہر کام میں اور فیصلے میں غالب اگر انسان کو کہے پس اور کمزور کر دیتا ہے۔

قوتِ ارادی کی مشق سے انسان اپنے آپ کو ایک مضبوط اور طاقتور عامل محسوس کرتا ہے جو ہر عمل اور کام میں خود کو غالب سمجھتا ہے۔ اب مضبوط قوتِ ارادی کے ساتھ ایک مضبوط خیال کی ضرورت ہے تاکہ دنیا کو اپنے اس خیال اور یکسوئی سے کھینچا جاسکے۔

خیال کو پختہ اور یکسو کرنے کے لیے جو مشقیں دی جارہی ہیں۔ ان مشقوں سے یکسوئی اور استغراق حاصل ہو جاتا ہے۔ جس قدر یکسوئی ذوق اور توجہ سے یہ ریاضتیں کی جائیں گی اسی درجہ کا پختہ خیال پیدا ہوگا۔

مشق نمبر ۱

تصور کی پختگی :-

خیال و تصور کی پختگی سے انسانی دماغ یکسو ہو جاتا ہے اور ایک نقطے پر جم جاتا ہے جب اس تصور کو کسی بھی معاملے پر چھوڑ دیا جاتا ہے تو اپنے کارگر اثرات سے کام کر جاتا ہے اس علم یکسوئی کی پہلی ریاضت اور مشق خیالات کے سیلاب کو روکنا ہے اور خیالات کے سیلاب کے آگے بند باندھنا ہے اس مشق سے انسانی خیالات اور تصورات سمٹ کر ایک ہی مقام پر مرکوز ہو جاتے ہیں اس سلسلے کے عمل سے ایک مضبوط قوت سر اٹھاتا ہے جو لہر کی صورت اختیار کر لیتا ہے اس لہر کے خلاف چٹانوں کے مقابل یا مخالف کے لمس کی بات نہیں

مشق :- اپنے لیے کھلا کر دیویرانے میں میدان میں پہاڑ جھلجھکیں بھی ایسی جگہ تلاش کریں جہاں پر خاموشی ہو سکون ہو اور کسی بھی جسم کی روک ٹوک نہ ہو مشق کے دوران کوئی خلل نہ ہو مقصد یہ کہ ایسا مقام یا جگہ منتخب کریں کہ اس مشق کو کرتے وقت ۲۰ سے ۳۰ منٹ کے لیے کوئی غل نہ ہو۔

تازہ وضو کر کے مشق کے مقام پر آرام دہ حالت میں بیٹھ جائیں ان مشقوں میں وضو لازم نہیں لیکن سانس کی تحقیق ہے کہ وضو سے یکسوئی پیدا ہو جاتی ہے۔ سبحان اللہ اسلام کے اصولوں اور کاموں میں کیا عزائے پوشیدہ ہیں جس سے غم بے خبر ہیں یعنی مسلمان پانچ وقت یکسو ہونے کے لیے وضو کرتا ہے اور نہ جانے یکسوئی کے علاوہ کتنے ان گنت روحانی فوائد و تجلیات ہوں گے۔

آرام دہ حالت میں بیٹھ کر کھلا لباس پہننا چاہئے تاکہ جھپٹ نہ ہو پوری قلبی اور اشتہاک کے ساتھ مشق شروع کریں تین چار لمبے گہرا سانس لے کر دماغی حالت و کیفیت کو تازہ کریں

اب کھلی آنکھوں سے اپنے دیکھے ہوئے کسی منظر، پہاڑ، باغ، چوک، دکان، کسی کوٹھی کا منظر اپنی آنکھوں کے سامنے پیش کر کے اس میں اس طرح محویت اختیار کریں کہ آپ کو دنیاوی فانی کی خبر نہ رہے۔ آپ کے دماغ، دل، شعور، لاشعور، نفس میں یہی ایک منظر ہو جائے اس قدر غرق ہو جائیں جیسے بعض اوقات آپ لاشعوری طور پر کسی فکر و سوچ میں کھو جاتے ہیں عام فکر میں سوچ بدلتی رہتی ہے جبکہ یہاں آپ کا خیال صرف ایک ہی منظر سے ہر روزانہ غرق دوبارہ ہوتا ہے ہر دن آج گھٹنے تک شمال کی طرف منہ کر کے اس منظر میں ڈوبے رہیں۔ وقت مقرر ہو گا نہ ہو اس طرح تین منٹ یہ مشق چاہی رہیں شروع میں آپ کو تصور قائم رکھنے میں کوئی مشق سے بے زاری محسوس کریں گے لیکن ہفتہ بعد آپ کو مشق سے لگاؤ ہو جائے گا یا درجہ پہلے دن جس منظر کا انتخاب کریں گے تینوں منٹ اسی منظر کا مشق کریں گے۔

مشق نمبر ۲

بلور بینی :-

تصور کی چنگی کے مشق میں یہ تاثر نہیں ہے کہ تصور کی چنگی کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں گھورنے کی علامت و طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جو مرحلہ وار دوم مشق بلور بینی کے لیے بھی تیار ہے۔ بلور بینی میں گھورنے کی مشق کی جاتی ہے بلور بینی کے لیے صوفیاء نے بزرگ کے بلور کو پسند کیا ہے جو بعض حراوں اور زیارتوں میں نصب ہوتے ہیں ان کا تحصیل ذرا مشکل ہے

لیکن بزرگ کے زیر دلب میں بھی وہی تاثیر و خاصیت ہے جو بزرگ کے بلور میں ہے بزرگ کا زیر دلب دیوار پر لگا دیں اور اس کے سامنے چار فٹ کے فاصلے پر چٹھ کر کنگی باندھ کر کم از کم نصف گھنٹہ تک دیکھا کریں بلور آنکھوں کی سیدھ سے دو انچ بلند ہو بلور روشن نہ کریں صرف دیوار میں نصب کریں وضاحت دالے حصے کو کسی طریقے سے دیوار پر لگا دیں کہ خشک کا حصہ آپ کی طرف رہے دیوار سفید ہو تو بہتر ہے۔

وقت مقرر کر لیں روزانہ بلاناغہ پابندی کے ساتھ آدھ گھنٹہ مشق کو جاری رکھیں کمرے میں داخل ہونے سے پہلے با وضو تمام تر دنیاوی امور کو ذہن سے بھٹکائیں، کوئی کام، لکھن خلل نہ ہو تمام تر توجہ بلور پر رہے کنگی باندھ کر بزیب کو دیکھنا شروع کریں آنکھوں میں جلن ہو تا ہے ہونے دیں آنکھوں سے پانی بہتا ہے ناک سے بہتا ہے بخند دیں آپ کی آنکھیں لہو بھر کے لیے بلب سے نہیں ہٹنی چاہئیں۔ آنکھ بالکل نہ چپکائیں غیر ارادی طور پر جھپکیں تو حرج نہیں۔ نظریں بلب پر یوں گاڑ دیں کہ آنکھیں جھپکنا بھول جائیں۔

اس مشق کو تین ہفتے جاری رکھیں دوران مشق تیسری آنکھ کے مقام پر ہلکا سا بوجھ

بھاری پن، غنودگی اور سستہ محسوس ہوگی یہ علامت ہے اس امر و خوشی کا کہ آپ کے غنودہ آہستہ آہستہ میدان ہونے لگ گئے ہیں۔

مشق نمبر ۳

مشق طلوع آفتاب :-

بلور بینی سے آنکھوں کو یہ قدرت اور طاقت مل جاتی ہے کہ مزید روشن تر چیز کو نظریں جما کر دیکھا جاسکے۔ اور یہ آپ کی آنکھوں کے لیے مضرب بھی نہ ہوگا کیونکہ آنکھوں میں گزشتہ دو مشقوں کی وجہ سے اتنی قوت آگئی ہے کہ اب روشن اور تیز چیز کو دیکھنا بالکل نقصان نہ دے گا۔

جس وقت دن طلوع ہو رہا ہو تو اس وقت کسی نوچی جگہ چھت وغیرہ پر کھڑے ہو کر اس کی مدد ہم روشنی پر کنگی باندھ کر دیکھا کریں آنکھ نہ چپکائیں مگر جب سورج کی روشنی تیز ہو جائے اور جوں ہی سورج کا طلوع ہونا ظاہر ہو جائے پہلی ہی کرن پر فوراً مشق بند کر دیا کریں۔ یہ مشق زیادہ سے زیادہ ۱۵ منٹ تک آپ کر سکیں گے کیونکہ سورج طلوع ہونے میں اتنی ہی دیر لگتی ہے۔

ریاضت کے دوران مکمل توجہ اور دھیان سورج کی مدد ہم روشنی پر رہے خیال قطعاً بھٹکنے نہ پائے اس ریاضت سے آنکھوں کی قوت مزید تیز ہو جائے گی گزشتہ مشق کی نسبت آنکھوں میں اور قوت کا اضافہ ہوگا آنکھیں صاف اور چند لمحوں تا شروع ہوں گی مشقوں سے قبل اور آپ کی آنکھوں کی کشش قوت صفائی اور چمک میں نمایاں فرق ہوگا یہ مشق بھی

بلا تاہم تین منٹ تک جاری رکھیں۔ سورج طلوع ہوتے وقت خاص قسم کی شعاعیں پھوٹی ہیں جو کہ یکسوئی اور آنکھوں میں متناہست کے لیے خاص اہمیت و درجہ رکھتی ہیں۔

مشق نمبر ۴

شمس بینی :-

مشق نمبر ۳ کرنے کے بعد نظر کو ایسی طاقت مل جاتی ہے کہ انسان مدہم روشنی کی بجائے تیز اور زیادہ روشن چیز کو بھی متواتر دیکھ سکتا ہے اسی لیے اب جو مشق پیش کیا جا رہا ہے یہ سورج کو دیکھنے کا مشق ہے۔

مغرب کے وقت جب سورج غروب ہونے میں دس منٹ باقی ہوں اونچے مقام پر کھڑے ہو کر یا چم سے سورج صاف اور واضح نظر کرنا ہو سورج کی طرف ٹھٹکی باندھ کر سورج کو دیکھنا شروع کریں حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے یہ مشق دو مہینے یعنی ۶۰ دن جاری رکھیں اس مشق میں بھی وہی باتیں اور احتیاط رکھیں جو گزشتہ مشقوں میں ملحوظ خاطر رکھئے گئے ہے غم اور بلا جھٹک روزانہ مغرب کے وقت دو ماہ کے لیے پروگرام بنالیں ناغہ بالکل نہ ہو اس مشق کے بعد آپ حیرت انگیز تبدیلیاں اپنے اندر محسوس کریں گے آئندہ کے حالات اشارۃً محسوس کریں گے۔ کاموں کا نتیجہ ذہن میں خیالی طور پر ابھرے گا۔ انسان کی پہچان ہو گی کہ کس نوعیت و فطرت کا مالک ہے۔ ایسی چیزیں محسوس کریں گے کہ الفاظ میں آپ بیان نہ کر سکیں گے بلکہ صرف محسوس کریں گے عجیب و غریب خاکوں کی صورت میں ذہن پر چڑیں اور حالات ابھر سکیں گے آپ پہلے سے زیادہ جاشعور و بالترفع

ہی گئے ہیں مشکل و دقیق مسائل کے حل نکالنے میں آپ کا ذہن بہت تیز مثل کمپیوٹر ہو گا۔ آپ دوسروں کی عقل کو بہت پست سمجھیں گے جو حقیقت میں بھی درست ہو گا آپ گفتیں سلجھائیں گے لیکن جب آپ کا ذہن و عقل عروج حاصل کرے تو دوسروں کی کم عقلی اور بات پر قہقہہ کیا کریں چڑچڑانہ من اور نہ ہی غصیلی طبیعت کو اپنے پاس آنے دیں کیوں کہ لوگ جو غلط بات اور بے وقوفی کا کام کرتے ہیں یہ دراصل ان کی ذہنی سطح ہی ہوتی ہے ہم لوہے کی عقلیں بھی غلطیاں کرتے رہتے ہیں لیکن اپنی خامی گروں کا بال ہے جو نظر نہیں آتا لیکن ہم سے عقلمند لوگ درگزر کر لیتے ہیں اور ہماری بات اور حرکت پر قہقہہ کرتے ہیں بے وقوف کی بات پر قہقہہ کرنا عقل کی زکوٰۃ ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ گدوی کی ذہنیت کے مطابق اس سے بات کرو یقیناً جائے ایسا کرنے سے انسان کبھی دوسروں سے بے زار اور پریشان نہیں ہوتا ان مشقوں کو کرنے کے بعد جب آپ پر عقلی امور مشکف ہوں تو دوسروں پر واضح نہ کریں لوگوں میں اپنے تجربات کو بھجھ سکتے ہیں لیکن خفیہ اشاروں اور معلومات کے ذکر کا تاہم نقصان نہ پہنچے ہو گا۔

ہاتھوں کی متناہست :-

دوسروں پر شخصیت و اثر کا سایہ ڈالنے کے لیے گزشتہ بیان شدہ چار مشقیں اس قدر قیمتی تاثیر سے بھری ہیں کہ آنکھوں میں کشش و قوت آپ خود محسوس کریں گے کامیابی کی دلیلیں بھی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حالات و معمولات میں عجیب و غریب نکات کو نوٹ کریں گے ذہن روشن ہو جائے گا آنکھیں تیز اور صاف ہو جائیں گی حواس خمسہ مزید تیز ہوں گے چھٹی حس میں نمایاں ترقی ہو گی۔ خیال اور ذہن اس قدر تیز اور

شفاف ہو جائے گا کہ کم از کم بھڑین سوچ اور زندگی کا سبب ضرور اور ضرور ہوگا۔

آنکھوں میں قوت میدار و پیدا کرنے کے بعد ایک قوت نور بھی ہے جس کا حصول ضروری ہے اس قوت کا نام ہاتھوں کی مقناطیسیت ہے۔ اس مقناطیسیت سے معمول یا مطلوب کو گہری نیند میں ڈال دیا جاتا ہے اس مقناطیسیت سے درودوں کو کھینچا جاسکتا ہے لوگوں کو تحفہ و حاضر کیا جاسکتا ہے ایک زمانے تک اس قوت کو بہت بڑی قوت تصور کیا جاتا رہا اگرچہ اس کی طاقت و حیرت میں کوئی شک نہیں لیکن خیال کی چٹنگی ہاتھوں کی مقناطیسی قوت سے بہت زیادہ و اثر اور زور آور ہے۔

خیال کی چٹنگی کا عامل جب اپنا خیال کسی شخص کی طرف روانہ کرتا ہے تو اس شخص کو بے چوں چوں اس عامل کا ہم خیال ہونا پڑتا ہے ہاتھ کی مقناطیسی قوت اور خیال کی قوت ایک ساتھ ہو جائیں تو بچہ یا نوزم میں کام کرنے کی سہولت و آسانی رہتی ہے۔

مشق ہاتھوں میں مقناطیسیت پیدا کرنا۔

اگلی دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ اس دیوار کی طرف آگے کی طرف پھیلائیں اور پھر واپس ہینے پر لے آئیں جس طرح اسکول کے بچے ہاتھ کی مشق کیا کرتے ہیں مگر ہاتھ آگے پھیلاتے وقت دیوار کے ساتھ مس نہ ہوں بلکہ ایک دو انچ کا فاصلہ ہو اور ہینے پر آکر مس کر دیں آگے بڑھا کر پھر ہینے پر کھینچ لیں یہ مشق ایک گھنٹہ روزانہ کریں اور ۴ ہفتے جاری رکھیں دیوار شمال کی طرف ہونا چاہئے اس مشق کو شش بیہنی والے مشق کے دوران بھی جاری کر سکتے ہیں کیونکہ اس مشق کا نظر سے تعلق نہیں کہ آنکھوں پر زور ہو غرضیکہ جس طرح مناسب اور آسانی ہو یہ مشق آپ اس عرصہ میں کر سکتے ہیں چارتھ کی

ریاضت کے بعد اس مشق میں کامیابی کا امتحان لیں دیوار پر دھاگے میں سوئی لٹکادیں اب ہاتھوں کی پتیلیوں کو آئین میں رگڑیں اور پھر ہاتھوں کو جھٹکے بھی دیں اس سوئی سے انچ دو کے فاصلے پر دیاں ہاتھ لے جائیں سوئی فوراً آپ کی انگلیوں سے چپک جائے گی حیران نہ ہوں یہ عمت کا ثمر ہے عقل نور حوصلے سے کام لیں گے تو اس کے بہت جادو خیر نتائج ملیں گے۔ مریض کے کسی مقام جسم میں درد ہو تو ہاتھوں کو رگڑ کر اس مقام درد پر چند دقیقے ہاتھوں کو انچ کے فاصلے پر پاس کرتے جائیں یعنی رگڑتے جائیں انشاء اللہ درد کھینچ آئے گا اس کے بعد ہاتھ کو جھٹک دیں تصویر یہ کریں کہ میں نے درد کو پھینک دیا کسی بھی مرض پر اسی طرح کے تصورات کے ساتھ عمل کریں کہ مرض کو کھینچ رہا ہوں انشاء اللہ مرض ضرور رفع ہو گا دو تین دن اس طرح کرنے سے درد اور امراض کھینچ نکل آتے ہیں مشق و عادت پڑ جائے تو خطرناک امراض کا علاج بھی ممکن ہو جاتا ہے لیکن یکسوئی اور یقین شرط علاج ہے۔

مقناطیسیت حال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کی پتیلیوں کو آپس میں رگڑیں س رگڑتے ہاتھوں میں اور انگلیوں میں مدتی رو سسٹناہٹ کی حالت و کیفیت میں پیدا ہو جاتی ہے اس کے بعد ہاتھوں کو جھٹکے دینے سے مقناطیسی قوت دوبالا ہو جاتی ہے اس قوت کشش سے ماہرین نے ایسے امراض اور درودوں کو ختم کیا ہے اور کرتے ہیں جہاں ڈاکٹر عاجز ہوتے ہیں۔

کسی کو حاضر کرنا ہو تو تخیلی میں بیٹھ کر ہاتھوں کی مقناطیسی قوت حال کر کے یہ تصور قائم کریں کہ لوہے کا باریک لوہا لٹکا رہا ہے جس کا ایک سر مطلوب کی کٹائی میں مدد چاہوا ہے اور دوسرا آپ کے ہاتھ میں ہے اب یہ تصور شعور و خضوع کے ساتھ باندھ لیں کہ آپ مطلوب کو کھینچ رہے ہیں اور اپنے گھر کی طرف لا رہے ہیں دو تین دن اور چند بار عمل

کو قائم رکھیں تو مطلوب آپ کا دوست یا عزیز گریخت یقیناً حاضر ہو گا ہفتہ عشرہ میں ایک بار کسی کو حاضر کیا تو آئندہ ہر کسی کو آپ اس طریقے سے بہت جلد عرصہ مسافت میں بھی حاضر کر سکیں گے۔

اس مقام طبعی قوت کو بہر مقام اور حال میں مختلف طریقوں میں اکرمانے سے آپ کے علم و تجربے میں ضرور نئے نئے اضافے ہوں گے حاضری مطلوب کی مثال صرف ذہنوں کو نئی راہوں طریقوں اور تجربوں کی جانب راغب کرتا ہے۔

یکسوئی اور مقنن طبیعت کی مشقیں کرتے وقت دل ہی دل میں لا الہ الا اللہ کا یا صرف اسم جل جلالہ "اللہ" کا ورد جاری رکھا جائے تو ان مشقوں میں کامیابی کے ساتھ ساتھ نفع آخرت بھی ہو گا ریاضت کا وقت عبادت و ذکر میں شمار ہو گا اس طرح حاصل شدہ کامیابیاں تجلیات و انوار رب کے بارے میں لہریز ہوتی ہیں رحمت و عزت کے بادل ول و دماغ پر دستے رہتے ہیں یکسوئی اور مقنن طبیعت کے علاوہ روحانیت میں ترقی ہوگی ایک پختہ دو کا جوالا بات سے بھی بڑی بات ہو جائیگی۔

عملی تجربات و آزمائش :-

اب وہ مرحلہ ہے جہاں عملی میدان میں قدم رکھنا ہے یکسوئی کی مشقوں نے آپ میں اتنی قدرت پیدا کر دی ہے کہ لوگوں کو جبری نیند میں گرفتار کر سکیں جوں ہی معمول ہچانا ناز ہو جاتا ہے تو عامل ہر طرح کے خیالات اس پر منواسکتا ہے یہ خیالات معمول کے دل و دماغ پر اس طرح نقش ہو جاتے ہیں کہ ان پر عمل ضرور کرتا ہے کیونکہ جبری نیند میں جتنا شخص کی شعوری قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں اور تمام اثرات و پیغامات جذب کرتی ہیں

اس میں کوئی جادو، جبر یا ایمن نہیں بلکہ ہچانا ناز شدہ کی دماغی و جسمانی ریلد عامل کے زیر اثر ہو جاتا ہے تمام تر کمال عامل کی خیالی کی پہنچ کا ہے۔

لوگوں کو ہچانا ناز کرنا :-

لوگوں کو ہچانا ناز کرنے کے بہت طریقے مشہور و معقول ہیں جن میں ہر طریقہ اپنی جگہ درست اور مجرب ہے لیکن ہم یہاں وہ طریقے بیان کریں گے جو ذاتی تجربات و مشاہدات کے حوالے سے درست پائے گئے ہیں یاد رکھیں کہ ہچانا نازم میں کامیابی زینہ بہ زینہ ہے ہمت اور مسلسل تجربات وہ مقام دلاتا ہے کہ آئندہ چلتے پھرتے دور دور کا نائب اشخاص کو بھی ہچانا ناز کیا جاسکے گا لہذا کتاب کا بیان بھی اس انداز میں ہے کہ آسان سے مشکل کی طرف تاکہ قارئین و شاغباتین و شواربی اور ایمن کے بغیر از خود ہر پہلو اور امر کو سمجھ سکیں اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

معمول کو ہچانا ناز کرنا :-

عملی طور پر ہچانا ناز کرنے کا یہ آپ کی زندگی کا پہلا اور یادگار معمول اور تجربہ ہو گا لہذا ایسے فرد کو منتخب کریں جس پر آپ اعتماد کے ساتھ خیالات پھینک سکیں بھر ہے کہ ایک لڑکے کو مسٹر پر اکرام وہ حالت میں سلا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں اور اسے ہدایت کریں کہ آنکھ بغیر جھپکائے آپ کی طرف آنکھوں میں ٹھنکی باندھ کر دیکھتا رہے پانچ منٹ میں ہچانا ناز ہو جائے گا پانچ منٹوں میں آپ کا تصور اور خیال یہ رہے کہ اب معمول

حالتِ عزمِ غمگوئی میں ڈوب جائے گا یعنی پہچانا ناز ہو جائے گا لہٰذا بھر کے لیے بھی اس پختہ خیال کو موقوف نہ ہونے دیں اعتماد یقین بھر دے اور ارواے کی مضبوطی کے ساتھ اس خیال کو قائم رکھیں اتنی اجتماعِ قوت اور خود اعتمادی سے آپ خیال کو جب معمول پر چھوڑیں گے تو اس کی شعوری قوتیں ہرگز ہرگز آپ کی یکسوئی کے اثرات کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔

پہچانا ناز ہونے کے بعد معمول کو آنکھیں بند کرنے کی ہدایت کر دیں اب سید سے ہاتھ کی برقی قوت سے معمول پر ۷ یا ۹ بار پاس کر دیں انشاء اللہ جبری نیند میں ڈوب جائے گا معمول پر اگر آپ نے عمل عزم کا کامیاب عمل کیا تو آئندہ کے لیے پہچانا ناز کرنے میں کوئی دقت نہ ہوگی چند بار پہچانا ناز کرنے کے بعد تو لہٰذا دو میں پہچانا ناز ہو جاتا ہے۔

لہٰذا اُنکی طور پر پہچانا ناز کرنے میں پریشانی ہوتی ہے مگر دل قوی کر کے اور پوری قوتِ اروا سے پہچانا ناز کر اویں ۱۵۔۲۰ معمول پر تجربات کریں متواتر اور ہمیشہ کریں جھٹک دور ہو جائے گی کسی کام کو بار بار کرنے سے ہی کام کرنے کا ڈھنگ آتا ہے تجربہ پر سب کچھ حاکم ہو جائے گا اور جب آپ آگے بڑھیں گے تو انشاء اللہ قلبی طور پر مطمئن ہو جائیں گے اور بے حد دلچسپی اور راحت ہوگی۔

ہمت کریں پندرہ میں افرو کو پہچانا ناز کرنے کے بعد عبور ہو جائے گا اور انشاء اللہ کامیابی سے پہچانا ناز کر سکیں گے پہلے بکلی نیند میں ڈالیں تجربہ اور مشق بڑھ جائے گا گہری نیند میں ڈال سکتے ہیں نیند کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بکلی نیند (۲) گہری نیند (۳) متوسط نیند

بکلی نیند میں ڈالنے کے لیے معمول کے سر پر ہاتھ کی برقی قوت سے ۷ یا ۹ بار سیدھے پاس کریں سیدھے پاس کے لیے سر کی طرف سے پاؤں کی جانب ہاتھ لے جائیں

پاس جتنے زیادہ کرتے جائیں گے گہری نیند کا اثر ہوتا جائے گا گہری اور بکلی نیند سے درمیانہ حصہ کو متوسط یا میانہ نیند کہتے ہیں۔ لہٰذا میں معمول کو گہری نیند میں ڈالنے کی ضرورت نہیں قہر پڑ جانے کے بعد ڈال سکتے ہیں۔

بعض انسان باآسانی پہچانا ناز نہیں ہوتے لہٰذا ایسے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ عامل اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ۶ یا ۷ منٹ بعد آنکھیں بند کرنے کا حکم دے لب سیدھا پاس کرتے وقت عامل معمول کو چند فقرے بھی کہتے جائیں فقرے یوں ادا کریں جیسے کسی کو حکم دیا جاتا ہے آواز تیز ہونہ کم لہٰذا میانہ حکمانہ انداز میں ہو۔

۱۔ تمیں نیند آ رہی ہے۔

۲۔ تم سو رہے ہو۔

۳۔ تم میٹھی نیند سو چکے ہو۔

۴۔ میں نے تمیں گہری نیند سلا دیا ہے۔

۵۔ تم میرے قہر میں ہو۔

یہ جملے مسلسل یقین اور اعتماد کے ساتھ بار بار اس طرح دہرائیں کہ آپ کی نواز معمول کے دماغ پر تیز نہ لگے تو ایسی ہو کہ معمول کے دماغ پر صحتن اور نیند کی طرح لگتا رہے۔ یہ جملے چند بار دہرانے سے معمول یقیناً آپ کے تاثرات کی مزاحمت نہ کر سکے گا یہ طریقہ ہر قسم کے انسان کو پہچانا ناز ہونے پر بے لمس کر دیتا ہے عام انسان تو ایسے فقروں سے اپنی ذہنی و شعوری قوتیں ایک دم آپ کے حوالے کر دے گا۔

نیند کا امتحان :-

جب آپ معمول کو پہچاننا کریں گے تو یہ لمحہ کافی پر جھٹس ہو گا کہ معمول جبری نیند میں ہے اس امر کو معلوم کرنے کے لئے کئی طریقے ہیں کہ معمول کس قدر زیر اثر آچکا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ ہذا جانے پر اس امر پر آپ بلا امتحان لینے حلاوی ہو جائیں گے کہ معمول پر عمل تو خیم اثر کر چکا ہے اور غنودگی کے کس درجے میں ہے؟ پہچاننا ہنر شدہ "معمول" کو عامل یقین اعتماد اور حکمانہ انداز دلچسپی میں کہے کہ میرے ہاتھ میں سگریٹ ہے جب سگریٹ تھما رہے ہاتھ یا جسم سے مس کروں گا تو تمہیں جلن ہوگی تین چار بار یہ فقرے یقین کے ساتھ ادا کریں اب اپنی انگلی معمول کے ہاتھ سے مس کر دیں معمول اگر پہچاننا ہنر ہو گا تو یقیناً چونک پڑے گا اگر معمول جبری نیند میں نہ ہو تو بالکل حرکت نہ کرے گا جو کم غنودگی اور کم حالت تو خیم کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر معمول کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر حکمانہ انداز میں کہا جائے کہ تھما رہے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنس گئی ہے اور مقناطیس کی طرح چسٹ گئی ہیں تم انہیں ہرگز جدا نہیں کر سکتے تو معمول انگلیاں پیوستہ تصور کرے گا اب اگر اسے آزاد کرنے کو کہا جائے تو معمول عاجز ہو گا۔

پہچاننا ہنر کرنے پر معمول سے کہا جائے کہ تھما رہی انگلیں بہت بھاری ہیں یہ لوہے کی مانند بھاری ہیں تم اسے حرکت نہیں دے سکتے یہ بہت ذہنی ہیں اور پھر کہا جائے کہ انگلیں ہلا کر معمول کا مایہ نہ ہو گا۔ میں نے اپنے ایک جاننے والے کو پوچھا کہ بھاری پن کا احساس دلایا تو جاننے کے بعد بھی انگلیوں کو حرکت نہ دے سکا اور معمول بڑا پریشان ہوا دوبارہ جبری نیند میں ڈال کر اسے ہلکے ہونے کا خیال دلایا کہ تھما رہی انگلیں گوشت پوست

لوہہ کی بنی ہیں جب دوبارہ چکیا تو ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ جبری نیند کے امتحان میں اگر معمول سے کہا جائے کہ تھما رہا بالکل ہلکا ہو چکا ہے یہ کیسی غبارے کی طرح ہے اس میں کوئی وزن نہیں یہ کیسی غبارے کی طرح لوہے کو اٹھے گا بالکل کیسی غبارے کی طرح لوہے جا رہا ہے تھما رہا ہے اسے اٹھ رہا ہے چند بار کہنے سے معمول کا سر زمین سے لوہے کی طرف بلند ہو جائے گا۔

عالم غنودگی میں معمول سے کہا جائے کہ میں تمہیں شہتیر دکھانے والا ہوں بہت بڑا اور بھاری شہتیر ہے تب معمول کی ایک آنکھ کو کھول کر اس کی سیدھ میں دیا سلائی دکھائیں تو معمول اس دیا سلائی کو شہتیر خیال کرے گا۔

غنودگی کے عالم میں معمول کو یہ حکم دیا جائے کہ تھما رہی آنکھوں کے پچھلے ایک دوسرے سے اس طرح مل گئے ہیں جیسے سی دیئے گئے ہوں بار بار یہ فقرے دہرا کر معمول کو آنکھیں کھولنے کا کہا جائے تو معمول آنکھیں کھولنے میں ناکام رہے گا۔

اسی طرح اپنی ذہانت اور موقع کے مناسبت سے معمول کو جس بھی قسم کا احساس دلایا جائے تو معمول اس تاثر کو حقیقی رنگ میں لے گا۔ جب معمول اثر لیتا ہے اور حکم کے خلاف نہیں چلتا تو یہ امر دلیل ہے اس بات کی کہ معمول کی تمام تر ذہنی و جسمانی ترتیب آپ کے قابو میں ہے

ان مشاہدات و تجربات سے اندازہ کریں کہ کس طرح ایک انسان دوسرے انسان کے ذہنی صلاحیتوں کو قابو کرے اسی عمل ہی کو پہچاننا نام دیا گیا ہے چند لوگوں پر کامیاب تجربے کرنے کے بعد آپ کے اثر کی قوت روز بروز بڑھتی ہے اور پھر ہر طرح کے انسان پر قابو پانا عوامی بات و عادت بن جاتی ہے دوسروں پر قابو پانے میں پریشانی و ناکامی اسے ہوگی جو ہم، حوصلے اور حسیل کے دامن کو ہاتھ سے جانے دے گا جوں جوں مشق

بلے کی آپ کی قدرت میں بدرجہ اضافہ ہوتا رہے گا کسی کو ایک بار پہنچانا نہ کرنے کے بعد اگر دوران جری نیند معمول کو چند بار یہ حکم دیا جائے کہ آئندہ جب میں دس تک گنتی منوں کا تو تم پر نیند کا غلبہ چھا جائے گا اور فوراً میرے زیر اثر کو گے اور میرے حکم پر عمل کرو گے۔

اسی طرح کسی کو پہنچانا نہ کرتے وقت اگر کہا جائے کہ جب میں دس تک گنتی کروں گا۔ تو تم سو جاؤ گے اور ساتھ ساتھ گنتی کرتے جائیں اور درج شدہ فقرے کہتے جائیں۔

۱۔ تمیں نیند کر رہی ہے۔

۲۔ تمیں بہت گہری نیند کر رہی ہے۔

۳۔ تم سونا چاہتے ہو۔

۴۔ تمہارا سار بدن سو چکا ہے۔

۵۔ تم میرے کلا میں ہو۔

۶۔ تمیں نیند آچکی ہے۔

۷۔ تم سو رہے ہو۔

۸۔ تم سو گئے سو گئے سو گئے۔

۹۔ تم یقیناً سو گئے ہو سو گئے ہو

۱۰۔ تم مست نیند سو گئے ہو۔

یہ طلسمی جملے جب معمول کو اعتماد سے کہے جائیں گے تو معمول مست نیند میں ضرور جا ڈوبے گا یہ فقرے گنتی کے بغیر پہنچانا نہ کرتے وقت لوگوں کو کہے جاسکتے ہیں۔ آپ کی قوت ارادی، یقین، خود اعتمادی اور فقروں میں ایسا تسلسل ضبط، لہجہ اور حکم ہونا چاہیے

کہ معمول کی شعوری قوتیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جائیں۔

کام یا حکم :-

کسی کو جبری نیند میں لانے کے بعد اب وہ مرحلہ آتا ہے کہ غنودگی کے عالم میں ڈوبے ہوئے شخص سے کیا کام لیا جائے اور کس امر یا مقصد کے لیے ذریعہ بنایا جائے اگر مریض ہے مرض کی نوعیت کچھ بھی ہو تو اسے دور کیسے کیا جائے؟

مصنوعی نیند میں لانے کے بعد اس مریض اور شخص سے جو بات کہی جائے گی اس میں بھی رابطہ ضبط اور زبردست تسلسل ہونی چاہیے لہجہ کمزور رہے رہا ڈوبے ڈھنگ کو از کو از انداز جھکمانہ نہ ہو تو اس شخص کی شعوری قوتیں آپ کی مخالفت ضرور کریں گی آپ کا طرز کو از اور ارادہ ویسے ہی ہونا چاہیے جیسے مصنوعی نیند میں لانے کے وقت تھا اس طریقے سے معمول کے شعور پر اس قدر مگر اثر ہو گا کہ مصنوعی نیند کے دوران اس شخص کو جو پیغام دیا جائے گا بیدار ہونے پر اس کا دل و دماغ اور جسم اس پیغام اور حکم کی تعمیل کے لیے بے چین ہو گا تب تک چین نہ ہو گا جب تک متعلقہ کام کو انجام نہ دے گا اس کے شعور و لا شعور میں یہ بات اور سمجھ نہ ہو گی کہ وہ کیونکر اس کام کو انجام دینے پر تیار ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر معمول جاننے پر حکم اور پیغام بھول جاتا ہے پریشان حال اور حیرت میں ڈوبتا رہتا ہے جیسے کوئی بے ہوشی کے بعد ہوش میں آتا ہے حکم کو بار بار ذہن نشین کر انیں تو آپ کی روانی و تشکو کا اثر ہو گا اور معمول حکم کو رد یا بھولنے کی کوتاہی ہرگز نہیں کرے گا

معمول کو بیدار کرنا :-

جب آپ معمول کو مصنوعی نیند میں حکم یا پیغام منتقل کرتے ہیں تو اب مرحلہ آتا

ہے کہ معمول پر بخاری نیند کو ختم کیا جائے بیداری اور عام حالت میں لایا جائے اس کے لیے حکم اور پیغام سنانے کے بعد معمول کو زندہ دست لیے اور قوت لراوی و خود اعتمادی کے ساتھ کہنا شروع کریں کہ:-

اب تم اپنے حواس میں آ رہے ہو۔

تم پر نیند کا غلبہ ختم ہو چکا ہے۔

تم جاگ رہے ہو

تم عام حالت میں لیٹے ہوئے ہو۔

اب تم نکلیں کھولو گے۔

تمہاری آنکھیں کھل رہی ہیں۔

تمہاری آنکھیں کھل گئی ہیں۔

تم جاگ گئے ہو۔

انھو!

اس کے ساتھ ہی مربیع یا معمول جاگ اٹھے گا معمول کو مصنوعی نیند میں گرفتار کرتے ہویدار کرتے وقت ضروری نہیں کہ یہی فقرے کے جائیں بلکہ موقع مناسبت کے لحاظ سے بجز اور کچھ میں آنے والے فقرے کے جاسکتے ہیں ان میں ترتیب اور وزن ہونا چاہیے جو معمول کو مصنوعی نیند پر مجبور کرے

نیند سے بیدار کرنے کا ایک آسان سا وہ طریقہ یہ بھی ہے کہ جس وقت معمول کو نیند میں لائے جانے کے لئے فقرے کے جا رہے ہوں اس وقت عامل معمول کو یہ بھی حکم دے کہ جس وقت میں کون کہ تمہاری نیند ختم ہو چکی ہے انھو! اب تم ضرور اٹھو گے یا پھر عامل کے کہ جب میں ۵ تک گنتی منوں گا تو تمہاری نیند مکمل طور پر ختم ہو جائے گی اور پھر

آخر میں معمول اسی گنتی سے عامل کی آواز پھاٹے گا ان فقرات کے ساتھ ساتھ یا مکمل ساتھ معمول پر اٹنے کا ہاتھ کی برقی قوت کے اٹنے پاس بھی کرتے جائیں اٹنے پاس کا مطلب بالکل سیدھے پس کا الٹ ہے سیدھے ہاتھ سے پاس کرتے وقت معمول پر غنودگی چھا جاتی ہے جب کہ اٹنے پاس سے غنودگی دور ہو جاتی ہے اٹنے پاس بیروں سے سر کی جانب ہوتے ہیں اس پاس سے معمول آہستہ کے ساتھ بیداری کی طرف لوٹتا ہے اور پھر مکمل طور پر جاگ جاتا ہے۔

سوئے ہوئے کو ہیدنا ناز کرنا :-

جاسکتے ہوئے شخص کی نسبت سوئے ہوئے کو ہیدنا ناز کرنا کسان ہے سوئے ہوئے شخص کے سر ہائے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اپنے ہاتھ کی متناطیسی قوت کو محال کر کے اس کے جسم پر اس طرح ہاتھ رکھیں کہ جاگ نہ اٹھے اب اپنی تمام تر توجہ اس پر قائم کریں اور یقین کر لیں کہ اس پر آپ کا اثر جاسکتے ہوئے انسان کی نسبت زیادہ آسانی ہو گا اب حکیمانہ اور شائستہ گفتگو کے ساتھ سوئے ہوئے سے مخاطب ہو کر کہیں کہ آپ گہری نیند میں ہیں آپ سو رہے ہیں آپ پر نیند کا غلبہ ہے آپ مزید ار نیند سو رہے ہیں تم میرے زیر اثر ہو تم یقیناً ہیدنا ناز ہو چکے ہو ان جملوں کو چند بار دہرانے سے اثر ہو جاتا ہے اب اسے جو بات کہی جائے گی ماننے پر مجبور ہو گا اپنا حکم بھی چند بار دہرا دیں۔ پیغام ختم ہونے پر معمول سے کہا جائے کہ تم دو منٹ بعد اپنی اصلی نیند میں لوٹ جاؤ گے اور وقت مقررہ پر جاگ جاؤ گے یہ یقین بھی اسے ۳۱ بار دہرائیں تو خواہیدہ معمول پر ہی بیدار ہو جائے گا اور اسے آپ کی باتیں یاد نہ رہیں گی احساس تک نہ ہو گا کہ سوئے کے دوران آپ انہیں ہیدنا ناز

کر چکے ہیں کوئی حکم دیا ہے؟ اس کی شعوری قوتیں آپ کے حکم پر عمل کریں گی۔

آپ کو یہ پڑھ کر تعجب ہو گا کہ ضروری فیصلے کہ آپ اپنے اثرات اور احکامات صرف سوئے ہوئے فیصلے پر یا معمول کو معنوی نیند میں لا کر ڈال سکتے ہیں۔ بلکہ جانتے چلتے اور بیٹھے ہوئے انسانوں پر بھی خیالات کا دائرہ کر سکتے ہیں راہ چلتے یا مطلوبہ لوگ ضرور متاثر ہو جاتے ہیں۔ اور اسے خوابیدہ معمول کی طرح حکم یا پیغام دے سکتے ہیں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ پہلے آپ بہت سارے افراد کو سلا کر سنا کر چکے نہیں ہوں جب جانتے، چلتے، پھرتے یا بغیر معنوی نیند کے متاثر دے سکتے ہیں۔

”کمال کی یکسوئی“ کا عامل دوسرے انسانوں کو تغیر کر کے انہیں اشاروں اور پیغام کا نشانہ بنا سکتے ہیں اس طرح نہ صرف موجود افراد متاثر ہو سکتے ہیں بلکہ آپ میلوں دور لوگ بھی آپ کے خیالات کی زد سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔

راہ چلتے انسان کو بچانا نذر کرنا:

سامنے سے آتے ہوئے فیصلے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں اس کم وقت میں اتنا اعتماد اور یقین سے بچانا نذر اور آنکھوں کا اثر ڈالیں کہ معمول آپ کی مقناطیسی قوت نظر اور ارادہ سے ضرور زیر ہو جائے نزدیک بچیں تو دائیں ہاتھ کی انگلیوں کا اس کے آنکھوں پر پاس کریں پاس کے ساتھ ہی پر اعتماد لہجہ میں معمول کو نیند کا احساس دلائیں۔

آپ نیند کی حالت میں ہیں۔

آپ سو رہے ہیں بالکل سو رہے ہیں۔

آپ حقیقت میں سو رہے ہیں تم میرے زیر اثر ہو۔

میرے ساتھ چلو، تم میرے ساتھ چلو گے اس گفتگو سے معمول آپ کا ساتھ چلے گا جہاں چلو گے ساتھ ہوگا معمول آپ کی گرفت میں ہے چلنے کے دوران حکم دیں یا کسی جگہ پر شاہرہ مقصد کی بات منتقل کر دیں۔

بچوں کو بچانا نذر کرنا:-

بچوں کی نسبت باآسانی بچانا نذر ہو جاتے ہیں اور حکم کا گہرا اثر لیتے ہیں بچوں کو سونے کے وقت بچانا نذر کریں اب اسے جو نصیحت کی جائے گی حکم دیا جائے گا چہ قبول کرے گا بعد میں بچے سے کہا جائے کہ تم اپنے مقررہ وقت پر ہی جاگ جاؤ گے۔

معمول سے کام لینا یا کام کی بات کرنا:-

بچانا نذر شدہ فیصلے پر عامل جس طرح چاہے جو چاہے پیغام معمول کی شعوری قوتوں پر ڈال سکتا ہے چنانچہ کم کے ذریعے اچھے، اچھے نیک بے اور گناہ ثواب کے تمام امور میں مدد ملی جاسکتی ہے عامل کو اختیار ہے مثنیٰ اور مثبت تمام کام ہو سکتے ہیں لیکن کسی کو فائدہ دیا مدد دے کر جو جو مثنیٰ قلبی روحانی اور حقیقی خوشی میسر آتی ہے وہ کسی کو گزار پھیلانے پر کہاں ہوتی ہے آپ کی زندگی میں آپ نے ضرور محسوس کی ہوگی۔ روحانی قوت کو بے جا اور غلط استعمال کرنے سے روحانیت کو زوال ہو جاتی ہے مضبوط کرنے کے عمل سے باطنی وعرفان کی دنیا نظر آتی ہے۔

بري عادات سے چھٹکارا :-

تمام نشے، زہاکاری، بد اخلاقی، چوری، ڈاکہ زنی، بد زبانی، جھوٹ کی عادت وغیرہ ان تمام بد اشیوں کا علاج چنانچہ میں موجود ہے۔

مصنوعی نیند میں ڈالنے کے بعد پر احتیاج بعد میں معمول کو تائید کریں کہ آئندہ تم سگریٹ نہیں پیو گے، جھوٹ نہیں بولو گے خوش خلقی سے بات کرو گے وغیرہ وغیرہ، غرضیکہ جو غامی ہواس کی مناسبت سے بہرہ و بار ہا فقرے و ہوائے جاسکیوں بخت میں دوبار عمل توہم میں تلقین و ہدایت کریں تین چار بار کے عمل سے معمول بری عادت ترک کر دے گا۔ معمول کے دل میں بھی بدائی کے لئے نفرت کی تحقین کریں۔ مثلاً آئندہ تم شراب کی بوتل دیکھو گے تو یہ زہر لگے گا۔ اس کی وجہ سے تمہیں نفرت و پریشانی ہوگی ایک قتلہ بھی خلق میں اتارنے سے تمہیں بے آئے کی سگریٹ کے عادی افراد کے لئے کہا جاسکتا ہے کہ تمہیں سگریٹ کے کش سے کھانسی ہوگی تم سگریٹ سے بیزار ہوو وغیرہ، ہر نشے اور عادت بد کے لئے اس طرح گفتگو کریں کہ معمول کو نشے یا عادت بد سے سخت نفرت کو فٹ اور تکلیف ہو جائے۔

مرض کا علاج :-

علم توہم سے ہر طرح کے امراض کا علاج ہو سکتا ہے ماسوائے ایسے امراض جن میں جراثیم وارد ہوں ہر مرض کا علاج چھٹاٹ کے علم، عقلمندی اور طریقہ کار پر منحصر ہے جس قدر صحیح طریقہ کار اور الفاظ کا چننا ہوگا اتنا ہی علاج جلد ہوگا غور و فکر صحیح تدبیر سے کام لیں گے تو یقیناً رضاء رب سے عامل کی مشافہ کے مطابق شفا ہوگی۔ اکثر

مریضوں پر ایک دوبار عمل کرنے سے صحت ہو جاتی ہے بعض مصلیوں کے لئے سات آٹھ بار عمل توہم کرنا پڑتا ہے ہر تیسرے دن مصنوعی نیند میں علاج کرانا چاہئے اپنی ذہانت سے ایسی تدبیر کا انتخاب کریں کہ معمول پر اثرات کے گھر سے نقش ترتیب پائیں اس امر کے لئے چند ایک مثالوں کو نظر میں رکھیں جو درج کی جا رہی ہیں انہی طرز و طریق کے مطابق علاج کے لئے مدد و دست کریں۔

دردوں کا علاج :-

اگر کپ کے ہاتھ کے برقی کشش والے مشق میں کامیاب ہیں تو درد کے مریض کو ہینا عٹر کرنے کی چند اہل ضرورت بھی نہیں صرف چند روپے پاس درد والے مقام پر کریں انشاء اللہ العزیز درد مچائے گا صرف پاس سے فائدہ نہ ہوا تو نیند میں ڈال کر پاس کے ساتھ ساتھ مناسب فقرے کہتے جائیں اور ضرور رفع ہوگا انشاء اللہ۔

فالج :-

فالج سے متاثرہ عضو میں کچھ نہ کچھ جان ہے تو علاج ممکن ہے فالج تازہ ہو تو مزید آسانی رہتی ہے مریض کو ہلکی نیند میں ڈالیں اب متاثرہ حصوں پر دو نو ہاتھوں کی متناطیس قوت کے پاس کریں اس ہلکی نیند میں مریض کو کہیں کہ لب میں تھمارے فالج والی جگہ پر سگریٹ کا دلوغ دے رہا ہوں یا دینے والی ہوں تب انگلی فالج کے متاثرہ حصہ پر مس کر دیں اگر مریض کو تکلیف ہوئی یا لب پڑا تو علاج میں چینی کا میاں ہوگی جین اگر مریض

جوں کا توں پڑا ہر حرکت نہ کی تو پھر مریض کو سوئی کا احساس دلائیں کہ فالج کی جگہ پر سوئی چھوئے والا ہوں اور واقعی سوئی کا سر اہلکا چھو دیں اور مریض نے حرکت کی تو پھر علاج ہو گا سوئی پر بھی حرکت نہ کی تو دم دعا کی طرف رجوع کریں۔

مریض کا تندرست ہاتھ ہوا میں بلند کریں اور ایک مقام پر ساکن کر دیں اور ہدایت دیں کہ جب تک میں یہ ہاتھ نیچے نہ لاؤں تب تک یہ ہاتھ ہوا میں ساکن رہے گا ان الفاظ کے بعد دیکھیں گے کہ ہاتھ واقعی ہوا میں بلند ہے اب حکم کے ساتھ دوبارہ ہاتھ نیچے رکھ دیں۔ اب متاثرہ مفلوج ہاتھ ہوا میں بلند کریں اور حکم دیں کہ یہ ہاتھ بھی ہوا میں اسی طرح کھڑا رہے گا جب تک کہ میں نیچے نہ رکھ دوں۔ آپ کو حیرت ہو گی ہاتھ واقعی ساکن ہو گا اگر ہاتھ ہوا میں ساکن نہ رہا تو بروٹھق اور یقین کے لہجہ میں پھر حکم دیں بار بار دیں یقیناً ہاتھ ہوا میں ساکن ہو جائے گا ہاتھ ہوا میں کھڑا ہونے پر مریض سے بات کریں کہ تمہارا ہاتھ درست ہو چکا ہے یہ قابل استعمال ہے جب تم تیار ہو جاؤ گے تو دوسرے ہاتھ کی طرح اسے بھی استعمال کرو گے اور کرسکو گے ایسے حوصلہ مند فخر سے بار بار دہرائیں چند بار پہنچا نہ کر نے سے فالج کا اثر ضرور دور ہو جائے گا اور مریض کے متاثرہ مفلوج حصے میں جان آجائے گی۔

خوف و ہم احساس کمتری کا علاج :-

خوف و ہم اور احساس کمتری انسان کی زندگی کو اجڑن کر دیتی ہے بعض صحت مند خوشحال لوگ اپنے آپ کو بیمار اور پریشان حال بتاتے ہیں اس کی اصل وجہ ہر معاملے میں فکر مند ہونا خواہ مخواہ الجھنا یا اس قدر حساس ہونا کہ معمولی معمولی باتوں سے خوف اور

دہشت کا سایہ محسوس کرتے ہیں حالانکہ کائنات میں انسانی اثر سے زیادہ طاقتور کوئی اثر نہیں آپ جنگ میں ہوں سنسان شہر گاؤں یا گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آپ کو ایک دم نظر آنے والا انسان ہو یا حیوان آپ کا اثر قوی ہوتا ہے جس طرح اٹھیں دیکھ کر آپ ایک دم اندر ہٹیں اندر سے خوف زدہ اور مغلوب ہو جاتے ہیں بالکل یہی حال دل مخالف کو ہوتا ہے غالب وہ رہتا ہے جس نے خوف اور ڈر کا حوصلے اور قہر سے مقابلہ کیا۔ یہی حال ہر انسان کے ساتھ رہتا ہے طرح طرح کے خوف اپنے سر اٹھائے رکھتا ہے ہر چیز ہمت، انسان سے ڈرنا، لرزنا، کانپنا حالانکہ ہر کوئی اس فطرت کو جانتا اور مانتا ہے کہ انسان جب اپنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو قبراس کی منزل ہوتی ہے لیکن ہم دنیا داری میں نام نہاد اور خود ساختہ غموں اور پریشانیوں سے ڈر کر واپس ماں کی گود کو لوٹنا چاہتے ہیں جو کہ خلاف فطرت ہے اور ناممکن ہے خدا اور قدرت کے انتقام سے ڈرنے کی بجائے ہم ہمارے ہی جیسے لوگوں کے فرضی اور بلند ناموں اور معاشرے کے خود سے ڈرنے والے غٹھنوں اور بد معاشرے سے ڈرتے ہیں۔ زندگی موت کی لالچ سے ہر صورت ہر حالت میں جس موڑ پر موت کی مرضی ہوئی زندگی لے جائے گی۔

تاریخ اٹھا کے دیکھا تو یہ کامل یقین آیا

جیسے مرنا نہیں آتا اسے جینا نہیں آتا

بعض لوگ معمولی تکلیف جسمانی سے ایک بڑے خوف کو ذہن پر سوار کر لیتے ہیں کہ کینسر نہ ہو، شوگر نہ ہو، ہبلڈ پریش نہ ہو، عارضہ قلب نہ ہو؟ جیسے بعض تندرست اور صحت مند مرد اپنے آپکو بیمار اور ناقابل و غلیفہ زوجیت سمجھتے ہیں ایسے بہت قابل رحم لوگ

موجود ہیں جو دہم یا دوساں کے شکار ہوتے ہیں نفسا نفسی طور پر آشوب معاشرے میں اپنی اس ناکردہ خطا اور بے وجود چیز کو خون کے آنسوؤں کے تمام عمر کو زور اور گناہ کی طرح چسپا کر گزارتے ہیں۔

ایسے معصوم ذہن لوگوں کو روزمرہ زندگی میں حوصلہ اور تسلی دینی چاہیے جس امر میں انہیں خوف یا تشویش ہو اس بارے میں ان کی اس انداز میں تعریف کرنی چاہیے کہ انہیں گمان تک نہ ہو کہ آپ ڈھارس بندھو وارے ہیں صرف ان باتوں اور حوصلہ افزائی سے ایسے لوگ تندرست اور صحت مند ہو جاتے ہیں۔

بعض احباب کسی محفل یا ایٹچ، دفتر ملین دین کی جگہوں پر جانے سے کتراتے ہیں جھٹک اور شرم محسوس کرتے ہیں یہ بھی اعتماد اور ارادے کی کمی ہے جو خوف اور احساس کمتری میں تبدیل ہو جاتی ہے ایسے تمام کا علاج ایک دوبارہ پچھانا کرنے سے ہو جاتا ہے اگر عامل کا حکم و خیال مضبوط ہے تو بار اول ہی سے وہم و خوف کے مر لیں بے پناہ ہمت و اعتماد کی روشنی کھڑکیاں کھل جاتی ہیں۔

ان طریقوں کو سمجھتے ہوئے آگے آپ کی ذہانت ہے کہ کس طرح دوسرے معاملات و امراض میں پچھانازم کے ذریعے لوگوں میں خوشیاں بانٹتے ہیں آپ کا اور اک و فراست میں چند تجربوں کے بعد وہ تیزی آجائے گی کہ خود غور جان جائیں گے کہ کیا کرنا چاہیے کس طرح کرنا چاہیے۔ اس لیے مزید مثالوں اور پچھانازم کرنے کے طریقے بیان کرنے سے گریز کر رہا ہوں ڈر ہے کہ مقصد سے تجاوز نہ ہو۔

تعویذ برائے سوال و جواب :-

جو تعویذ درج کیا جا رہا ہے عمل توہم میں نہایت اسرار و موزوں ہے ہر ایک نفس (تعویذ) لکھ کر معمول کے پینے پر رکھ دیں اب معمول سے سوال کریں جواب دے گا قوی امید ہے کہ عاتلین اس نقش سے مصنوعی نیند میں سوئے ہوئے معمول سے بہت کچھ باحسن طریقہ پوچھ سکیں گے۔

نقش

وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تُكْتُمُونَ ۝ فَقُلْنَا أَصْحَابُؤُہٗ
يَعْضُبُكَ اَللّٰهُ يٰعِیْ اَللّٰهُ الْمُنٰی قُلْ اِنَّ مِنْ جَمَدٍ اَبَدٍ
لِّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

یکسوئی کے مختلف اثرات :-

علم یکسوئی میں نہ صرف گزشتہ طریقوں کے طرز پر یہ دلیا جاسکتا ہے بلکہ اسکے کام اور اثرات وہاں تک ہیں جہاں تک عامل ذہانت اور باریک بینی سے مختلف مقامات پر اسے مختلف طریقوں سے آزماتا رہے گا ان آزمائشوں کے نتیجے میں آخر کار آپ کے خیال اور ارادے کے مطابق کام ہونے شروع ہوں گے مخالف سمت سے کوئی واقف اور جاننے والا آ رہا ہو ایک دم یکسوئی سے یہ پیغام خیال کی صورت میں اس پر پھینکیں کہ سلام میں پہل تم

کرو گے یا مغلوب ہو گے وغیرہ وغیرہ آپ اپنی مشائخ کے مطابق اس شخص سے وہی عمل سرزد ہوتے دیکھیں گے۔

جب کسی دفتر مجمع یا مجلس میں جانا ہو تو مکمل اعتماد اور توجہ حال کر کے مجمع کی طرف یہ پیغام روانہ کریں کہ جب میں اندر آؤں گا تو مجھے عزت و توجہ دی جائے گی یا جو مطلب ہو مضبوط خیالی قوت کا ان پر وار کریں نتیجہ آپ کے حق میں ہو گا۔ جیسے بھی مفعول اور خود غرض لوگ ہوں گے آپ کا اثر ہو گا۔

سامنے سے آتے ہوئے شخص یا کسی بیٹے ہوئے آدمی سے چھپنا مقصود ہو تو یہ پیغام اس کی طرف یکسوئی سے روانہ کریں کہ تم مجھے نہیں دیکھ رہے میں تمہیں نظر نہیں کر رہا تم اپنے فکر و شغل میں ہو تم مجھے بالکل نہیں دیکھ رہے اس طرح آپ اس شخص کو نظر نہیں آئیں گے۔

کسی سے کوئی غرض ہو کام پیش آئے مطلوبہ شخص کے ذہن پر یکسوئی سے وار کریں حسب فضاء کام ہو جائے گا۔ کسی کو بلانے یا حاضر کرنے کی خواہش ہو آنکھیں بند کر کے مطلوب کی طرف توجہ خاص قائم کریں گویا وہ سامنے دست اند کھڑا ہے اب یہ پیغام بار بار دہن کہ فلاں وقت یا دن تم مجھ سے ملنے کے لیے مشتاق ہو گے تم مجھ کو ملنے ضرور آؤ گے۔

ایک عاشق کو دیکھا گیا جو ایک خود ولڑکی پر فریفتہ تھا اس عاشق نے کوئی بھی یکسوئی کی مشق کی تھی نہ خبر ہر دن ویرانے میں جا کر یہ تصور باندھا کہ لڑکی میرے طرف کر ہی ہے چہ میمنے میں لڑکی دیوانہ وار عاشق کی تلاش میں ویرانے کو پہنچی سچا واقعہ ہے دیکھیں ارادہ اور یکسوئی نے کیا کام کیا حالانکہ یہ واقعہ ایسے علاقے کا ہے جہاں عورتیں گھروں سے نہیں نکلتی لیکن قوت ارادہ اور یکسوئی کے وار کو کوئی روک نہیں سکتا۔

ایسے بھی حضرات ہیں جو بازار میں راہ چلتے مردوں اور عورتوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں اور بات کرنے پر مجبور کرتے ہیں۔

خفت سردی کے موسم میں استغراق کے ساتھ یہ تصور کریں کہ سردی نہیں بلکہ معتدل موسم ہے آپ کا جسم خیالی کی حالت کو ضرور سامنے گا ہی طرح گرمی، خوشبو، بدبو ہر شے کا احساس قبول یار د کمال اور کرایا جاسکتا ہے۔ اگر صمدی میں یہ تصور قائم کیا جائے کہ میری تکلیف کم ہو رہی ہے مجھے کوئی تکلیف درد نہیں یکسوئی سے یہ خیال پیدا کریں گے تو ضرور فائدہ و افاقہ ہو گا۔ میرے روحانی باپ ایک فوجی آفیسر کے گھر تشریف فرما تھے گلدان میں رکھے تازہ پھول پر نظر میں جا کر یہ خیال پختہ کیا کہ پھول مر جھا جائے گا چند لمحوں بعد گلاب کا تازہ پھول مر جھا گیا۔

دنیا میں ایسے چند ایک افراد موجود ہیں جو یکسوئی اور آنکھوں کی مدد سے حیرت انگیز کرب و کرشمے انجام دیتے رہتے ہیں۔ تمام انسان بندہ ہیں کوئی کسی کو کھاتا نہیں اور نہ کھاسکتا ہے جس کی جتنی قوت لرزوی مضبوط اور خیالی مضبوط ہو گا جھٹک سے نفرت کرے گا دوسرے کو اثر و غالب کے طور پر کھائے گا۔

درج بالا مثالوں کے علاوہ آپ جہاں اور جس ماحول میں پہنچنا خود کے اثرات کا تجربہ کرتے رہیں گے آپ ان اثرات اور عجیب کرشموں سے ضرور محفوظ ہوتے رہیں گے بے شمار خیالات کے طے ہیں جو کامیاب ثابت ہوئے ہیں لیکن زندگی میں ہر جگہ نیا ماحول نیا سلیقہ نیا معاشرہ مختلف انداز ہوتے ہیں ان سب مثالوں کو پیش کرنا کتاب کو دفنانے کے مترادف ہے کیونکہ گھر، دفتر، اسکول، بازار، میدان، دکان، دوست، دشمن، رولہ گیر، تھنڈ، ہسپتال، جلسہ، ریل، جیل، سفر، کوئٹہ، اسلام آباد، افغانستان، چین، امریکہ، غرضیکہ ہر مقام میں یکسوئی کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنا ہو گا۔ ان مقاصد میں کامیابی یقینی ہو گی

اگر ذہن بڑا درستوں پر نہ ہو جس غرض کے لیے یکسو ہو جائیں تو اس میں غرق ہو جائیں
تب ضرب اثرات ضرر اور ضرر محسوس کریں گے۔ ہمیں ہمارا ناکامی ہو تو بھی ہمت نہ
ہاریں بلکہ بار عمل کریں بڑا جگر کا کام ہے۔ عموماً نازک ارادے والے وہاں لوٹ جاتے ہیں
حوصلے اور ارادے کا پڑھنا ہو گا، مساوات دوست عزیز نہیں گے حوصلہ شکنی کا طرز اختیار
کریں گے ایسی باتوں کو بالکل اہمیت نہ دیں پہلے سے بڑھ کر دقت اور کمزوری کا مقابلہ
کریں انسان مثل ایک ملک ہے اس کا نظریہ داخلہ اور خارجہ پالیسی ہونی چاہیے لوگوں کی
ذہنیت کے مطابق ان سے راہلہ سلوک اور دوستی رکھیں اپنے گھر، عزیز و اقارب اور
معاشرے میں افراد کے لیے کوئی طریقہ اور طرز رکھیں پھر اس قاعدے پر ہمیشہ کام نہ
رہیں کہ کس طرح کن کن لوگوں سے کس طرح پیش آنا ہے لوگوں کے چہرہ کی طرح
ان کے ذہنوں میں بھی فرق ہوتا ہے لہذا انہی کے ذہنیت کے مطابق ان سے بات کریں

آپ کبھی پریشان پیشینہ اور ناکام نہیں ہوں گے بعض لوگ جاہلوں کی طرح
حرکتیں کرتے ہیں یہ ان کی ذہنیت ہے اپنے ذہن پر کبھی دباؤ نہ ڈالیں کہ فلاں کیوں ایسے
کر رہا ہے فلاں کیوں بات سمجھتا نہیں انہیں ایسے طریقے سے رول فرمایا دیں کہ آپ ان کی
ذہنیت کو سمجھا سکیں یہ نہیں کہ آپ اپنی ذہنی سطح پر اسے ایک دم لانے کی کوشش کریں
دقت ضرور آئے گا کہ لوگ آپ کے ارادے، فیصلے، نظریے اور اثر کے مداح ہوں گے۔
بہ ذوق۔ جہاں اور کم علم افراد کے خطر اور طرز سے اپنی منزل، ہدف اور ارادے کو نہ بدلیں
، دنیا۔ لیکن دین میں آنسوؤں کا بھڑکنا بہت کم ہے ہمیشہ مسکراتے رہو خود حوصلہ مند بننا
پڑے گا بڑی سے بڑی خدمت دنیا کی کریں گے کتنی سے لوگ حوصلہ افزائی کریں گے
تعریف کے محتاج نہ ہوں متواضع کام اور مستقل مزاجی کو دوست ہائیں کام میں عظمت ہے

کام و مقصد اور اپنے علم سے غرض رکھیں دنیا میں جو نظام چل رہا ہے۔ اسے ایسے ہی لوگ
چلا رہے ہیں جو اپنے فیصلے خود کرتے ہیں ان فیصلوں پر عام لوگ تبصرے کرتے
ہیں اور ان فیصلوں کے تابع رہتے ہیں۔

مہمان نرم اور یکسوئی سے لوگوں کو متاثر کرنے اور اپنے مقصد کے لیے استعمال
کرنے کا آپ کو شعور بھر طریقے سے ہونا چاہیے ہر انسان کو ایک ہی طریقے سے متاثر نہ
کریں۔ بلکہ لوگوں کے مزاج طبیعت کو دیکھ کر متاثر کرنے کا رویہ اور ان کا علاج کرنا چاہیے
اس علم میں درپیش اور آنے والی تکلیفوں، حریفوں اور دشواریوں کا قوت اور اوی سے مقابلہ
کرنا ہو گا جس مقصد و مطلب کا ارادہ ہو اسے حل کرنے کا سمجھ و منفرد سوچ ہو کس طرح
کسی دشواری کو دور کرنا چاہیے حالات پر نظر رکھنا چاہیے موقع سمجھنا چاہیے کہ تدبیر کیا ہونی
چاہیے بے موقع بے خبری اور نا سمجھی میں اٹھنا ہو اقدام ناکامی کی منزل پر پہنچے گا۔

حالات، واقعات، اشخاص، اور طبقات پر نظر رکھے بغیر جو شخص جتنا بھی یکسوئی
اور استغراق سے کام لے گا کامیابی ان سے دور ہے کامیابی تب ہوگی جب آپ موقع
شکاس ہوں گے۔

مسائل حل کرنے کی سعی اور بھر تدبیر رکھتے ہوں گے یہ خوبیاں یکسوئی کی
مشقیں آپ میں پیدا کریں گی بھر سے بھر استعمال آپ پر منحصر ہوگا۔

ابتدائے ٹیلی پیتھی

خودنومی :-

جس طرح آپ دوسروں کو ہپناٹزم کے ذریعے مصنوعی نیند میں الجھا سکتے ہیں اور ہپناٹاز کر لیتے ہیں بالکل اسی طرح عامل خود کو بھی ان اثرات کے ذریعہ اثر لاسکتا ہے جسے خودنومی ”سیلف ہپناٹاز“ کہتے ہیں۔

خودنومی میں عامل کی شعوری قوتیں اور حواس بیدار رہتے ہیں یعنی عامل نیند میں رہتا ہے لیکن حواس حال رہتے ہیں اس عالم میں عامل اپنی ذات کو مخاطب کر کے اسے جو بات کہے گا اس کا اثر شعور پر ہوگا۔

ٹیلی پیتھ ہٹنے کے لیے خودنومی کی مشق خشت زیادہ ہے جب تک اپنی ذات پر تھوڑے ہوگا دوسروں کو پیغام ترسیل کرنا مشکل ہے لہذا ٹیلی پیتھی کی مشق کے بیان سے عمل خودنومی کا ذکر ضروری ہے۔

ٹیلی پیتھی نام ہے ہپناٹزم سے آگے درجہ کا، ٹیلی پیتھی کا کام غیر حاضر مسافروں، سیلوں دور محلات، جنگلات اور محافضوں میں محفوظ انسان تک کے دماغ و شعور پر دار کرنا، یہ عمل دہشوق پورا دہ انسان کرتا ہے جو قوت اروای کو لوٹڑی، ہائے رکے یکسوئی میں اس قدر غرق ہو کہ اس پاس کی خبر نہ ہو یکسوئی کی محنتوں میں کامیابی حاصل کی ہو اس کے علاوہ خودنومی پر عبور ہو خودنومی میں کامیابی ٹیلی پیتھی میں کامیابی کی نشانی ہے۔

خودنومی ”سیلف ہپناٹاز“ کا نام ہے اپنے لوپ نیند طاری کرنا دل جمعی سے کام لیا تو خودنومی کوئی مشکل نہیں دوسروں کو خیالات بھیجنا کامیابی کے ساتھ یقینی ہے۔

طریق خودنومی :-

کرسی میں گرام وہ حالت میں بیٹھ جائیں یا پھر چٹک چارپائی فرش وغیرہ پر اس طرح لیٹ جائیں یا بیٹھ جائیں کہ کپ کو کوئی ابھمن یا جسمانی خلش نہ ہو اب اپنی نظریں کسی چمکیلی چیز پر مرکوز کریں یا پھر کسی نقطہ پر ٹھنکی باندھ کر دیکھیں۔ ۱۰-۱۵ منٹ میں اس گھورنے کے عمل کے ساتھ ساتھ اپنے ذہن کو یہ ہدایت اور تصور دیتے جائیں کہ میری آنکھیں بوجھل ہو رہی ہے تھک چکی ہیں نظر جھٹکنے کے بعد اپنے آپ سے مخاطب ہو کر آہستگی کے ساتھ دل بند دل میں کہیں کہ جب میں آٹھ تک گنتی گنوں گا تو ہپناٹاز ہو جاؤں گا میں سو جاؤں گا میری آنکھیں بند ہو جائیں گی میں ہپناٹاز ہو جاؤں گا لیکن میرے حواس بیدار رہیں گے۔

۱۔ ایک : میری آنکھیں تھک چکی ہیں

میری آنکھوں پر بوجھ ہے

میری آنکھیں بہت جلد بند ہو جائیں گی

میں بہت جلد سو جاؤں گا

۲۔ دو : میرے اعصاب بھاری ہو چکے ہیں

میں سستی محسوس کر چکا ہوں

میری آنکھوں میں سخت جھکن ہے

۳۔ تین : میں سونے پر مجبور ہوں

میں سونا چاہتا ہوں

۴۔ چار : میں آنکھیں بند کرنے پر مجبور ہوں

میری آنکھوں میں مست نیند ہے۔

۵ پانچ: میرے تمام اعصاب سو رہے ہیں۔

میں اظہار جاگ رہا ہوں۔

۶ چھ: میں سوچکا ہوں

میں سو رہا ہوں میری آنکھیں بدم ہیں

۷ سات: میری آنکھیں نیند سے بھری ہیں

میری آنکھیں بدم ہوا چاہتی ہیں

۸ آٹھ: میری آنکھیں بدم ہو رہی ہیں

میں سوچکا ہوں

یقیناً سوچکا ہوں

اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھیں بے اختیار بدم ہو جائیں گی آپ پہنا تازہ ہو چکے ہیں خود نوی کی دنیا میں ہیں آپ سب مزید گہری نیند طاری کریں اس سے پہلے اپنے آپ سے کہہ ڈالیں کہ جب میں پانچ تک گلوں گا تو جاگ جاؤں گا بالکل تندرستی اور مستعدی کے ساتھ۔

اب خود نوی کے جس عالم میں ہیں اسے مزید گہرا اور اثر انگیز کیجئے کہتے کہتے سانس لیں جیسے نیند کے دوران انسان لیتا ہے ساتھ ہی کہتے جائیں۔

میں مست نیند سوچکا ہوں

بہت میٹھی نیند سو رہا ہوں

مجھے کوئی آواز اور شور غل سنائی نہیں دے رہا

اسی طرح سوئے رہیں سانس نیند کی طرح لیتے رہیں جب جاگنے کی ضرورت

ہو پانچ تک گنتی کریں بلور ہدایت جاری رکھیں فغروں کی صورت میں۔

۱- ایک :- میں نیند سے بیدار ہوا چاہتا ہوں۔

۲- دو :- میری نیند ختم ہو رہی ہے۔

۳- تین :- میں بیدار ہو رہا ہوں۔

۴- چار :- میں جاگ چکا ہوں۔

۵- پانچ :- پانچ کا ہندسہ کہتے ہی آپ کی آنکھیں کھل جائیں گی یہ مشق

رات کو سوتے وقت کر سکتے ہیں دن کو فرصت ہے تو بھی ٹھیک ہے ایک ہفتہ میں سیلٹ چھٹا تازہ پر قابو ہو جائے گا۔ نیند طاری کرتے وقت فقرے کہتے کہتے اور متواتر کہتے جائیں ہر دو ہندسوں کے مابین اندازاً ۲۰ سیکنڈ کا وقفہ ہو جب خود نوی کی حالت میں ہوں تو اپنے آپ کو تلقین کریں کہ ۲۰ یا ۵ منٹ کے لئے چھٹا تازہ ہو گا اس وقفہ کے بعد خود خود ۵ تک گنتی کرنے سے جاگ جاؤں گا جب میں جاؤں گا ہر لحاظ سے توانا ہوں گا آئندہ جب مجھے خود نوی کی ضرورت ہوئی تو دن تک گنتی کرنے پر چھٹا تازہ ہو جاؤں گا۔

۱- تجربہ :-

کسی بھی وقت اپنے آپ کو خود نوی میں یہ تصور دیں کہ آپ کا جسم بالکل ہلکا ہو چکا ہے ہوا کی طرح آپ بالوں میں گھوم رہے ہیں آپ کا جسم ہوا میں ہے یہ تصور چلتی کے ساتھ بار بار دہرائیں تو آپ واقعی خود کو ہوا میں بالوں میں محسوس کریں گے جب یہ احساس ہر وقت کامل ہو تو جان لیں کہ آپ خود نوی میں کامیاب ہیں یہ ہدایت ضرور دیں کہ ۳ منٹ وغیرہ کے لئے ہوا میں رہوں گا۔

۲۔ تجربہ :-

پر سکون ماحول میں اپنے آپ کو چٹاناز کرنے کے بعد یہ تصور کریں کہ سردی کا موسم ہے سردی سے میرا جسم بخ ہو رہا ہے سخت سردی ہے آپ یقیناً سردی محسوس کریں گے اور کانپیں گے حالانکہ موسم گرمی کا ہوگا۔

۳۔ تجربہ :-

اسی طرح سیلف چٹاناز میں یہ تصور قائم کریں کہ میں اپنے فلاں دوست بھائی کے پاس پانچ منٹ کے لئے جاؤنگایہ ہدایت چٹکی تصور کے ساتھ قائم کرتے ہوئے اور مطلوب کا کامل تصور کرتے ہی آپ کے ذہن پر مطلوب کی تصویر ابھرے گی۔ خیال کی چٹکی اس قدر ہو کہ آپ کا ذہن شعور شعور لہ کے ہزاروں حصے کے لئے بھی یہ خیال نہ کرے کہ آپ کا جسم استریا کر سی پڑا ہے۔

۴۔ تجربہ جنت روحانی باب :-

میرے روحانی باپ محترم علامہ شاہ گیلانی صاحب اپنا ایک تجربہ خودنوی بیان فرماتے ہیں دوران خودنوی میں نے اپنے آپ کو حکم دیا ہدایت دی کہ میں نیند کے اس عالم میں دس منٹ تک جنت کی سیر کروں گا اس تصور کے ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا کہ ۳ تک گننے سے میری روح جنت میں پہنچ جائے گی میں جھوٹ نہیں کر رہا جموٹے پر

خدا کی لعنت ہے آپ یقین کیجئے کہ میں نے دس منٹ تک ایسا منظر دیکھا جس کی مثال دنیا کے کسی خطے سے نہیں دے سکتا ایسی و تقریب کہ وہاں واپس آنے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا جس کا نشہ آج تک میرے دماغ پر مسلط ہے۔

جو لوگ اس تجربہ کو غلط رنگ دیں گے وہی مسئلہ مانیں گے ان کے لئے میری یہی گزارش کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ ”علم جنت کے راستوں کا نشان ہے“۔

اس کے علاوہ ہمارے شائستہ و فطری مذہب میں جنت کا جو بے نظیر خوبصورت ترین اور لور طریق تصور ہے ہو سکتا ہے قبلہ علامہ مرحوم کی یکسوئی و استغراق کا تصور جنت کے تصور میں گم نہ ہوا ہو۔

سیلف چٹاناز میں اگر آپ نے کامیاب تجربے کے توہیلی نتیجی کے عملی میدان میں آپ عظیم شخصیت بن گئے ہیں مبرو و حمل مسلسل تجربوں سے خودنوی پر قدرت ضرور حاصل ہو گا اس کے بعد دنیا کے کسی بھی حصے و خطے اور کوئے کا منظر یا محض کا تصور ہو بہو وہی ہو گا جو اصل حالت میں ہو گا اور تصور بانہ حاد و حر منظر یا محض خیالی سکرین پر نظر آئے گا۔

جس مقام، انسان کا تصور یکسوئی سے پیدا کریں گے ذہن کے پردہ پر من و عن بالکل یقینی و اصلی حالت دیکھ پائیں گے وہی چہرہ، سنہرے بال گورے گال۔ وہی چال، گاؤں، بازار شر و لطم و تقریب مناظر رش ہے خریداری ہے۔ میدان ہے سب کچھ اصلی حالت میں آپ کے بند آنکھوں کے سامنے ہو گا آپ ہونٹوں پر ہلکی مسکراہٹ لئے اس ماحول سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ جب کہ وہاں کے موجود لوگ بے خبر مصروف کار و روزگار ہوں گے۔

خیالات اور لاشعور کا یہ طریقہ سفر آپ کے لئے ذرا مشکل ہو گا اسے آسان بنانے کے لئے شمع بیینی کی مشق بہت مفید ہے شمع بیینی بچگی یسویٰ کو نکھارتی ہے اور قوت خیال کا سفر تیز تر کرتا ہے۔

عام بازار کی سب میں شائق کو شمع کو روشن کر کے اسے محسوس کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے سادہ لوح شائقین عمل کر بیٹھے ہیں آنکھیں بڑی قوت میں ہلکا جہاں سخت اور بڑے کام دکھاتے ہیں اتنی ہی نازک بھی ہیں یسویٰ کی ابتدا کی مشقیں نہ کی جائیں تو شمع بیینی آپ کی آنکھوں کی نور کو عظمت میں بدل دے گی مجھے چند ایک لوگوں نے خط و کتابت کے ذریعے بتایا ہے کہ جو عام سب کا مطالعہ کرنے کے بعد خطرناک آنکھوں کی مشقیں کر چکے ہیں اور چروں پر بیٹھیں بطور مجبوری لگانے پر مجبور ہیں۔

لیکن یہاں سبق کچھ اور ہے ترتیب وار آپ نے آنکھوں کی مشقیں کرنی ہیں اس سے آپ کی آنکھوں میں وہ قوت اندائی ہے کہ شمع موم بتی کی چیز شعاعیں آنکھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں تیز و لمبز شعاعوں اور اثرات کو آنکھوں کی طاقت رد کر دیں گے فائدہ مند شعاعیں اور اثرات آنکھوں میں جذب ہو کر آپ کی یسویٰ اور آنکھوں کو حیرت انگیز بنا دیں گی۔ اب روحانی پردہ ہٹا دیں ہر لوگوں مقامات و افراد کی تصویریں ابھارنا اور ان کی طرف پیغامات ارسال کرنا ممکن ہو جائے گا۔ سینہ چاک کر کے صفحہ پر وہ علم بھریا ہے صاف الفاظ میں کہ علم کو چھپانے اور علمی طیل اس تحریر پر چونک پڑیں گے بالترتیب یقینی رہائشیں آپ کے ہر سون کا ضائع شدہ وقت، جیسے، محنت اور شوق کا ازالہ ضرور کریں گی اور ازالہ و فائدہ ضرور ہو کر رہے گا اگر آپ کی ہمت اور حوصلے نے دھوکہ نہ دیا۔

شمع بیینی :-

ایسا کرہ منتجب کریں جہاں فرصت کے وقت شمع بیینی کرنے کے دوران کوئی شے یا انسان قاطع دماغ عمل نہ ہو رات کو یہ مشق باسانی کر سکیں گے کیونکہ رات کو کسی کے غل ہونے کا احتمال نہیں رہتا۔ اس وقت سوائے سونے کے آپ کو کوئی فکر اندیشہ و امن گیر نہیں ہو تا وضو کر کے کمرے میں داخل ہوں تمام خیالات کو کمرے سے باہر رکھ چھوڑیں موم بتی جلا کر چار فٹ کے فاصلے پر آنکھوں سے چار انچ بلند سیدھ میں رکھیں۔ سناٹ جبکہ میز کرسی پر یا شمع و آفتاب وغیرہ میں روشنی کر سکتے ہیں اب چار فٹ کی دوری پر بیٹھ کر صاف اور خالی ذہن کے ساتھ موم بتی کی اوپر ٹنگی ہانڈھ کر دیکھنا شروع کریں آپ کا ذہن ایک ہی خیال و فکر اور کام میں رہتا چاہئے صرف اور صرف لو پر نظر میں ہمارا دیکھنا آنکھیں دھکتی ہیں دیکھتے دیکھتے دین پاک اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے کہنے میں دیکھنا اور خیال میں لو ہوئی چاہئے آنکھیں نہ جھکیں، ٹیلی ویژن کی اس مشق میں آنکھ جھپکانا منع ہے آسانی کے ساتھ لو کو گھورنا جاری رکھیں آنکھیں جھکیں تو فوراً آنکھیں بند کر دیں۔ ۳۔ ۴ منٹ تک آنکھیں بند رکھیں اس کے بعد شمع جھادیں اور آنکھوں کو ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر گرم سے ہنر میں سو جائیں۔

گزشہ مشقوں کی وجہ سے آپ کی آنکھیں شمع بیینی میں جلد میں جھکیں گی شروع تین چار دن لو کو چندہ جس منٹ سے زیادہ نہ دیکھیں۔ اس کے بعد جس قدر دیکھ سکیں دیکھا کریں لیکن ۴۵ یا ۳۵ منٹ سے زیادہ بھی نہ دیکھیں آپ کی دنیا و مافیاء میں موم بتی کی لو ہوئی چاہئے چند دن بعد اس مشق سے لطف حاصل ہو گا لو سے محبت ہو گی آنکھوں کو

تکلیف اور سوز نہ ہوگی لوگھور نے کالطف ہوگا انہی دنوں آپ کو موسمِ بستی کی لومیں مختلف شکلیں، جانور، پہاڑ اور صحرا اور انسانوں کی تصویریں نظر آنا شروع ہوں گی جس سے مزید شوقِ اصرارے گا اس مشق کو دو مہینے جاری رکھنے سے آنکھوں میں انگار کی عاقبت آجاتی ہے اگر آپ نے یہ مشق بھی کامیابی کے ساتھ دوبارہ جاری رکھا تو آپ ارکھار توجہ کی چوٹی سر کرچکے ہوئے ہوئے پیچیدہ لائننگل کے حل ذہن پر اثناء ہوں گے شخصیت کو جلاواثر کو تقویت ملے گی کشف کی صلاحیت سر اٹھائے گی لوگوں کے خیالات آپ پر واضح ہوں گے ان کے ارادے بھانپ لینگے حالات واقعات اور اکتدہ کی خبرگماں کی صورت میں ہوگی آپ کا مشورہ، نظریہ اور فیصلہ کسی بھی معاملے میں درست ثابت ہوا کرے گا ایسی تبدیلیاں محسوس کریں گے کہ خود بھی حیراں ہو سکتے۔ شمعِ بیغنی کی مشق کے بعد کسی سوئے ہوئے لمبی یا کتے پر نظریں گاڑھ دیں تو چند لمحوں میں کتا اٹھ کر بھاگ جائے گا یہ علامت ہے مشق کی کامیابی کا۔

ان مشقوں کے بعد چنانچہ اور لمبی بستی کے فوائد کے علاوہ اگر آپ کا ارادہ مضبوط تر اور یکسوئی کامل ہوئی تو میں ممکن ہے کہ آپ آنکھوں کے اشاروں سے چیزوں کو حرکت دیں اور کسی چیز پر نظریں جیا کر یہ ارادہ کریں کہ یہ شے ٹوٹ جائے گی یا چلتی چیز رک جائے گی وغیرہ وغیرہ میں ممکن ہے کہ مشق جاری رکھیں گے تو ضرور ہوگا یہ ناول کمائی یا شاعری نہیں یہ حقیقت ہے ایسا فقیر دیکھا گیا جو کسی چیز پر ۳ منٹ تک نظریں گاڑھ دینے اس چیز کو الگ جگہ جاسی کسی نے حقیقت تسلیم کی اس نے علم کے خالق تک رسائی پائی اب آپ کا ہزار رستوں پر بھٹکا خیال سٹ کر ایک مقام پر مرکوز ہونے میں کامیاب ہو چکا ہے ٹیلا پتہ بن گئے ہیں ناممکن کام ممکن بن گئے ہیں پیچیدہ پیچیدہ عقدے چند لمحوں میں حل ہوں گے۔ تمہیں سلجھ سکتی ہیں جب جہاں اور جہر چاہیں کوئی بھی خیالی تصور کی

چلتی سے پیش کریں اس خیال میں غرق ہونے پر آپ کا لا شعور مطلوبہ مقام پر پہنچ جائے گا جب یہ کیفیت ہو تو قوی ارادے کے ساتھ خاموش کواڑ میں اپنا پیغام اس کو پہنچا دیں یہ خاموش کواڑ اس انسان کی روح اور لا شعور تک سرايت کر جائے گا یہ پیغام چند بار ضرور دہرائیں کام نہ ہوا تو اگلے دن دوبارہ اسی طرح کریں آپ دیکھیں گے متعلقہ شخص کچ کچ آپ کا پیغام وصول کرے گا اور اس پر عمل کرے گا۔

ٹیلی بستی میں پیغامات اور مقامات پر پہنچنے سے قبل ضروری ہے کہ آپ تھوڑے فاصلے پر خیالی لہریں بھیجیں اسی طرح مرحلہ وار فاصلہ بدھاتے جائیں گے تو جلد اور یقینی کامیابی ہوگی۔

ایک کرے میں دوست کے ساتھ داخل ہو جائیں کا نڈ پنسل ساتھ لیں مثال کی طرف رخ کر کے ٹھہر جائیں دوست کو جنوب رخ ٹھہرائیں آپ ایک کا نڈ کی پرچی پر ایک سے دس تک کا کوئی ایک ہندسہ تحریر کریں ہندسہ صاف واضح لکھیں اب پوری توجہ اور مکمل خیال کے ساتھ اس کا نڈ کا تصور کر لیں اور تصور اتنی لہر کو محویت اور اعتنائی یکسوئی سے دوست کی طرف روانہ کریں پیغام خاموش کواڑ یکسوئی اور مکمل یقین کیساتھ دوست کی طرف 3-4 منٹ حواثر بھیجیں آپ کے دوست کو پہلے سے علم ہوتا چاہئے کہ ایک سے دس کے مابین ہندسہ لکھتا ہے اب آپ کے دوست کے ذہن و شعور میں جو کچھ اور جو ہندسہ آئے لکھ ڈالے اسی طرح دو تین مرتبہ مختلف ہندسے دہرائیں چار پانچ دن کی مشق کے بعد آپ کا دوست وہی ہندسہ لکھے گا جو آپ نے خیال کی صورت میں لہریں اس پر بھیجا ہوگا اب آپ ایک سے سو تک ہندسوں کا امتحان لیں اسی طرح ۳-۴۰ دن بعد ایک لفظ لکھ کر اس کی طرف روانہ کریں آپ کا دوست وہی لفظ تحریر کرے گا اس کے بعد جملہ لکھ کر آزمائش کریں خیالی لہریں یکسوئی کے ساتھ قائم کر کے دوست کی طرف

پہنکیں جب جملہ بھی دی تحریر ہو جو آپ نے خیال کی صورت میں پھینکا تھا تو آپ کمال کامیاب ہیں۔ اور لوگوں کو اپنا پیغام ارسال کرنے پر قادر ہیں کوئی حراحت اور رکاوٹ نہ ہوگی اس دوست کو کسی دوسرے محلے یا گاؤں بھیج دیں اور پیغامات بھیج دیں کامیابی ہونے پر دوسرے شہر بھیج دیں اب آپ کا پیغام سینکڑوں ہزاروں میل دور انسان کے دماغ پر بغیر کسی اطلاع کے چڑھ سکتا ہے کسی رشتہ دار یا دوست عزیز کو پیغام روانہ کریں کہ فلاں دن تم میرے گھر کو گے آپ حیران ہوں گے جب آپ کا عزیز اسی دن آپ کے گھر میں خوش گپیوں کے ساتھ طعام میں مصروف ہوگا۔

بازار میں ایک دکان پر بیٹھ جائیں اور کچھ فاصلہ پر کسی دوسرے دکاندار کو پیغام بھیجیں کہ اسی وقت اس دکان پر آؤ آئے گا۔ کسی تقریب یا محفل میں کسی کی طرف یہ قوت قائم کرو کہ اب تم کھڑے ہو جاؤ یا بیٹھ جاؤ گے ناک صاف کرو گے یا میری طرف آؤ گے مجھ سے بات کرو گے اگر آپ نے یقین کر لیا تو ۲-۳ منٹ میں ہر شخص آپ کے ہر طرح کے حکم پر عمل کرے گا۔

کسی بھی سائل یا پٹنے والے شخص کے تاثرات بھانپنے کے لیے ذہن کو یکسو کر کے اس انسان کے دل و دماغ سے رابطہ کریں مکمل خیال اس کی طرف چھوڑیں اس کی خوفی خامی فطرت و اصلیت معلوم ہوگی اب آپ ان گت کاموں کی تکمیل کر سکتے ہیں ہر کسی کو زیر اثر لانا عام بات ہے مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ ایسا خیال قائم کریں کہ دھیان لمحہ بھر کے لیے آوارہ نہ ہو بلکہ بار پیغام دہرائیں انشاء اللہ ضرور کامیابی ہوگی آپ کا اثر مرقی لہر کی طرح لوگوں کو متوجہ کرے گا

مٹی پتھی لہر یکسوئی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان جنسی ہمداریوں سے پاک ہو، سوزاک، جریان یا اختلام جنسی ہمداریوں سے آزاد ہو بلکہ خلق سے دور ہو کیوں

کہ ان امراض کے ساتھ یکسوئی کی مشقوں سے حاصل شدہ قوت کا ضیاع ہوتا ہے یکسوئی کی عمارت کو جوانی و انسانی طاقت خاص پر زیادہ مضبوطی کے ساتھ تعمیر کیا جاسکتا ہے۔ غلط اور غیر شرعی طریقے سے اس کا ضائع کرنا گویا روحانی اقتدار اور یکسوئی کی ہیلوں کو اپنے ہاتھوں کھوکھلا کرنے کے مترادف ہے۔

مٹی پتھی کے لیے ایسی تجربات میں چند ناکامیوں کمزوریوں اور کم اثری کا سامنا کرنا پڑے گا اسکا مطلب یہ نہیں کہ آپ ناکام ہو گئے ناکام ہونا تو آپ جانتے ہی نہیں بہت بہت آگے بڑھیں تجربات کا ختم ہونے والا سلسلہ لگا دیں آپ انسان ہیں دنیا کی سب سے بڑی قوت ہیں اور آپ کی بڑی قوت۔ قوت ارادی ہے قوت ارادی ہی خیالات کی رہبری کرتا ہے۔ آپ کی قوت ارادی میں کمی ہوئی تو آپ کے دماغ کی لہری خیالات رستے ہی میں دم توڑ دے گی کسی پر اثر انداز نہ ہوں گے قوت ارادی چٹان کی طرح ہے تو خیالات کو روکنے میں دنیا کی کوئی طاقت رکاوٹ ڈال نہیں سکتی کمزور خیالات ہوا کے نازک جھونکے سے ڈھکل جاتے ہیں۔ خیال ایک ایسی قوت ہے جس سے تمام انسان اور حیوان ایک دوسرے کو جانتے ہیں ایک یا لکھنا مالک کے خیال کے مطابق وقار ہوتا ہے دو مسافر یا انجانے آپس میں بات کئے بغیر ایک دوسرے کو خیال کی قوت سے پہچان لیتے ہیں۔

کسی محفل یا ملاقات میں ہر انسان دوسرے انسان کو قوت خیال سے مطالعہ کرتا ہے۔

بے شمار مثالیں روزمرہ کی زندگی میں ملتی ہیں جس سے یہ حقیقت میاں ہے کہ خیال ہی زندگی ہے ہم جولاہے ہیں جس کام کرتے ہیں یہ صرف خیال ہے خیال خاموش اور پوشیدہ رہتا ہے جبکہ زبان اس کی نمائندہ ہے کلام کی جائے اگر خیال کو گردش میں لایا جائے تو اس کی تاثیر زبان کی نسبت کئی گنا تیز و پور یعنی ہے۔

اس کامل قوت کو پانے کے لیے چھوٹی چھوٹی کائیوں اور ہمت سے نہ گھبرا ئیں
 یہی آپ کی کلید کامیابی ہے آپ ہمت جلد گھبرا ئے اور ہار ماننے والے ہیں تو ہجرات کی
 دنیا میں لوٹ جائیں ہاتھ پاؤں سے کام لے کر محکوم رہیں عقل کو کبھی استعمال نہ کریں
 دوسروں کو دلائل کی اور عزم پر تالیاں جاتے رہیں لیکن اگر آپ ایک طاقت اور ذہل تحفیر
 قوت بننا چاہتے ہیں تو پھر جلد بازی نہ کریں اپنی مشقوں اور کوششوں کے نتائج دیکھنے کے
 لیے فوراً بے تاب نہ ہوں۔ کامیاب انسان ایک ہی مقصد کے لیے تمام زندگی گزارتا ہے اور
 دیر ہونے پر ہمت نہیں ہارتا۔

اپنی نگاہ کو یکسوئی اور علم سے نہ ہٹائیں تجربات میں نکل رہیں جو رستہ چن لیا ہے جو
 فیصلہ کر لیا ہے اس پر ثابت قدم رہیں پورے عزم، لراوے اور یقین کے ساتھ اس رستے
 پر بڑھتے رہیں مردانہ وار مقابلہ کریں منزل کے رستے میں جو مشکلات اور مصائب آئیں
 اسے عقل اور لراوے کی ٹھوکر سے پاش پاش کریں زیادہ بوجھ ہو تو متحمل بردبار ہو کر
 مقابلہ کریں یہ ایک ایسی رلوبہ کہ ہر طرف کا نٹول کا ڈھیر ہے علم روحانی یکسوئی کے پھاڑ
 کے دامن سے سربک تمام کا نٹول کا مشترکہ تیرہ ہے کہ کوئی اس چوٹی کو سر نہ کرے۔ اس
 چوٹی کو سر کرنے والا وہی ہو گا جسے اگر رستے میں کوئی کاٹنا دامن کو اٹھے تو دامن کو پھاڑ
 پھینکے اور اپنی نظر لراوے اور یقین کو چوٹی کے سر سے نہ ہٹائے۔

حضرت محمد ﷺ کا لڑنا ہے۔

مَنْ عَزَّكَ نَفْسُهُ فَقَدْ عَزَّكَ رَبُّهُ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے رب کو پہچان لیا۔

انسان کو عالم اصغر کا گمیا ہے یقیناً عالم اصغر ہے اگر عالم اکبر پر نظر دوڑائی جائے تو

اس کی مشابہت انسان کے ساتھ انسان کو دنگ کر دیتی ہے دنیا میں ایسے خطے و علاقے ہیں
 گے جہاں جنگلات گھنے جنگلات میدانی علاقے، بجز علاقے انسان کے جسم پر مختلف
 حصوں میں بال اگتے ہیں کہیں گھنے کہیں ہلکے یہ جنگلات کامونہ ہیں پھیلیں ٹکڑے اور ماحق
 وہ علاقہ ہیں جہاں کوئی سبز و شادابی نہیں۔ انسانی ہڈیوں کا نظام اور مخصوص ابھرے
 ہوئے عضو، بالکل پہاڑی سلسلوں کی علامت ہے انسان کے اندر چربی، لوہا، کاربن،
 فاسفورس وغیرہ کی مختلف مقدار میں معدنیات کی نشاندہی ہے۔ دنیا میں بڑے بڑے غار
 پائے جاتے ہیں جو کہ انسان میں بھی پائے جاتے ہیں دنیا میں مختلف انواع و اقسام کے جانور،
 کیڑے مکوڑے، چرند پرند پائے جاتے ہیں انسانی جسم میں ایسے ان گنت جزا و اعضاء پائے جاتے
 ہیں جو کہ اڑنے والے بھی ہیں خونخوار بھی ہیں اور صحت کے لیے فائدہ مند جراثیم بھی
 پائے جاتے ہیں جو کہ انسانی جسم پر جانور کی مانند ہیں بارش اور مدف پاری کے موسم آتے
 رہتے ہیں۔ گرمیوں میں پیسے کا ٹپکا ٹپکا بارش اور سردیوں میں خشکی کا گرنا ٹپکا ٹپکا
 پاری ہے چاند اور سورج کی روشنی پر اجالا ہے ان کے نہ ہونے سے اندھیرا ہی اندھیرا
 انسان کی دونوں آنکھیں سورج و ستارے ہیں۔ ان کے بند کرنے سے اندھیرا ہی اندھیرا
 ہو جاتا ہے۔ ان کے کھلنے سے دن ہی دن اجالا ہی اجالا دنیا میں مختلف امور کے لیے فرشتے
 مقرر ہیں انسانی کندھوں پر بھی دو فرشتے مقرر ہیں کرنا، تین، شیطان کو عالم اکبر پر کھلا
 چھوڑا کیا تو نفس کو انسانی جسم میں مداخلت دی گئی روح مالک جسم ہے امر خدا ہے نزل سے
 لبتک روح قائم ہے اللہ رب العالمین ہے۔

روح کے بارے میں رب العالمین کا ارشاد ہے (اے پیغمبر) لوگ تم سے روح
 کے بارے میں پوچھتے ہیں تم ان سے کہہ دو کہ روح میرے پروردگار کا ایک حکم ہے تم
 لوگوں کو تھوڑا علم دیا گیا (اس لیے تم روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے) سورہ بنی

اسرائیل) اللہ مالک العالمین ہے۔ اللہ کی تلاش اور حقیقت میں بھی انسان سرگردان ہے لیکن اللہ کا جلوہ و باری بھی بہت کم لوگوں کو حاصل ہے۔

قیامت کا مطلب، پہاڑوں کا اڑنا، ستاروں زمین اور چاند سورج کا ٹکرانا جیسے کہ اوشاد بانی ہے (کو گواس دن کو قراموش نہ کرو جس دن ہم پہاڑوں کو ہلا ڈالیں گے اور اسے پیغیر تم زمین کو پھیل میدان و یکسو گے) (سورہ کف)۔

یہی حال انسان کے قیامت کا ہے یعنی موت کے وقت انسان کس طرح اضطراب و کس شخص کے بعد ڈیر ہو جاتا ہے اور قبر میں جا کر پھیل میدان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

ایک اور جگہ فرمان خداوندی ہے (لوگوں اپنے پروردگار سے ڈرو قیامت کا زلزلہ ایک حادثہ عظیم ہے) (سورہ حج)۔

واقعی انسانی زندگی میں بھی سب سے عظیم حادثہ موت ہی ہے ان چند ممالکوں کے مثال سے راقم کا مقصد اپنا پیش کردہ نظریہ نظر راقم میں سب سے بڑی اور گہری ممانعت سانس کا ہے سانس پر انسانی حیات کا دار و مدار ہے عالم اکبر میں آسمان، کاربن و آبی آکسائیڈ اور ذہنی گیسوں کی مثال ہی کافی ہے جس سے خلقت اور خاک مستفید ہو رہی ہے۔

قرآن پاک میں سورہ وہان۔ وہان کے معنی گیس و دھواں کے ہی ہے۔ اس طرح جب انسان میں سانس کی وجہ سے حرکت ہے روحانی نفس کا نام زندگی ہے اور اسکے مد ہونے کا نام مرگ ہے تو یقیناً دنیا میں بھی روحانی نفس ہے اور دنیا زندہ ہے اسی سے زمین حرکت میں ہے اور رہے گی اور جب قیامت ہوگی تو دنیا کی روح بھی قبض کر دی جائے گی۔ عالم اکبر و اصغر کی ممالکوں پر علیحدہ کتاب بھی کافی ہو گا میرا صرف چند پر نظر کا مقصد لوہان کو متوجہ کرنا ہے۔

انسانی تغیر نفس سے تغیرات عمومی اور خصوصی وقوع پذیر ہوتے رہتے ہیں سانس کی حرکتوں، تعدد و تکون اسار چڑھلو کے سمجھنے کو "علم النفس" کہتے ہیں سانس کے علم کو ہماری ناقص عقل پوری طرح تا حال نہیں سمجھ سکا ہے ورنہ اس کا ماہر و باض وہ مافوق الفطرت کرشمے کرامتیں اور پیش گوئیاں دکھا دیتا کہیں کہ عقل جدید و انتہائی ترقی و تکنیکالونی کو حقیر سمجھے۔

ہماری تغیرات زندگی کا حرکت نفس سے خاص القاص تعلق قائم ہے سانس کی تبدیلی ہی سے زندگی میں تبدیلیاں اونچ نیچ وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ جس طرح علم نجوم میں انسان کے سات اعضاء و اعضاء، ول، بعد، ریه، مرارہ، عظام، ہاگہ، حاصل سات ستاروں سے منسوب ہیں بالکل اسی طرح علم النفس میں سانس کی مختلف پیمائیں مختلف ستاروں سے منسوب ہیں ہر نوعیت سانس مختلف اثرات کی مالک ہے اور مقررہ وقت رکھتی ہے سانس کی بھی سات اقسام ہیں جو سات ستاروں سے متعلق و منسوب ہیں انہی سات اقسام سے حالات، ماضی، مستقبل اور حال کا حال معلوم ہوتا ہے زندگی کے غم، خوشی، رنج، ہوش، ہمدردی، صحت، یابی، دولت، راحت وغیرہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ جانوروں کی ممانعت آنے والے حالات و واقعات سے قبل از وقت مطلع ہونا اندازاً۔ عجائبات زندگی، عمر الطمان، صدیوں کے لیے شفاخان تمام کچھ کا تعلق علم النفس سے ہے اس علم کا اور ایک نہایت سادہ اور آسان ہے یہ علم جھڑھ رسل ہے اتنا ہی عظیم۔ تمام علوم کا علم النفس سے رہا و تعلق ہے عقلی و ظاہری علوم کی آدھکا ہے اس کے جیادی چند نکات اور لواقت کو سمجھا جائے تو اس میں تحقیق و تجربات ایک عام شائق کو بھی کراتی و مافوق الفطرت انسان بنا سکتا ہے اس کی اصطلاح و حصول و یقین اور پیچیدہ نہیں۔ اس کا درود و لراپ کے سانس پر ہے۔ علم النفس میں ممدت کا تعلق آپ کے سانس چلنے، مد کرنے، آہستہ کرنے، روکنے ایک

نصفے سے بہہ کرنا دوسرے سے جاری کرنا، ناک سے سانس لینا، منہ سے نکالنا، یا سانس لے کر اندر بہہ کر لینا سے ہے۔ ان قوتوں کو دوام و تقویت دینا اور ان پر قدرت پانا علم النفس کے اعلیٰ مقام پر پہنچاتا ہے۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو سانس پر کبھی توجہ دے چکے ہوں گے جو اپنے نفس سے بے خبر ہے وہ دنیا کی کیا خبر دے گا؟

سانس کی اقسام اور اوقات :-

لوگ جانتے ہیں کہ چاند کا زمانہ دو حصوں پر تقسیم ہے عروج اور زوال چاند کی نیم سے ۱۴ تاریخ تک زمانہ عروج کہلاتا ہے جو کہ چاند کی راتیں کلمات ہیں اور ۱۴ سے آخر تک کا زمانہ زوال کہلاتا ہے جو کہ اندھیری یا تاریک راتیں ہوتی ہیں۔ اب رب العزت نے سانس کو چاند کے تاریخوں پر منقسم کیا ہے ہر صبح کو طلوع شمس (طلوع آفتاب) کے وقت انسان کے ناک کے منتقوں میں سے ایک منتقا جسے سانس کے علم میں سر کہتے ہیں جاری ہو گا شروع ہو گا ایک سر پہنچنے کا مطلب ایک نصفے میں سے زیادہ سانس زور کے ساتھ نکلے گا اور دوسرا سر کہتہ ہو گا مقابلہ لول کے اسکا امتحان آپ اس طرح لے سکتے ہیں کہ اپنے ہاتھ کی جھلی کو ناک کے قریب لے جائیں اور سروں (منتقوں) سے سانس باہر خارج کریں آپ دیکھیں گے کہ واقعی ایک سر تیز چل رہا ہے اور ایک کہتہ۔

طلوع آفتاب کے وقت جو بھی سر چل رہا ہو گا وہ دیکھنے پورا چلے گا پورے دو گھنٹے بعد ہی سر کم پڑ جائے گا اور اگلا سر تیز چلے گا۔ گویا سانس ایک سر سے دوسرے سر کو دو گھنٹے بعد منتقل ہوگی۔ پھر دو گھنٹے بعد یہ پہلے والی سر میں بدل جائیگی۔ اسی طرح دو گھنٹے بعد سر بدلتے رہیں گے یہ دو گھنٹے کا وقفہ قدرت نے رکھا ہے یہ وقفہ معین کر دو وقت ہے۔ اس

میں کسی پیشی کا مطلب حادثات غم خوشی اور مختلف عوارضات کا اعلان ہے یعنی اس کی پیشی کی وجہ سے زندگی میں عوارضات قوت پذیر ہوتے ہیں اپنے سانس کا مطالعہ و نگرانی رکھیں تو اپنے نیک و بد ہر قسم کے حالات سے آپ قبل از وقت خبردار ہو سکتے ہیں آپ سانس کو معمولی ہو گا خارج اور جذب ہونا سمجھ کر نظر انداز نہ کریں۔ جس صاحب کو میری ان باتوں اور تحقیق سے اختلاف ہو انکار ہو میری اس کتاب کے تجربات و مشاہدات پر ضرور عمل کرے گا ناخن شربط ہے آگے کے لور ابق کو لور ثبوت ہیں سانس کا یہ اصل قانون ہے کہ ہمیشہ چاند کی پہلی تاریخ کو صبح طلوع شمس کے وقت بلایاں سر یعنی منتقا چلے گا لور یہ متواتر تین دن طلوع آفتاب کے وقت چلے گا اس میں خلاف نہیں ہو سکتا۔ چاند کے طلوع ہونے میں عیدین اور رمضان میں عوام لور حکام میں ہمیشہ اختلاف پایا جاتا ہے وجہ رویت ہلال سمیٹی کے ممبران ہیں جو بڑی بڑی دور یوں سے بھی بڑے چاند کو دیکھ نہیں پاتے جب کبھی مختلف مقامات کے عوام میں اختلاف رائے پیدا ہو جائے تو یہ معلوم کرنے کے لیے کہ چاند طلوع ہوا ہے کہ نہیں تو صبح چاند کی پہلی تاریخ کو طلوع شمس کے وقت اپنے سروں پر غور کریں اگر بلایاں سر چل رہا تھا تو چاند یقیناً طلوع ہو چکا ہے اور اگر دایاں منتقا سر چل رہا تھا تو ابھی چاند طلوع نہیں ہوا یہ آسان سا قاعدہ ہے جاوے نہ قال آپ کے نفس اور قدرت کا کمال۔

چاند کے طلوع ہونے کے بعد چاند کی ۱۔۲۔۳ تاریخ طلوع آفتاب کے وقت ہمیشہ بلایاں سر چلے گا جبکہ بعد میں چاند کی ۳۔۵۔۶ تاریخ کو دایاں سر چلے گا آپ کی آسانی کے لیے جدول پیش ہے تاکہ ہر کوئی بغیر سانی سمجھ سکے۔

دایاں سر ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔

دایاں سر ۱۔۲۔۳۔۴۔۵۔۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳۔۱۴۔۱۵۔۱۶۔۱۷۔۱۸۔۱۹۔۲۰۔۲۱۔۲۲۔۲۳۔۲۴۔۲۵۔۲۶۔۲۷۔۲۸۔۲۹۔۳۰۔

سہل چاند طلوع ہونے کا یقین چاند کی پہلی تاریخ کے جائے آپ چاند کی ۳۰ یا ۳۱ تاریخ کو بھی کر سکتے ہیں کہ چاند کی کیا تاریخ ہے ان تواریخ کو یاد رکھئے گا کہ اس کا یہ بھی ہے کہ چاند کی پہلی ۳ تاریخوں کو بایاں سر بحر تین دن دینا یاں پھر بایاں علی ہذا القیاس اس تحقیق سے تو تمام دنیا واقف ہے کہ انسانی سانس کی ٹہنی میں پورا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ قائم و دائم ہے اور قرآن پاک میں آتا ہے کہ ”اللہ نے جس دن آسمان و زمین پیدا کیئے اس دن سے خدا کے ہاں مبینوں کی کتنی لوح محفوظ میں بارہ لکھی ہوئی ہے“ (سورۃ التوبہ) اب دیکھئے اسلام اور اس کا رفع و اعلیٰ فلسفہ کہ اللہ نے انسان کی زندگی سانس کے تعداد پر مقرر کی ہے ہر سانس سانس کی ٹہنی کلمہ طیبہ میں سے ہو کر گزرتا ہے اور سانس کا دار و مدار چاند پر منحصر ہے اور اسلام کا سال مبینہ تاریخ بھی چاند پر قائم ہے ہر قوم اور زمانے کے سال اور مہینے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لیکن دیکھیں کہ اسلامی تاریخ اور سال فطرت کے تقاضوں اور اصولوں کے عین مطابق ہے یعنی سانس کا ہر لمحہ کلمہ طیبہ اسلامی جہز، اسلامی مہینہ، اسلامی سال اور اسلامی کیلنڈر کا محتاج ہے“

اس بارے میں دنیا کے کسی اور مذہب کے پاس اگر اپنے سال و سانس کے لیے کوئی ثبوت و دلیل ہے تو سامنے آئے ورنہ حقیقت و فطرت اور فطری مذہب اسلام کو قبول کرے۔

اگر آپ کا سانس بیان شدہ جدول کے تواریخ کے مطابق رواں دواں ہے تو بالکل بے فکر رہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ خوش و خرم زندگی بسر کر رہے ہیں اور آپ کا مہیاں و کامرانی کے دور سے گزر رہے ہیں لیکن اگر سانس مقررہ تواریخ کے خلاف چلے تو جان لیں کہ آپ کی زندگی میں تغیر تبدیلی آنے والی ہے اور یہ ایک یقینی اور اٹل تبدیلی ضرور واقع ہوگی کیونکہ آپ کے سانس نے سربدلی ہے۔ وقت تھا دینا یاں سر چلنے کا جبکہ بایاں سر

چل رہا ہے یا پھر اس کے برعکس تو اب آپ کسی روحانی جسمانی مالی یا ذہنی طور پر کسی صدمہ سے یا حادثے کے لیے تیار رہیں۔

اس تبدیلی کو سمجھنے کا اصول یہ ہے کہ اگر بایاں سر چلنے کا دور تھا مگر دینا یاں چل پڑا تو یہ خوشی، ترقی، کامیابی اور صحت یابی وغیرہ کا اعلان ہے اور خوشی دینے والا واقعہ پیش ہوگا اور اگر وقت تھا دینا یاں سر چلنے کا مگر بایاں سر چل رہا ہے تو یہ اعلان ہے اس امر کا کہ آپ کے ساتھ کوئی دل گداز واقعہ پیش ہونے یا نقصان، حادثہ، جھگڑا ہونے والا ہے یا رکھیے ان دونوں حالتوں میں تبدیلی کا واقع ہونا اعلان قدرت ہے تبدیلی ضروری نہیں کہ بہت ہی زیادہ خوشی دینے والا ہو یا بہت ہی زیادہ دکھ دینے والی ہو جب خوشی والا سر چل پڑے تو یقیناً آپ کو کوئی ترقی، خوشی، کامرانی وغیرہ ملے گی چاہے یہ اپنی نوعیت میں کتنی مختصر یا چھوٹی کیوں نہ ہو۔ اسی طرح نقصان کا سر چل پڑے تو اس کا مطلب اندیشہ معمولی یا مختصر بھی ہو سکتا ہے۔

اس خلاف سر کا چلنا ہر گز یہ نہیں کہ خواہ مخواہ دوسرے کو ذہن پر سوار کیا جائے البتہ ایک پیش گوئی کے طور پر احتیاط برتی جائے تو انسان اس علم سے کما حقہ فائدہ ہی فائدہ حاصل کرے گا یعنی دونوں صورتوں میں خوشی والے سر کے چلنے پر خوشی ملنے پر وہ خوشی کو دوبالا کر سکتا ہے اسی طرح نقصان کے سر کے پیش گوئی کی صورت میں اندیشہ کے وقت نقصان پر قابو پانے کی حالت میں ہوگا خلاصہ یہ ہوا کہ گھبرانے کی بجائے انسان موقع کی مناسبت سے فائدہ ہی اٹھائے یہ ایسا گڑ ہے کہ نقصان کے وقت بھی اعلان قدرت کی وجہ سے فائدہ پر قدرت رہے یا نقصان کو کم کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیار رہے۔

سانس کی ۷ قسمیں سات ستاروں کے لحاظ سے :-

۱۔ بایاں تنہ سے جاری سانس یعنی بایاں سر کو قمری سر کہتے ہیں۔

۲۔ دائیں نچھٹے سے جاری سانس یعنی دائیں سر کو ششی سر کہتے ہیں۔

۳۔ جب قمری سر اور ششی سر برابر چل رہے ہوں یعنی جب دونوں منتوں سے برابر سانس جاری ہو تو اسے قسادیہ کہتے ہیں اسکا تعلق عطاروں سے ہے جب سانس ششی سر سے قمری سر میں یا قمری سر سے ششی سر میں تبدیل یا منتقل ہوتی ہے تو تقریباً دس منٹ تک نفس قسادیہ ہوتا ہے دس منٹ ختم ہونے کے بعد سانس ایک سر سے دوسرے سر میں منتقل ہو جاتی ہے۔

۴۔ جب سانس ششی سر سے قمری سر کی جانب منتقل ہونا چاہتی ہے یعنی نفس قسادیہ سے ۲۳ منٹ قبل یہ دور ستارہ زہرہ منٹ سے متعلق ہے۔

۵۔ جب سانس قمری سر سے ششی سر کی طرف منتقل ہونا چاہتی ہے نفس قسادیہ چلنے سے ۲۴ منٹ قبل یہ دور ستارہ زہرہ سے متعلق ہے۔

۶۔ طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک کے تمام وقت کا شمار گھنٹوں اور منٹوں میں کریں اور اس کا عین دو مہانی وقت ۲۳ منٹ کا نکالیں۔ اس وقت جو سانس چلے گی اسے مرغ سے منسوب کیا گیا ہے اسے فحوائے کبرے کہا جاتا ہے۔

۷۔ غروب شمس کے وقت پہلی ساعت سعد اکبر ہے اس وقت جو بھی سانس چلے گی۔

اسکا تعلق مشتری سے ہے چونکہ یہ سعد اکبر ہے لہذا ہر قسم کے کام کا آغاز اس میں کریں انشاء اللہ خیر و خوبی ہوگا۔

ساعت زہرہ میں محبت کے امور اور عملیات اٹل کام کرتے ہیں ساعت مرغ فحوائے کبرے منحوس ترین شخص اکبر ساعت ہے اس وقت کوئی بھی کام کا آغاز نہ کیا جائے ورنہ کھد افسوس ملتے رہیں گے۔

ساعت زحل میں شفاء و علاج خصوصاً درد کا علاج کیا جائے زحل کی ساعت میں درد والی جگہ کو صرف مس کیا جائے تو بغیر کسی استعمال نسخہ کے شفا ہو جاتی ہے۔

تحویل آفتاب نودوں کے عین سعادت وقت میں جو اثر ہوتا ہے وہی اثر نفس قسادیہ کے دورانیہ میں بھی ہوتا ہے اس دوران دعا اور پند و عاشر خاص القاس اثر ہوتا ہے۔ ششی سر نہ کرے اس کی خاصیت گرم ہے مرد کے مزاج کو بھی گرم جانا جاتا ہے جبکہ قمری سر موٹ ہے اس کی خاصیت سرد ہے اس لیے عورت کے مزاج کو سرد جانا جاتا ہے۔

نکات و عجائبات نفس :-

انسان کے ساتھ جتنے بھی عوارض، رنج و غم اور جھگڑے پیش آتے ہیں تمام تر نفس قسادیہ کے دوران اور ششی سر کے دوران وقوع پذیر ہوتے ہیں اس دوران احتیاط برتی جائے تو ان مصائب سے بچا جاسکتا ہے۔

نفس قسادیہ متوازن دو گھنٹے چلے تو یہ اس انسان کی نفس و انہیں ہوگی یعنی آخری سانسیں چل رہی ہیں موت واقع ہوگی آپ کبھی مشاہدہ کریں سکرات کے وقت انسان کا نفس قسادیہ چلتا ہے قمری سر مسرت کا مہانی مال و دولت سے متعلق ہے اس دوران ہمیشہ خوشی و راحت کی توقع ہے۔ صابریوں سے شفا کے لیے اکسیر سے نیا چاند طلوع ہو تو صبح کو دیکھیں طلوع شمس کے وقت اگر قمری سر چل رہا ہے تو آپ پندرہ دن کے لیے بے فکر رہیں آپ ہر طرح سے کامیاب رہیں گے اگر سر برعکس چل رہا ہے یعنی ششی سر چل رہا ہے تو آپ گنبدہ پندرہ دن کے لیے افسردہ اور پریشان رہیں گے۔

اب چند روز تازہ کی صبح طلوع آفتاب کے وقت اگر شمشیر چل رہا ہے تو آپ چند روز کے لیے بے فکر ہیں آپ کا میانی خوشی اور پرست رہیں گے مگر عکس چل رہا ہے یعنی قمری سر تو آپ کے آئندہ چند روز پریشان کن ہوں گے اب آپ کو علم ہے کہ قسویہ اور شمس میں تمام تر مخالفت لڑائی، جھگڑے، آلام، مصائب غم و فساد واقع ہوتے ہیں لہذا ان اوقات کو نظر خاص میں رکھا جائے جب کبھی مزاج میں کپ کی فضول گری ہو اور خواہ مخواہ چڑھ رہا ہو کوئی ناخوشگوار واقعہ ہونے کا اندیشہ ہو تو ایک دم اپنے سر کو تبدیل کر لیں جو اس سر بدلے گا پھر سے طبیعت ہشاش بشاش اور پرسکون ہو جائے گی آپ اس ہڈک وقت میں بہت بڑی پریشانی سے حفظ المقدم کے طور پر چل سکیں گے سر تبدیل کرنا کوئی مشکل کام نہیں اتنا عظیم علم ہے لیکن اس کے باوجود طریقے اور قاعدے نہایت سادہ اور سہل ہیں آپ کو کسی تعویذ عمل دم کی ضرورت نہیں صرف پانچ منٹ میں آپ اپنے سر یعنی لٹس کو تبدیل کر سکتے ہیں جب بھی سر بدلنا ہو تو مخالف کروٹ لیٹ جائیں اور منہ مد کر کے سانس ناک سے لینا شروع کریں آپ کا سر آپ کی مرضی کے مطابق منتقل ہو جائے گی فرض کریں آپ کا شمشیر چل رہا ہے اور آپ نے قمری سر جاری کرنا ہے تو اپنے کروٹ لیٹ جائیں منہ مد کر کے ناک سے سانس لینا شروع کریں پانچ منٹ میں آپ کا سر قمری میں تبدیل ہو جائے گا اس طرح اگر آپ نے شمشیر جاری کرنا ہے تو اس کے الٹ عمل کریں گے۔

جب بھی صبح کو جائیں تو آپ دیکھیں کہ کون سا سر چل رہا ہے جو سر چل رہا ہے اسی ہاتھ کے پتھلی کو چوم لیں اور ساتھ ہی اس سر سے ایک لمبا سانس لیں یعنی دوسرے ہاتھ سے لٹکی سے مد کر کے چلنے سے لے لیں اس معمولی عمل سے آپ کا تمام دن خوش و خرم گزرے گا۔

محبوب و معشوق کو سر قمری میں خط لکھیں اس کا نتیجہ عام خط سے موثر ہوتا ہے۔ سات دن بدلتے ہی سر قمری میں پانی پئیں اور پانی پیتے وقت محبوب کا تصور کریں کہ پانی کے ساتھ محبوب بھی اندر جا رہا ہے پانی اس وقت پیا جائے جب سانس اندر کو لیا جا رہا ہو پانی گھونٹ گھونٹ بھی پی سکتے ہیں ہر گھونٹ لینے کے لیے بھی سانس اندر کو لینا ہو گا اس سے محبوب تھیر ہو گا۔

اگر مرد کے سات شمشیر سر کسی طرح عورت کے کان میں مدے جائیں تو عورت تھیر ہو گی یہی عمل سات دن بدلتے کیا جائے تو محبت اور تھیر کے لیے مزید دلدادہ عمل حیات ہو گا۔

وقت جماعت مرد کا شمشیر سر ہو اور عورت کا قمری سر تو اس جماعت کا مزہ ذہن میں ہمیشہ رہے گا لذت کے کسی دوا کی ضرورت نہیں ہے لہذا جوڑا بھی انہی سروں میں ہم ہم سہری کرے خدا نے چاہا اس عمل سے استقرار حاصل ضرور ہو گا اور اس طرح شمرے ہوئے حمل میں اکثر بچہ پیدا ہوتا ہے۔ ان سروں میں مباشرت، لذت، محبت اور استقرار حاصل کا عجیب قدرت پایا جاتا ہے۔ مجرب آسان ہے قدر کریں اگر وہ خفیہ زوجیت میں جس دم کیا جائے یعنی سانس روک لیا جائے تو نازال ہر گز ہر گز نہ ہو گا جب تک سانس کو نہ چھوڑا جائے جب تک جی چاہے پلے جائیں یہ آپ کے سانس پر منحصر ہے لاعانی عمل ہے کسی المیوں، تعویذ، مہا اور معجون کی ضرورت نہیں۔

اگر وقت مباشرت نفس قسویہ چل رہا ہو اور حمل شمر جائے تو پیدا ہونے والا غنٹ یا درویش ہو گا۔ جس کسی دوست و دشمن یا شخص سے اپنی بات منوائی ہو تو اسے اپنے بندہ سر کی طرف رکھیں جو بات ہو گی سمجھیں ہو جائے گی جب کوئی دوا لینی ہو تو قمری سر میں لیں اس سے دوائی مکمل طور پر اثر انداز ہوتی ہے۔

سفر شروع کرتے وقت اگر سر شمشی چل رہا ہے تو سفر حمیرت ہو گا قمری سر تکلیف کی نشانی ہے۔ جس کسی کو ساپ یا چھو بھڑیا زہریلا جانور کاٹے تو قمری سر جاری کرادیں موثر بھین علاج اور دم ہے۔ ساپ کاٹنے پر تجربہ شدہ عمل ہے دس گھنٹے میں مکمل کرام و صحت ہو جاتا ہے

حکیم اور ڈاکٹر مریض دیکھتے وقت یا سونے وقت ہمیشہ شمشی سر میں رہیں اور مریض کو دوائی قمری سر میں لینے کی تاکید کرے ویکسین کیا شہرت ہوتی ہے شفا کی انشاء اللہ ہر کسی کو آپ کے مطب پر شفا ملے گی۔

عالم حضرات کو چاہئے کہ بعض وعدوات کے تعویذ شمشی سر یا نفس قتادیہ میں لکھیں جبکہ قمری سر اور سر ساعت زہرہ میں محبت و تسخیر کے نقوش لکھیں۔ ساعت زحل میں لڑائی جھگڑے اور ساعت مریخ میں مراثی سے گرانے یا سزائی کے لیے ساعت مشتری مال و دولت اور خست کشائی کے لیے نقوش لکھیں کمال درجہ بحرب حیثیت رکھتے ہیں جس ساعت سے منسوب سانس میں کام کرنا ہو متعلقہ دن یا بھی اسی ستارے کی ہوئی چاہئے جیسے جھرات کا مشتری۔ جمعہ زہرہ۔ ہفتہ زحل۔ اتوار شمس۔ سوموار قمر۔ منگل مریخ۔ بدھ عطارد۔

کبھی پتلیاں لگیں تو فوراً دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس دیں کہ کان سے آواز بالکل سنائی نہ دے تو ایک منٹ کے اندر اندر پتلیاں بند ہو جائیں گی۔

شمشی سر میں کان لگے گھر کے کان سے تھوڑا سا خون لپکر کوئے کے پر کے اوپر سیدھی جانب چار بار اور الٹی جانب تین بار دشمن کا نام لکھ کر چھوڑ دیں وہ شخص مصائب میں گرفتار ہو جاوے گا یہ عمل کسی ظالم شخص کے لیے ہے شوق اور تجربہ آپ کو پریشان کر سکتا ہے۔

جب کبھی آپ کو کہیں کام و پیش ہو مقصد ہو لین دین کا معاملہ ہو تو معلوم کریں کہ کونسا سر چل رہا ہے اگر دایاں سر چل رہا ہے اور آپ کا کام مشرق یا شمال میں ہے تو حضور جائیں آپ کا کام مقصد کے مطابق ہو گا۔ اور اگر بایاں سر جاری ہے تو مغرب یا جنوب کی طرف کام کے لیے چانا چاہئے خلاف جائیں گے تو کام نہ ہو گا اگر آپ کو چانا ضروری ہے اور سر خلاف چل رہا ہے تو گھر سے نکل کر ۵ یا ۲۰ قدم متعلقہ سمت میں چلیں پھر اس کے بعد اپنی منزل کو چلیں بہت فرق محسوس کریں گے۔ کام میں پیش رفت ضرور ہو گی تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

سانس صر صر کے لحاظ :-

اگر صر صر چار ہیں خاک، آب، آتش، باد جو سانس زمین کی طرف جاری ہو اس شخص کے بارہ انگل کے برابر ہو اس کا تعلق خاک سے ہے اس کا رنگ زرد سے منسوب ہے جو سانس مستوی جاری ہو اس کی لمبائی اس شخص کے دو انگل کے برابر ہوتا ہے اس کا تعلق آب سے ہے اور اسے سفید رنگ سے منسوب قرار دیا گیا ہے۔

جو سانس بہت تیز چلے اور لمبائی اس شخص کے چار انگل کے برابر ہو وہ آتش ہے اس کا رنگ سرخ سے منسوب ہے جو سانس بے راہ اور ادا میڑھی چلے اور اس کی لمبائی سات انگل برابر اس شخص کے ہو تو یہ ہادی ہے اس کا رنگ سبز سے منسوب ہے۔

اگر سانس آہلی یا خاکی چل رہی ہو تو فراخی رزق اور خوشی کی علامت ہے آتش کا جاری ہونا غم بھاری دکھ کی علامت ہے چھپتے کاموں کے خراب ہونے کا اشارہ ہے۔

آپ کسی کمرے میں بیٹھ جائیں جہاں ہوا کا چلنا محسوس نہ ہو اپنے سامنے تھوڑی سی روٹی بکلی بکلی کر کے چھادیں اب آپ اپنے تختوں سے سانس لین سانس سانس مطابق معمول لیں جس طرح انسان عام طور پر سانس لیتا ہے اس سے روٹی مل پڑے گی۔ جس قدر

فاسلے سے روٹی ہلے گی اس کو نظر میں رکھیں اور سانس کے اس فاسلے کی پینکشن کریں
لو سٹا لمبائی بارہ انگل کے برابر ہوتی ہے اگر سانس آٹھ یا دس انگل کے برابر ہے تو ایسا شخص
بالکل صحت مند و توانا ہے اس کا ہر عضو جسم بھرین حالت میں ہے درازی عمر کی بھی
علامت ہے اگر سانس کی لمبائی پندرہ انگل سے زیادہ ہے تو علامت ہے سخت ترین صمداری
مرض کا جس سے روز بروز صحت گر رہی ہے جھڑور سانس کی لمبائی بڑھے گی کمزوری و
ضعیف ہوگی سانس ۲۰ انگل تک پہنچ جائے تو ایسا شخص ضعف کی انتہا پر ہے اور معترب
مرنے والا ہے اگر کسی شخص کی سانس کی لمبائی ۱۰ یا ۸ انگل سے کم ہو جائے تو انتہائی
تندرستی اور اعلیٰ طاقت کی علامت ہے اگر لمبائی سانس ۴ یا ۵ انگل تک لائی جائے تو ایسے
شخص کی عمر دو تین سو سال تک بڑھ سکتی ہے۔

سانس سے بیماریوں کا علاج :-

جو کچھ لکھا جا رہا ہے حیران نہ ہوں نہ حلق نہ بھڑکریں یہ کوئی افسانہ یا جھوٹ
کے لیے کہانی نہیں کسی دن سانس مخالف چلے تو فوراً بد لگنا چاہیے جس سے نقصان میں کمی
واقع ضرور ہوگی۔ سانس بدلنے سے قسمت کا کھٹا تو مت نہیں سکتا لیکن علم کے نانے
ازالہ اور چھ ممکن ہے علم دنیا کی سب سے بڑی طاقت اور وہ ہے کتاب میں بیان شدہ علم
انفص کے مشاہدات و تجربات پر بھروسہ نہیں تو چند ایک کو ضرور آزمائیں تاکہ یہ حیرت نہ
رہے کہ سانس کے کرشوں پر غلطی ہونے کا دعویٰ کر سکو۔

(سر درد، تپ، لرزہ، درد شقیقہ یا کوئی بھی دورہ) :-

جب بھی کسی مریش کو ان درج بالا امراض میں سے کوئی دورہ آتا ہو گا آپ تحقیق
کریں تو یہ دورہ ہمیشہ کسی ایک ہی سریش میں آتا ہو گا دورہ کے وقت جو سر جاری ہو گا ہمیشہ اسی
سر میں دورہ آتا رہے گا اس کے لیے آپ فوراً مریش کے سر کو دبائیں یا دورے کے دوران
اس دورے والے سر میں تھوڑی سی روٹی ٹھونس دیں تاکہ یہ سر بند ہو جائے ایک دن
میں دورہ کا ختم ہو جائے گا اگر مرض پرانے تو چند ایک دن لگیں گے۔

معدے کی خرابی :-

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”تمام بیماریوں کا گھر معدہ ہے“ معدے کو صحیح
اور ہمیشہ نظر میں رکھیں تو آپ بیماریوں سے دور رہیں گے کسی کے معدے میں نقص رہتا
ہو تو ہضمی، رباع، خلیج، کڑے نکالیں آبی ہوں پیٹ نہیں سے تو آئیں آبی ہوں اس کی
تحقیق کریں گے تو معلوم ہو گا کہ اس مریش کا دایاں سر ہمیشہ کم چلتا ہے اور قمری سر ہمیشہ
زیادہ جاری رہتا ہے اس کے لیے ترکیب و علاج یہ ہے کہ کھانا ششی سر کے دوران کھایا
کریں اگر ششی سر بند رہتا ہو تو بائیں سر میں (نخنے میں) کروٹی رکھ دیں اور کوشش کریں
کہ ششی سر جاری ہو کیونکہ ششی سر کا تعلق شش سے ہے اور معدے کا تعلق بھی شش سے
ہے اس مطابقت سے دو تین دن میں آپ کو اس علاج اور ہاڈار کی ٹھک ماری والے علاج میں
فرق معلوم ہو جائے گا۔

مصطفیٰ خون :-

جس کسی کے خون میں نقص رہتا ہو، خارش، چھوڑے، پھنسی، چرے پر دانے خون میں کمزوری، خون میں خرابی، ہمہ قسم کی بہت سی دواؤں کے استعمال سے تنگ آچکا ہو اس سے کلی شفا کا گریہ ہے کہ زبان اوپر کے دانتوں کی تہ میں لگا کر منہ بند کر کے تھنوں سے لمبا سانس لیں اندر سانس کچھ دیر روک کر دوبارہ تھنوں سے تیزی کے ساتھ خارج کریں۔ دس منٹ صبح و شام یہ عمل ہو اور یا کھلی فضا میں کیا کریں عشرہ میں ہر طرح کے خون کے نقص سے چھٹکارا مل جاتا ہے چند دوستوں کو یہ عمل آڑا چکا ہوں بھجین مٹان بچا طریقہ ہے مجھے یقین ہے کہ لگا کر عمل کیا جائے تو جذام، کوڑھ، اور خون کے کینسر کو بھی شکست دینا مشکل نہ ہو گا انشاء اللہ سانس خارج کرتے وقت زبان نیچے کے دانتوں کی تہ میں لگا دیں منہ بند ہی رہے گا۔

بری عادات و خواہشات سے چھٹکارا :-

اگر آپ اپنے کسی خواہش یا بری عادت نشہ، شراب، ہیروئن، سگریٹ نوشی یا کسی بھی عادت بد سے تنگ و دہرا آپ کے ہیں اور اسے چھوڑنے کی حسرت ہے مہم ارادہ ہے کہ اس گناہ اور خواہش کو چھوڑا جائے تو اس سادہ طریقے پر عمل کریں کہ جب بھی آپ کا شوق و خواہش اس عادت بد کے لئے بیدار ہو کہ نشہ کیا جائے تو آپ فوراً شمی سر داپنے نغضے پر انگلی رکھ کر کہہ کر دیں اور بایں نغضے سے لیماساں سمجھیں لیں اس کے بعد بائیں نغضے پر انگلی رکھ کر اسی سانس کو دائیں نغضے سے ایک دم خارج کر دیں اسی طرح دس پندرہ بار کریں جب خواہش سر اٹھاے یا تنگ کرے تو یہ معمولی سا عمل کر لیں آپ دیکھیں

کے کہ آپ کا مزاج اس عادت بد کے خلاف ہوتا چلا جائے گا اور آپ کو اس عادت بد سے نفرت ہو جائے گی۔

دائمی سر درد، نزلہ، زکام، کھانسی، قبض، تپ دق، اور امراض ریہ :-

اگر آپ خدا خواستہ ان بیماریوں میں سے کسی بھی ایک یا بہت کے باتھوں پر بیٹھا ہیں یا ایسے مریضوں کے واسطے ہے تو اس کے لیے ہدایت یہ ہے کہ طلوع شمس کے وقت کھلی اور اور اونچی جگہ پر مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر منہ سے لمبا سانس لیں اتنا لمبا سانس لیں کہ اور مزید کی گنجائش نہ رہے لب منہ بند کریں تاکہ کے تھنوں سے تمام سانس کو باہر خارج کریں سانس اس قدر لگائیں کہ آپ کا پیٹ پیچھے جاکر بالکل صاف ہو جائے اور بالکل چھوٹے سے چھوٹا ہو جائے کم از کم دس پندرہ بار یہ عمل دن میں دہرائیں جب تک بیماری سے شفا حاصل نہ لے اس سانس کی مشق کو جاری رکھیں تندرست انسان بھی اگر یہ عمل کرے تو بے شمار فوائد میں سے گوارے سے چارہ ہے کہ امراض معدہ کا کافی و شافی علاج ہے بھوک شدت سے لگتی ہے رنگ سرخ و سفید ہو جاتا ہے مصطفیٰ خون بھی ہے آنتوں کو قوت بخشتا ہے دل و دماغ کو قوی کرتا ہے۔ حافظہ تیز ہو جاتا ہے طبیعت ہشاش بھاش رہتی ہے۔

قوت باہ اور جوانی برقرار رکھنا :-

سانس کو ہمیشہ بیدار رکھنا انسانی قوت کو بڑھاتا ہے ہمیشہ بید سے ہر اس سانس لیکر قوت برداشت تک رو کا جب برداشت سے باہر ہو جائے تو خنجر کیا جائے اسے جس دم

پر لایا جاسکتے ہیں علم النفس کی معراج ہے اس مشق کا ایک اور بیان وکرامت آگے ہو گا ایک آسان طریقہ لکھا جا رہا ہے ہمیشہ منتوں سے سانس نکھ سانس کو پیچڑوں میں قابو کیا جائے اور قابو کیا جائے اور قابو کیا جائے جب تک مزید قابو پر قدرت نہ رہے تو منہ کے ذریعے سے سانس خارج کریں یہ مشق ہمیشہ ہر وقت ہر جگہ کر سکتے ہیں البتہ صبح کا وقت بہترین ہے ہو اور جگہ پر اس مشق کو کرنے سے انسانی عمر بڑھتی ہے۔ جوانی قائم رہتی ہے بال بیاہ رہتے ہیں۔ اعضائے رکیہ خیش جوان اور طاقت ور رہتے ہیں۔ دانت، سر، سینہ اور پیٹ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔

ہمیشہ صحت و تندرستی :-

آپ جب بھی کھانا کھائیں تو ہمیشہ ششی سر میں کھائیں اور جب پانی پینا ہو تو قمری سر میں پینے اور پیشاب پینا نہ بھی قمری سر میں کریں اس عمل کو جاری رکھیں تو کبھی کوئی بھی مرض و بیماری نزدیک نہ آئے گی دائمی صحت اور تندرستی رہے گی امراض آپ کو پہچانے گی بھی نہیں کا آمد طریقہ ہے۔

دیگر تجربات :-

گر مہماریوں سردرد، حار، شدت پیاس، ضعف جگر حار ہر قسم ورم کے مریض کا ششی سر بہ کرانے سے تین چار دن میں مرض بغیر دوا کے ختم ہو جاتا ہے۔ اس طرح سر مہماریوں میں قمری سر بہ کرانے اور ششی سر جاری کرانے سے ہمہ قسم کی سر مہماری بھاگ جاتی ہے دو-ہفتور میں آپ کو بہت کچھ بتایا ہے گرمی و سردی کا مقابلہ بھی ہمیشہ ششی و

قمری سر سے کیا کریں۔

بدن کی تحکات اعضاء کی سستی پیاس غصہ میں قمری سر چلانے سے بدن و طبیعت کو سکون مل جاتا ہے۔ ہر نیا کام مرض قمری سے منسوب ہے قمری سر بہ کر کے ششی جاری کریں توانت ہرگز نہ ترے گی۔

ہانے کی خرابی ناف میں درد پیٹ میں درد وغیرہ کی صورت میں ششی سر کو جاری کریں۔

معدہ پر پیو جھ، حتیٰ بہد ہنشی ہو تو ششی سر چلائیں چند منٹ میں حال درست ہو گا اسام ہو تو سانس بہد کرنے کی مشق کریں بار بار کریں فوراً بہد ہو جائیں گے۔

بے خوابی کی صورت میں دائیں کر وٹ لیٹ کر قمری سر جاری کریں اور آنکھیں بہد کر کے مکمل چاند کا تصور کریں چند منٹوں میں خوب نیند آجاتی ہے ششی سر قاطع نیند ہے دیکھئے دانے کر وٹ سنت رسول ﷺ پر سونے کا ایک عام فائدہ۔ سخت سروی لگ جائے حار کے لئے بدن پر پیٹ لانا لازمی مقصود ہو تو لیٹے لیٹے ششی کو جاری کریں اور چندرہ قس منٹ سانس روکنے کا مشق جس دم کریں پسینے سے شر اور ہو جائیں گے۔

ہماری سے شفا کب ہوگی؟

اگر کوئی آپ سے سوال کرے کہ ہماری سے شفاء کب ہوگی۔ تو سوال کرتے وقت اگر سائل یا مریض کا ششی سر جاری ہو تو جلد شفاء ہوگی اگر آپ کا یعنی عامل کا سر بھی ششی ہے تو عنقریب شفاء ہوگی اور اگر عامل کا قمری سر ہے تو صحت دیر سے ہوگی اگر دونوں کا قمری چل رہا ہے تو شفاء کی امید کم ہے نفس قساویہ خطرناک اور جان لیوا ہے۔

ہر مرض اور صمدی کا خیرات انگیز عمل اطباء کے لئے اعمول تحفہ :-

روحانی علوم کی طرح حکمت طب ایو پیٹلک ہو میو پیٹلک اور ہر طریقہ علاج میں ہر معالج اس امر کا مشاقق و متلاشی پایا جاتا ہے کہ کوئی ایسا نسخہ، ٹونک، تنزیہ طریقہ علاج ہو جو ہر طرح کے مریض کے لئے شفاء جنت ہو جائے یہ انسانی فطرت ہے کہ وہ خوب سے خوب تر اور آسان تر کی تلاش میں اپنی زندگی گزارتا ہے ہر طریقہ علاج کے ماہرین اور معالجین کی خدمت میں دعوے کے ساتھ یہ عمل طریقہ علاج پیش کرتا ہوں کہ ہمہ قسم کے صمدیوں پر استعمال کیا جاسکتا ہے ساتھ ہی یہ بھی دعویٰ ہے کہ یہ عمل کسی بھی ماہر علم النفس یا کسی اور کے پاس نہیں۔ اس خاص الخاص نایاب ترین مؤثر ترین اور اعمول عمل کا انکشاف بھی مجھ پر روحانی باپ علامہ شاد گیلانی مرحوم نے کیا جن کی شفا دہی و حکمت کی ہر طرف دھوم مچی ہوئی تھی۔ آج میں یحییٰ شفاء (انشاء اللہ) کو نظر معالجین ہر عام و خاص کرتا ہوں کہ بھرپور فوائد حاصل کریں ہر مقام اور مریض پر استعمال کریں دیکھی انسانیت کی خدمت کا بہتر طریقہ ہے۔

عمل :

مریض کو سامنے بٹھا کر اہبار درد و شریف پڑھیں پھر اہبار پڑھیں۔

نوا اللہ فی حوائشہ قول امام موسیٰ رضا

اب آئیں بعد کر کے یہ تصور کریں کہ مریض کا مرض اپنے اندر کھینچ رہا ہوں اور ساتھ ہی سانس اندر کھینچتا شروع کریں اس کے بعد لمحہ بعد اب سانس آہستہ آہستہ باہر نکالیں اور یہ تصور کریں کہ اپنے اندر کھینچتا ہوں اور باہر پھینک رہا ہوں یہ عمل کم از کم اہبار

کریں شروع میں ۳-۴ مریضوں پر تجربہ میں گھر بہت یاکم اثر ہو تو بالکل ناگھبراہیں چند مریضوں پر عمل کرنے سے قلعہ ہو جاتا ہے اتنا عظیم عمل ہے اتنے آسان طریقے سے امراض کو کھینچا جائے تو محنت ضروری ہے تصور کامل اور یقین سے قلعہ ہو جاتا ہے اس عمل پر مکمل قلعہ اور قدرت کے بعد صرف مریض کی تصویر کام دے گی تصویر سامنے رکھ کر اسی اصول سے عمل کریں تو مریض کا مرض نکل آتا ہے چاہے مریض سینکڑوں میل دور ہی کیوں نہ ہو آخر میں اہبار پھر درد و شریف پڑھیں بغیر دوا، نسخہ اور ٹونک اور ہر چیز کے ایسا عمل ملنا بہت ہی مشکل ہے اور اس قدر آسان کہ ہر کوئی کر سکے اور ہر جگہ و مقام پر کر سکے شفاء ہے تو اسی میں ہے علاج ہے تو یہی ہے نسخہ تجربہ ہے تو یہی ہے دعا ہے تو یہی ہے اس عمل کی قدرت نہ کرنا کفرانِ نعمت ہے۔

درد کا علاج :-

مجھو اور بھڑکاٹے کے علاوہ دوسرے اور ہر قسم کے درد کے لئے علاج ہے۔ تین بار مقام درد پر لگائیں - (لیعذ بہم) اس کے بعد جس دم کے سانس روک کر تین بار لگائیں پھر تین بار پڑھ کر دم کریں ورنہ اپنی جگہ سے بھاگ جائے گا۔

سوال کا جواب بذریعہ علم النفس :-

علم النفس کے ذریعے سوال کا جواب دینے کے لئے ماہر سانس کو کھلی جگہ بیٹھا چاہئے جہاں سانس آسانی سے آجائیں اگر سانس جاری نہ ہو تو سانس آئے اور اس سر کی طرف بیٹھ جائے تو اس کے سوال کا جواب سانس کے حق میں ہو گا یعنی کام ہو گا اور اگر

سائل بد سر یعنی بکے سر کی طرف سے آیا اور اسی جانب بیٹھ گیا تو سوال کا جواب نفی میں ہو گا یعنی سائل کا کام نہ ہو گا۔

ایک اور قاعدہ :

جب سائل سوال کرے تو سائل کے نام سوال اور متعلقہ دن کے حروف شمار کرو اب اگر حروف جفت ہوں اور سر آپ کا شمشی چل رہا ہے یا حروف طاق ہیں اور سر قمری سر چل رہا ہے تو سائل کے سوال کا جواب نفی میں دیں سائل کو ہٹا دیں اور اگر حروف طاق ہوں اور آپ کا سر شمشی چل رہا ہے حروف جفت ہیں اور آپ کا سر قمری چل رہا ہے تو سائل کو کامیابی کی بھارت دے دیں اگر ٹس تباہیہ چل رہا ہے تو کامیابی دیر سے ہونے کی شرط لگادیں۔

فتحیا شکست کسے ہوگی؟

مقابلے کے وقت جس حریف یا فریق کا شمشی سر ہو گا اسے فتح ہوگی اور اگر دونوں کا شمشی سر ہو گا تو جو کوئی گھر سے پہلے نکلا ہو گا اسے فتح ہوگی قمری سردالے کو شکست ہوتی ہے۔

لڑکا ہو گا یا لڑکی :-

سوال کرنے والے کا اگر سانس شمشی سر ہو گا تو لڑکا قمری چل رہا ہو تو لڑکی انشاء

اللہ پیدا ہوگی۔ اگر عامل کا سر بھی شمشی اور سائل کا بھی شمشی ہو تو ایسے میں ضرور اور ضرور انشاء اللہ لڑکا پیدا ہو گا۔ اسی طرح دونوں کے قمری سردالے میں انشاء اللہ ضرور اور ضرور مذہبیں پیدا ہوگی۔

محبت و تسخیر کا نفسی عمل :-

شرع کے اور لائق میں ستاروں کے ساتھ منسوب سانس کا بیان ہو چکا ہے اس عمل کا تعلق سانس زہرہ سے ہے جو کہ ۲۳ منٹ کے لئے ہوتا ہے صرف اس وقت اور ساعت کو نگاہ میں لائیں عین اس ساعت زہرہ یعنی سانس زہرہ میں مغرب کی طرف منہ کر کے پاتھی مار کر بیٹھ جائیں اب جس کسی کو تسخیر و تابع کرنا ہو اس کا تصور اسے خشوع و خضوع کے ساتھ کریں کہ گویا مطلوب کا شکل و صورت آنکھوں کے سامنے کھڑا ہے اب قمری سر کو اندر کی طرف کھینچیں اور ساتھ ہی ساتھ تصور ہے کہ اس سانس کے ذریعے مطلوب کو اندر کھینچ لیا ہے اور دل میں اترا گیا ہے۔ بس یہی عمل ساعت زہرہ یعنی ۲۳ منٹ جاری رکھیں جب تک ٹس تباہیہ جاری ہو کم از کم تین دن یہ عمل کریں مطلوب کا اس عمل کے اثر سے چپا مشکل ہے سمجھ کر آئے گا اس عمل بے پناہ سے متاثر ہوئے بغیر کوئی نہیں رہ سکتا کیونکہ اور ساعت زہرہ کا ہونا ضروری ہے۔

جذب القلوب کا نادرہ روزگار عمل :

جو عمل نیک قلم کر رہا ہوں میرے روحانی باپؑ کو ہندوستان کے مشہور ماہر علوم فلکیات جناب شفیق رام پوری مرحوم نے عنایت کیا تھا جو کہ ان کا مجرب عمل ہے

میرے روحانی باپ کا بھی دس بارہ جگہوں پر گز مودہ اور تجربہ شدہ عمل ہے ان کا کہنا ہے کہ اکیر ہے تو یہ ہے جاوہ ہے تو یہ ہے عمل ہے تو یہ ہے اور اگر کسی عمل میں اثر ہے تو اس میں ہے محبت کیلئے روئے زمین پر اس سے بھر عمل دیکھنا نہ سنا ہوگا لاکھوں میں سے انتخاب ہے دنیا میں ایک جگہ سے کم نہیں علم النفس کے ماہرین نے عجیب طرح سے تہیب دیا ہے۔

سائنس کی عام طور پر تین قسمیں ہیں۔

ششی قمری اور قسویہ

اس لحاظ سے اعداد کو بھی تین قسمیں ہیں۔

ایک ایسے اعداد جن کا نصف آسانی سے ہوتا چلا جائے مثلاً ۱۶ نصف ۸ نصف ۴

نصف ۲ نصف ۱

دوسرے ایسے اعداد جن کا نصف ایک بار ہو سکے اور کے بعد پھر اس کا نصف نہ ہو سکے

مثلاً ۸۱ نصف ۹، ۹ نصف ۵، ۱۳ نصف ۷

تیسرے ایسے اعداد جن کا نصف نہ ہو سکے مثلاً ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۷ وغیرہ

ایسے اعداد قسویہ اعداد کہلاتے ہیں۔

اب آپ نے جس کو تفسیر کرنا ہو اس کے نام محمد والدہ کے اور اپنے نام محمد والدہ کے اعداد حساب احمد قمری اس وقت جمع کرو جب آپ کا قمری سر جاری ہو اب حاصل جمع کے اعداد کا اصطلاح کریں۔

مثال کل جمع شدہ اعداد ۲۳۳۹ اس کا اصطلاح کیا ۹ جمع ۲ جمع ۳ جمع ۲ برابر ہے

۱۶ عدد قمری ہے کیونکہ اس کا نصف ۸، ۴، ۲۔ اگر اعداد اصطلاح کرنے پر ششی اعداد افذ ہوں تو عمل ناگزیر اس طرح مطلوب کا نام مشکل کام ہے عمل ہوگا تو اثر کم ہوگا حاضری نہ ہوگی اس کا معیار تین ہفتے ہے اگر اصطلاح کرنے پر عدد قسویہ آئے تو عمل کارگر ہوگا اور مطلوب یا محبوب دو ہفتے کے اندر حاضر ہوگا۔ اصطلاح کرنے پر اعداد قمری آئے تو عمل ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنی قوت سے محبوب کو پاگل کر کے حاضر کر دے گا قسویہ اور قمری میں عمل کی قوت کشش سے مطلوب آجاتا ہے ششی میں بھی اثر ہو جاتا ہے مطلوب حاضر نہیں ہوتا الفت ہو جاتی ہے۔

اب آپ نے اپنے اور مطلوب محمد والدین کے اسماء کے جو اعداد حاصل کئے ہیں انہی اعداد کے مطابق سورۃ یوسف میں سے ایک آیت ہم بعد افذ کریں۔

اب بعد نماز عشاء رات کو تنہائی میں یکسوئی کے ساتھ اعداد قمری یا قسویہ ہیں تو پانچویں مار کر منہ مغرب کی جانب کر کے مصلے پر بیٹھ جائیں ششی اعداد کی صورت میں دوزانو ہو کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اب سانس لیں اور بعد کریں یعنی جس دم کریں اس دور ان جس دم میں افذ شدہ آیت پڑھیں جتنی دیر آپ سانس روک سکتے ہیں تب تک پڑھتے جائیں اب جب سانس گرفت سے باہر ہو تو سانس خارج کریں پھر اس طرح سے کریں۔ اس طرح کم از کم ۳۲ ہفتے بار کریں۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو سکتا ہے مگر اس عمل کے اثر میں نقص نہیں ہو سکتا متعلقہ مخصوص دنوں میں آپ کا مطلوب دیونہ وار حاضر ہوگا۔

اجد قمری سمعہ قیمت

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ا	ب	ج	د	ه	و	ز
۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰		
ح	ط	ی	ک	ل		
۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	
م	ن	س	ع	ف	ص	
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰		
ق	ر	ش	ت	ث		
۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		
خ	ذ	ض	ظ	غ		

اعداد حاصل کرنیکا طریقہ :-

مثال :- عرض کیجی

ع	ر	ض	ب	ی	ک	ی
۷۰	۲۰۰	۸۰۰	۲	۱۰	۲۰	۱۰
۱۱۱۲						

یہ اعداد صرف ایک نام کے دیئے گئے ہیں ان میں والدہ مطلوب سمعہ والدہ کے جمع ہونگے۔ اسی طرح قرآن مجید میں سورۃ یوسف کی آیتوں کے اعداد نکال سکتے ہیں۔ جس دم پاپر انا یا م :-

یوگا اور یوگا کی یکسوئی کو جس چیز پر ناز ہے وہ جس دم ہے جس دم پر علم النفس کو بھی خیر ہے یوگا میں جس دم اطمینان قلب کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے۔ جس دم سے طبیعت کو ایسی چیز کی، سکون، راحت، طمانیت، اور سرور ملتا ہے کہ انسان بار بار چاہتا ہے کہ سانس لیا ہی نہ جائے کیونکہ اس میں غیر معمولی قوت زندگی مضمر ہے آدمی ہر طرح کے غم والہ سے دور ہو جاتا ہے، برائیوں سے نفرت اور نیکی سے رغبت گناہ اور بد سے بیزار اور پرہیز ہو جاتا ہے جس دم کا عامل عمر دراز مضبوط و توانا ہوتا ہے۔ اس عمل کو جاری رکھا جائے تو انسان کی عمر سینکڑوں برس تک ہو سکتی ہے۔

یہ کوئی شرعی یا اختلاف کی بات بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی حیات سانس کے تعداد پر مقرر کی ہے۔ اسی لئے ارشاد باری ہے ”کل نفس ذائقۃ الموت“ ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہوگا سانس لے کر اور اندر روکے رکھنا جس دم ہے اب جھڑ نیا وہ دیر سانس کو روکا جائے گا اتنا ہی قاندہ ہے ہندو، بدھ، مت منگول طبقہ نسل میں اکثریت اسے شیشا سانس گردانتے ہیں اور کیوں نہ ہو یہ عمل انسانی حیات اور جسم کے

لئے ہر کارہ ہے اس کے صرف فوائد بیان کرنے پر ضخیم کتاب لکھی جائے تو کم ہے اور ناکار
توجہ کے لئے کمال کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ کیسوئی کے مشقوں میں آپ توجہ قائم رکھنے
کی خود کوشش کرتے ہیں جبکہ جس دم میں مشق دریاخت آپ کو کیسوئی و توجہ ایک کلمہ پر
خود قائم رکھنے پر مجبور کرتا ہے۔ کتاب ہاتھ میں لئے ابھی ابھی آپ اس صداقت کو پرکھ
سکتے ہیں۔ جس دم سے صدایاں کو سول دور بھاگتی ہیں مضر صحت جراثیم ان کے نام سے
ڈرتے ہیں اندرونی دیر وئی نظام انسانی توانا و تندرست رہتا ہے قلبی و ذہنی سکون حاصل
ہونے سے انسان ہمیشہ ہلکا پھلکا اور تروتازہ طبیعت کے ساتھ رہتا ہے۔ چہرہ سرخ و سفید
جسم مضبوط ہو جاتا ہے معدہ و دواں کا محتاج نہیں رہتا۔

کمال جس دم :-

جس دم کے معنی سانس کو قید کرنا کے ہیں۔ جس دم میں سانس کو کہتے آہستہ
مٹیسی گولیوں کی طرح چوسا جائے سانس کے ساتھ زور اور جھکوں کو استعمال نہ کریں۔
جب آپ نے سانس آہستہ آہستہ اندر کھینچا اور اس قدر سانس کھینچا کہ مزید کی گنجائش میں تو
اسے قید کر لیں یعنی ضبط کر لیں بڑے سکون اور اطمینان کے ساتھ جب ضبط پر قدرت نہ
رہے سانس کو باہر خارج کرنا شروع کریں آہستہ آہستہ سانس باہر کو نکالیں اب طبیعت کو
سنبھلنے دیں چند لمبے انتظار کے بعد سانس کو بیاں سکون شوق و ذوق دریاخت اور آہستگی کے
ساتھ پھر اندر کھینچنا شروع کریں پھر قلا میں رکھیں منہ بند رکھیں۔ پھر بے اختیار ہونے
سے پہلے آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔

آہستہ آہستہ درجہ بدرجہ سانس کو قید کرنے روکنے کے وقفے کو بوجھاتے جائیں

شروع میں آپ کو مشق دریاخت ایک جبری مشقت کی طرح محسوس ہو جائیگی جوں جوں
آپ قوت اروی کے ساتھ بلا حسیں گے تو دریاخت سے اور مشق ہر وقت کرنے کو جی
چاہے گا جب آپ کو سانس کی اس مشق سے لطف آنا شروع ہوگا تو طبیعت کے گام کہ سانس
لے کر چھوڑا ہی نہ جائے اس اسی سکون میں غرق ہوں آپ سانس روکنے کے وقفے کو جتنا
چاہے بلا سکتے ہیں دنیا میں لوگ ہیں جو ٹھنڈ ٹھنڈ سانس نہیں لینے یوگا میں یہ چیز عام
ہے وہاں دریاخت سے ناچنے والے دس منٹ تک سانس روکنے پر قدرت حاصل کیا
مصر فیت کے باعث جاری نہ رکھ سکا کسرت اور کھیل سے متعلق کلاڑی کے لئے سانس
پر عبور حاصل کرنا بڑا پیچہ اطفال ہو تا ہے غیر مذاہب میں یہی چیز معراج و رویت گردانا
جاتا ہے اسی مشق دریاخت سے لطیفہ نفس یعنی باطنی شخصیت پیدا ہو جاتی ہے یہ باطنی
مثالی شخصیت ہر انسان میں موجود ہے جو ظاہری شخصیت سے ارفع و اعلیٰ اور قوی تر ہے۔

اسے اکلٹ سائنس میں INNER SLEF یا ASTRAL BODY کہتے ہیں اس کا
مظاہرہ عام شخص خواب کی حالت میں خوب کرتا ہے ہم جو خواب کے عالم میں غیر ملک
پہنچ جاتے ہیں ظاہری حواس غصہ کے بغیر چیزوں کو دیکھ و چوسکتے ہیں سن سکتے کھا سکتے
ہیں خوشبو کا احساس کر سکتے ہیں لذت و شیریں کھاؤں کے ذائقے تک محسوس کر لیتے ہیں یہ
کیا ہے ؟ آپ تو ہمسر پر موت کی یمن نیند میں ہوتے ہیں یہ کام اسی باطنی شخصیت کا ہے جو کہ
اکثر ہمارے حالت خواب میں پیدا ہو جاتی ہے اس شخصیت کو خواب کے بغیر جسم سے
نکال کر باہر سیر کرنا غیر مذاہب میں رویت کی انتہاء ہے جب کہ اسلام کی روحانیت میں
یہ مقام اول ہے فقراء و صوفیاء کرام اور اولیاء اللہ کی نظر میں یہ پہلی سیڑھی ہے چھ مزید
سیڑھیاں ہیں دیگر مذاہب نے اپنے تجربات کو کھلے عام دھڑلہ و جوش کے ساتھ دیکھا اور عب
داثر دیا صرف اپنے ظاہری جسم سے باطنی شخصیت کو باہر نکال کر دھند و راجہ اور رویت کے

معمولی درجے کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قاسبے ملائے لیکن کیا یہ میرے اسلاف اور
بزرگوں کی طرح

ہوا میں اڑ سکتے ہیں؟

آگ میں سے گزر سکتے ہیں؟

پانی پر چل سکتے ہیں؟

آگھ جھپکنے میں مقام تبدیل کر سکتے ہیں؟

اپنی شکل سے کسی اور شکل میں آ سکتے ہیں؟

جنات کو قبضہ کر سکتے ہیں؟

سب جان چیزوں کو اڑا سکتے ہیں؟

یقیناً ان کا جواب اور کام ہرگز ہرگز نہیں ہوگا۔

مگر ساتھ ہی افسوس اور انتہائی دکھ کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ یہ خرق العادات
مظاہرے آج ہم سے بھی کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کر دکھانے کی ہمت ہے یہ محض پادری
قبضہ بن چکے ہیں۔ ہمارا ماضی اور تاریخ خرق العادات مظاہروں کراستوں سے بھر پڑا ہے
لیکن آج حال میں کوئی نہیں جو اہل یورپ وغیرہ مذہب کے تجربات نقلی و معمولی علم کلمات
دے سکے ہم امت محمدی ﷺ کے لئے صرف روڈی کمانے کے لئے رہ گئے ہیں اور ہمارا
سارا پتھر بھی بیکری ہے۔

اگر اس علم کو عام کیا جائے ان مظاہروں اور کراستوں کو عوام و خواص میں اس
درس و تلقین کے ساتھ پیش کیا جائے کہ کوئی کچھ نہیں ہوتا یہ صرف اللہ کی طرف سے
ایک علم ہے تو کتنی گروہ آنکھیں درست ہو جائیں گی اسلاف اور مشہور روحانی ہستیوں کا
زمانہ روشن ہے ان

مہارک ہستیوں کے ہاتھوں کتنے انسان جوق در جوق مسلمان ہوئے لیکن آج یہ چیز دیکھنے و
آنکھیں ترستی ہیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ہر کس و ناکس کو تعلیم روحانیت جس سے خرق
العادات مظاہرے ہو سکیں دی جائے لیکن قابلیت، اہلیت، برداشت، شوق اور جذب
کرنے کی صلاحیت رکھنے والے متلاشان روحانیت کو روحانیت کا درس خاص دیا جائے اس
کے باوجود بھی کوئی اسلامی روحانیت کو سینہ میں دبائے رکھتا ہے تو لوگوں کی زبان کو کوئی
نہیں روک سکتا اور جو لوگوں کی زبان ہو گئی وہی حقیقت ہو گی کیوں کہ ”زبان خلق قادر و خدا
است“ روحانیت کی تعلیم پوشیدہ رکھنے کا جواز نہ بتایا گیا خیل و حجت سے کام لیا گیا تو ان
حضرات کو بھی صرف ان مسلمانوں میں شمار کیا جائے گا جو صرف بچے پیدا کرتے ہیں۔ اور
اصل چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں اور جنہوں نے اصل و نقل کا فرق متاویا ہے اللہ اللہ خبر
سلا۔

مراقبہ سیر و سفر

اس امر کا ذکر ہو چکا کہ جس دم کی ریاضت سے انسان اپنے اندر کی باطنی شخصیت
کو بیدار کر سکتا ہے اور اسے باہر نکال کر اپنی مرضی کا سیر و سفر کر سکتا ہے لیکن اس کے
لئے ضروری ہے آپ سانس کو روکنے پر ۵ منٹ کی قدرت رکھتے ہوں جب آپ کو جس دم
پر کم از کم پانچ منٹ تک قابو رکھنے کا مشق ہو گا تو آپ کے لئے ASTRAL BODY
نکالنا کوئی جوئے شیر لانا نہیں ہو گا اب آپ بھی اندر کی شخصیت INNER SELF کو نکال
کر گھوما پھرا سکیں گے جب کہ آپ کا جسم آپ کے کمرے میں پڑا ہو گا یہ کوئی جن بہت کی
کمانی نہیں حقیقت ہے مجھے جتنا علم علیم نے دیا ہے بے دریغ لوٹا رہا ہوں ایسی تعلیم لوگوں

کوہ سوں کی خدمت کے بدلے ملتی ہے لیکن مجھے لوگوں کی نفسیات سے کھیلنے کا شوق نہیں لوگوں کی زندگی کا استحصال آتا نہیں جتنیں علم سے محبت ہے مجھے ان سے محبت ہے محبت کو بھانے اور اسے کچھ دینے کی حقیر کو شش کر رہا ہوں۔

اب چونکہ آپ کی یکسوئی بھی غیر معمولی ہو چکی ہے اور جس دم کی مشق نے مزید یکسوئی میں غرق کر دیا ہے اب آپ تصوراتی قدموں سے چل پھر سکتے ہیں باطنی شخصیت کو سنبھال کر جہاں چاہیں لے جائیں اس کا عقل کچھ یوں ہے کہ تنہائی اور خاموشی کے وقت اس کے لئے رات کا وقت اسب رہتا ہے تمام وہ حالت میں لیٹ جائیں منہ آسمان کی طرف ہو آنکھیں بند کر کے اب تین چار بار گھرے گھرے آہستہ آہستہ سانس لیں اس کے بعد سکون کے ساتھ پانچ منٹ کے لئے جس دم کریں اب اپنے پورے جسم کا تصور کریں باطنی انگہ کے ساتھ یعنی جیسے آپ باطنی بھارت سے سر سے پاؤں تک اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں ساتھ ہی آگے کیلئے طریقہ کار اور جسم سے باطنی شخصیت کو نکالنے کے لئے میں اپنے روحانی باپ علامہ شاہ گیلانی کا بیان کردہ مضمون جو کہ کئی روحانی رسالہ میں بھی چھپ چکا تھا من و عن بیان کرتا ہوں تاکہ کتاب کو شرف کے علاوہ روحانی باپ کی زبانی آپ کو ناقابل فراموش سبق دے سکوں۔

آئندہ کا مہینہ - ایک فسطوی رات اور میں اپنے گھر کے کھلے صحن میں چارپائی پر لیٹ کر سونے کی تیاری میں تھا۔ بال جوں کی چارپائیاں قریب قریب تھیں مجھے خیال کیا کہ کیوں نہ مراقبہ سیر کی مشق شروع کر دوں۔ سچوں کے سوجانے کے بعد گھر بھر میں مطلقاً خاموشی چھائی تھی۔ میں نے آنکھیں بند کر کے ایک لمبا سانس کھینچا جس دم کو پانچ منٹ تک سانس روکنے کے بعد پھر آہستہ آہستہ سانس باہر نکال دیا۔

پاؤں پھیلا کر سو یا تھا تصور کیا کہ میرے دونوں پاؤں سر ہو چکے ہیں بالکل سرور۔

ان میں سکت باقی نہیں رہی۔ ان میں اتنی قوت بھی نہیں رہی کہ حرکت میں آجائیں ان میں سوئی چھو دوں تو درد تک نہ ہو۔ تصور کی گمرائی میں ڈوب چکا تھا لہذا پاؤں بچ بچ سن ہو چکے تھے تصور ہی میں دہرایا کہ یہ سننا بت اس بدن کے لوہر چڑھ رہی ہے۔ گھٹنوں تک بدن سن ہے اب بدن اور کولوں تک سننا بت آچکی ہے سننا بت آچکی ہے سننا بت پیٹ میں محسوس ہو رہی ہے۔ سینے تک آئی ہے۔ اتنا سن ہو چکے ہیں میرا پورا جسم سو چکا ہے۔ گردن ہن جاگ رہا ہے میں اپنے جسم کو حرکت نہیں دے سکتا لوہے تصور اتنی چٹکی اختیار کر گیا کہ بچ بچ میرا پورا جسم خیالاتی فالج میں مبتلا ہو گیا تھا اب مشق شروع کی۔ میرا جسم مجھے نظر کر رہا ہے پورا جسم۔ یہ میرا سر ہے۔ اس کے نیچے سینہ، پیٹ، ران، پنڈلی، پورا شاہ گیلانی، ہو بہو شاہ گیلانی اس شاہ گیلانی اور اس شاہ گیلانی میں موہ لار فرق نہیں۔

لیجئے میں اپنے جسم سے بالکل الگ ہو کر چارپائی پر کھڑا ہو گیا چارپائی سے اتروں؟ ہاں ضرور۔ جو تھ کی کٹک محسوس ہو رہی تھی۔ چارپائی سے اٹھنے کے باعث چارپائی کی چولوں میں چرچاہٹ کی آواز بھی آرہی تھی کہ لپٹا پڑی کا کتا ڈور سے بھٹکا۔ میں تصور اتنی نیند سے لپٹا کہ چونک اٹھا۔ ذہن ایک گمری مشق میں ڈوب چکا تھا۔ کتے کے بھونک نے اسے جھجھوڑ کر بیدار کر دیا۔ مگر ابھی جسم تصوراتی فالج میں مبتلا تھا۔ اس لئے اسے جگانا بھی ضروری تھا اپنے آپ سے خطاب کیا کہ میرے سینے میں زندگی دوڑ رہی ہے۔ ہاتھوں میں حرکت آچکی ہے۔ اور زندگی کی ریت منجھلے بدن کی طرف سرعت سے دوڑ رہی ہے۔ ران پنڈلیوں اور پاؤں میں خون کی حرکت تیز ہو گئی ہے۔ لیجئے میرے سامنے بدن میں پھر روح زندگی کام کرنے لگ گئی۔ میں تصوراتی فالج سے باہر نکل آیا۔ میں نے کروٹ بدلی اور کلمہ شریف پڑھ کر سو گیا۔

”دوسری رات“ انتہائی سکون کے عالم میں بسو پر لیٹ گیا جس دم کرنے کے

بعد تصور یہ کیا کہ میں چارپائی سے اٹھ کر بیٹھ گیا ہوں۔ پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں اور جو تاپہن رہا ہوں۔ جوتے مجھے چارپائی کے نیچے پڑے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ میں نے دونوں پاؤں میں جوتے پن کے لیے کیچے۔ تصور کے عالم میں میں چارپائی سے اٹھ کھڑا ہوں۔ صحن میں تصوراتی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھا سب افراد خانہ گہری نیند سو رہے تھے میں تصوراتی قدموں سے آہستہ آہستہ چلتا ہوں صحن کی لمبائی کو عبور کر کے گھر کے دروازے پر پہنچا تصوراتی ہاتھ نے دروازہ کی کڑی کھولی۔ دروازہ کھلا میں آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ہوا اگلی میں داخل ہو گیا۔ تصوراتی ہاتھ نے کھلے دروازے کے پٹ بھرہ کر دیئے کھلی مشرق کی طرف کھلتی ہے۔ میں نے تصوراتی آنکھوں سے فضا کو دیکھا چاند آسمان پر چمک رہا تھا اور گلی میں چاندنی چمکی ہوئی تھی۔ دیوار کا سایہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور میں نے چلتا شروع کیا تصور اتنی قدم آہستہ آہستہ بڑھ رہے ہیں۔ انیس شیرازی صاحب کے مکان کے دروازے پر پہنچ گیا دروازہ بند تھا۔ میرا تصوراتی ہاتھ بھائی انیس شیرازی کے دروازے کی کڑی کی طرف بڑھا اور کڑی کو میں نے زور زور سے کھینچا با شروع کر دیا۔ گواڑ صاف طور پر میرے کانوں میں آ کر ہی تھی اور میرا تصوراتی ہاتھ متواتر کڑی کھینچتا رہا تھا کہ اسنے میں اندر سے انیس شیرازی نے گواڑ دی کون ہے بھائی؟ میرے تصوراتی جسم نے اس سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ ”میں انیس صاحب کے دروازے پر کھڑا تھا مگر حقیقت میں اپنے مسخر پر مراقبہ کی حالت میں تھا اور اپنے مسخر پر پڑے ہوئے بھی میں جتا ب انیس شیرازی کی کڑی کھینچتا رہا تھا اور ان کی گواڑ کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انیس صاحب کے کھنکھارنے کی گواڑ کو واضح طور پر سن بھی رہا تھا۔ میں نے انیس صاحب کے کھنکھارنے کی گواڑ سن رہا تھا۔ دروازہ پر آئے تو ان کے قدموں کی چاپ بھی سنی۔ انہوں نے دروازہ کھولا میں ان کو واضح طور پر دیکھ رہا تھا اور وہ دروازے سے سر باہر نکالے اور لوہر جھنس بھری نگاہ

سے دیکھ رہے تھے کہ کس نے کڑی کھینچی ہے؟ مگر میرا تصوراتی بدن ان کو نظر نہ آسکتا تھا اس لئے وہ حیرت کے عالم میں اور اور دیکھ رہے تھے اور جب کسی شخص کو نہ دیکھ سکے اور بات ان کی سمجھ نہ آسکی تو زور سے انہوں نے دروازہ بند کر دیا اور لوہی آواز سے پڑھا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ ان کے دروازہ بند کرنے اور لا حول پڑھنے سے میرے تصوراتی بدن نے ایک جھنجھنہٹ محسوس کی اور میں کاہوس کے مریض کی طرح ہلکا کر مسخر پر اپنے جسم ہادی میں پھر واپس گیا۔

یکدم آنکھ کھلنے کے باعث اٹھنے کی کوشش کی مگر چونکہ جسم پر عارضی فانی اثرات قائم کر کے مراقبہ کیا تھا۔ اس لئے اٹھ نہ سکا۔ ذہن نے فوراً مشورہ دیا کہ فانی اثرات دور کرنے کے لئے جسم کو ہدایت دی جائے۔ سایہ طریق کے مطابق میں نے ہدایت دے کر اپنے خوابیدہ اعضاء کو پھر بیدار کر دیا۔

یہ تھا روحانی باپ کا تجربہ ان کی زبانی باطنی شخصیت کو باہر نکالنے کے لئے انتہائی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے آپ کا تجلیمہ کے لئے یہ محسوس نہ کرے کہ آپ مسخر پر پڑے ہوئے ہیں۔ کیونکہ آپ نے یکسوئی کی مشقیں بھی بڑے ذوق و شوق کے ساتھ مکمل توجہ کے ساتھ مکمل کر لی ہیں اور جس دم پر بھی عبور ہے اس لئے آپ کو کوئی وقت انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہوگی۔ البتہ جب بھی حویٹ کے دوران خیال ہٹ جائے اور یہ ذہن میں آئے کہ آپ مسخر پر لیٹے ہیں تو اس دن یارات کو مشق موخر کریں اور اگلے دن یارات کو پھر مضبوط خیال کے ساتھ کو مشق کریں یہ سارا کچھ آپ کی یکسوئی پر منحصر ہے ذہن منتشر نہ ہو مکمل ارتکاز توجہ میں رہا ہو جس عین میں مکمل قیاد پڑ جائے گا۔ شروع شروع میں جسم سے نکلنے کے بعد کسی حیز کو زور دینے سے آپ کو تکلیف ہوگی اور آپ فوراً مسخر پر پہنچ جاتے ہیں

لیکن کہتے کہستے عام کواڑوں اور چیز و حرکت کواڑوں کے بھی آپ عادی ہو جائیں گے اور روزمرہ کی مصروفیت کی طرح بازار میں بھی جھوم اور گاڑیوں کی پریشیوں کی فضاء میں ہمارے معاشرے کے عام انسان کی مانند گھومتے رہیں گے۔ اور پریشی ہارن، ٹریفک کا اڑو حام، بے ڈھنگ موسیقی، تنگ سڑکیں اور گلیاں، قہقہرات، لاڈلہ اپیکر، پولیس کی سیٹیاں، دکانداروں کی فضول کواڑیں، بکپ کے معمولات زندگی کی طرح معمولات بن جائیں گی۔ یہ سب ارجحاً توجہ کے اس مقام پر ہونے سے ممکن ہے کہ آپ کو دنیا و مافیہا آپس کی خبر تک نہ رہے۔ جیسے تمام حواس ظاہری آپ کی یکسوئی میں سامنے ہوں۔

اسے جذبہ دل گرمی چاہوں

ہر چیز مقابل آجائے

جب آپ ان مدارج میں ترقی کرتے جائیں۔ اور روحانی صلاحیتیں کام کرنے لگیں مجموعہ بن جائیں تو اپنی ان صلاحیتوں اور عجیب کاموں کے کرنے کا کسی سے ذکر نہ کریں۔ ڈھنڈورہ نہ بیٹھیں ضبط و جذب کرتے رہیں لوگوں میں شگبی بھارنے سے گریز کریں ان باتوں اور غفیہ رازوں کا اظہار آپ کے لئے نقصان دہ ہو گا صلاحیت سلب ہو سکتی ہے اور تمام عمر کبھی کی طرح ہاتھ ملتے رہیں گے۔

اس سفر مراقبہ کے ساتھ ہی کتاب ”خیال و سانس“ کے اختتام کے لئے الفاظ سمیٹ رہا ہوں۔ مددہ فقیر نے کتاب میں خالصتاً مغیر مقصد اور مطلب کو بیان کیا ہے۔ بے جا مثالوں اور قیاسات کو یکسر مسترد کیا ہے۔ خواہ مخواہ کے طوالت سے مقصد بیان فوت ہو جاتا ہے کوئی پسلو وضاحت طلب ہو یا کسی بات، امر میں راہ نمائی کی ضرورت ہو ہر شائق بذریعہ جوابی لفاظ اپنے سوال کے جواب اور شوق کا حق محفوظ رکھتا ہے۔

انشاء اللہ تعالیٰ قارئین و شائقین کی دعائیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا اور

زندگی کی وفا شامل حال رہی تو آئندہ کی تصنیفات میں بھی تادرو ثایاب محضی علوم کی مخصوص خدمت کی کوشش کروں گا۔ اللہ آپ کو نیک مقاصد میں سرخرو فرمائے۔

تمت بالخیر

دعاؤں کا طالب

ازلی عندگار

خالد خان خلجی

خط و کتابت: خیر محمد خان خلجی روڈ کوئٹہ پاکستان

دسمبر ۱۹۹۶

مرچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم



خالد خان خلجی



کی دیگر انمول بے نظیر تصانیف

فانوس الجفر

علم الجفر کے ثایاب و نادر آسان اور سہل قواعد و کابیان جو ہر دور میں خفیہ رکھے گئے۔



فَاذْكُرْنِي اَذْكُرْكُمْ (تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا) القرآن
اسم اعظم کے سرمد راز پر سیر حاصل بہت و تحقیق، اسم اعظم استخراج کرنے
کے قواعد، اپنے غرض و مقصد اور کام کے مطابق اسمائے الہی کا بیان اور ورد

قرآن ڈکشنری

کسی بھی دینی و دنیاوی معاملے میں قرآن کیا کتاب ہے؟ ہر سوال اور نکتے کا جواب
ایک طرح قرآن پاک کی ڈکشنری جس میں پورے قرآن مجید کے مضامین ابجد
کی ترتیب سے ہر بارے اور سئلے میں صرف اردو ترجمہ سے بیان کئے گئے ہیں
تاکہ مسلم اور غیر مسلم ہر کوئی اس بے نظیر ڈکشنری سے استفادہ کر سکے
اس نوعیت کی ڈکشنری پہلی بار آپ کی نظروں سے گذرے گی۔

ہر سئلہ و سوال کے جواب کے ساتھ

پیر محمد خان خلجی اردو ڈکشنری پاکستان
فون: 840565

ادارہ روحانی سائنس

پاکستان